KitabPK.Com

مسلسل اشاعت کا 35 واں سال

ماہنامہ

کرکٹر پاکستان

نومبر 2013 قیمت =/75 روپے

سچن ٹنڈولکر

ریکارڈ ساز بلے باز کا عہد تمام

6 سال بعد جنوبی افریقہ کیخلاف پاکستان کی فتح

نا نوید، اسٹیو ہارمیسن، تلکارتنے دلشان/ریٹائرمنٹ

KitabPK.Com

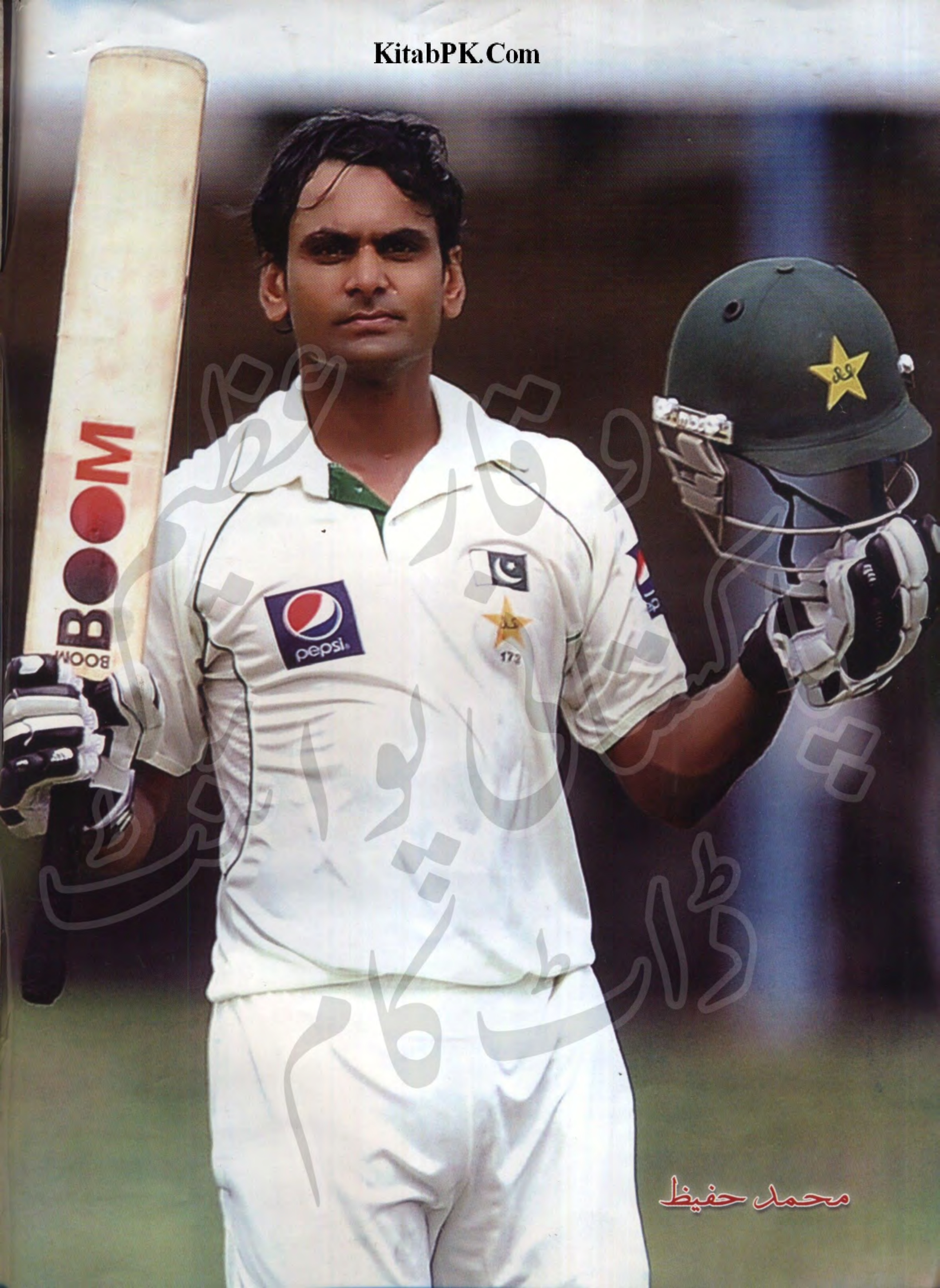

KitabPK.Com

ماہنامہ

کرکٹر پاکستان

مینجنگ ایڈیٹر
ریاض احمد منصوری

انچارج فوٹو گرافر
فاروق عثمان

بیرون ملک نمائندے
ایان ڈیوڈسن، اسٹیو وامنگ (انگلینڈ)
کین پیس (آسٹریلیا)
ڈگ برگنڈن (نیوزی لینڈ)
گوپیش مہرا (بھارت)
ایس ایس پریرا (سری لنکا)
بروٹس جانز (ویسٹ انڈیز)

کاروباری خط و کتابت و ترسیل زر کے لیے پتہ
منیجر ماہنامہ ''کرکٹر''
14,4-C کمرشل اسٹریٹ، ڈیفنس
ہاؤسنگ اتھارٹی فیز II، ایکسٹینشن، کراچی۔
فون: 35805391 (پانچ لائنیں)
فیکس نمبر: 35896269
ای میل: cricketerurdu@gmail.com

Registration No. SS-048

نومبر 2013ء، جلد نمبر 35، شمارہ نمبر 09

قارئین کرام

پاکستانی کرکٹ کا ہمیشہ سے یہ تکلیف دہ پہلو رہا ہے کہ ایک خراب کارکردگی سے کھلاڑی کا کیریئر ہی داؤ پر لگ جاتا ہے۔ زمبابوے کے خلاف شکست کے بعد مصباح الحق کئی لوگوں کی نظروں میں کھٹکنے لگے تھے اور ماضی کی ان کی کئی کامیابیاں بھلا کر یہ تک کہہ دیا گیا کہ جنوبی افریقہ کے خلاف سیریز ان کے مستقبل کا تعین کرے گی۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ ایک ایسا بیٹسمین جو اپنے تمام دیگر ساتھیوں سے زیادہ مستقل مزاجی سے رنز کر رہا ہو اسے صرف اس لیے ہدف بنایا جاتا رہے کہ وہ کپتان ہے۔ اگر مصباح کو صرف بحیثیت بیٹسمین ہی دیکھا جائے تو وہ کسی بھی دوسرے بیٹسمین کے مقابلے میں واضح اور کسی بحث کے بغیر باآسانی ٹیم میں شامل ہوتے ہیں۔ جنوبی افریقہ کیخلاف ان کی سنچری درحقیقت تنقید برائے تنقید کرنے والے دانشوروں کو بھرپور جواب ہے۔ حالانکہ اس سنچری سے پہلے بھی مصباح الحق اس سال ٹیسٹ میچز میں چار نصف سنچریاں بنا چکے ہیں اور یہ بھی نہیں بھولنا چاہئے کہ اس سال ون ڈے انٹرنیشنل میں ان کے بنائے گئے 961 رنز بشمول گیارہ نصف سنچریاں دنیا کے کسی بھی بیٹسمین کے سب سے زیادہ رنز ہیں۔ اب بھی وقت ہے کہ بلاوجہ کسی سے ذاتی بغض رکھے بغیر صرف میرٹ پر ٹیم کا انتخاب کیا جائے تو یہی ٹیم دنیا کی کسی بھی ٹیم کو ناکوں چنے چبا سکتی ہے صرف انہیں اعتماد دیا جائے۔

ریاض احمد منصوری

5 قارئین کے خط
9 محمد عامر کی پابندی میں نرمی مؤخر
13 ڈیو واٹمور سے بات چیت
16 سچن ٹنڈولکر کی عالمی کرکٹ سے رخصتی
20 رانا نوید الحسن کی انٹرنیشنل کرکٹ سے ریٹائرمنٹ
23 خرم منظور خود کو منوانے میں کامیاب
28 پاک جنوبی افریقہ ٹی ٹوئنٹی ریکارڈ
40 سعید اجمل سے گفتگو
46 اس ماہ جنم لینے والے کھلاڑی
60 تلکارتنے دلشان کی ٹیسٹ کرکٹ سے علیحدگی

ابن حسن پرنٹنگ پریس (پرائیویٹ لمیٹڈ) کراچی سے طبع کرا کے دفتر ماہنامہ ''کرکٹر'' پلاٹ نمبر C-4-4،14 ویں کمرشل اسٹریٹ فیز II، ایکس ٹینشن، ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی، کراچی سے شائع کیا۔

KitabPK.Com

پاک جنوبی افریقہ سیریز

یکم نومبر.....دوسرا ون ڈے انٹرنیشنل.....دبئی

6 نومبر...تیسرا ون ڈے انٹرنیشنل.....ابوظہبی

8 نومبر....چوتھا ون ڈے انٹرنیشنل.....ابوظہبی

11 نومبر.... پانچواں ون ڈے انٹرنیشنل.....شارجہ

13 نومبر... پہلا ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل.....دبئی

15 نومبر....دوسرا ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل.....دبئی

8 دسمبر کو شارجہ میں پاکستان اور افغانستان واحد ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل میچ ڈے اینڈ نائٹ کھیلیں گے۔

آسٹریلیا کا دورہ، بھارت

2 نومبر--ساتواں ون ڈے انٹرنیشنل--بنگلور

بھارت کا دورہ جنوبی افریقہ

21 نومبر.... پہلا ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل.....جوہانسبرگ

24 نومبر....دوسرا ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل.....کیپ ٹاؤن

27 نومبر-- پہلا ون ڈے انٹرنیشنل.....ڈربن

30 نومبر--دوسرا ون ڈے انٹرنیشنل--پورٹ الزبتھ

3 دسمبر--تیسرا ون ڈے انٹرنیشنل--ایسٹ لندن

6 دسمبر--چوتھا ون ڈے انٹرنیشنل--سینچورین

8 دسمبر--پانچواں ون ڈے انٹرنیشنل--جوہانسبرگ

12 دسمبر.....چھٹا ون ڈے انٹرنیشنل-- بلوم فاؤنٹین

15 دسمبر--ساتواں ون ڈے انٹرنیشنل--کیپ ٹاؤن

26 تا 30 دسمبر-- پہلا ٹیسٹ.....ڈربن

2 تا 6 جنوری.....دوسرا ٹیسٹ.....کیپ ٹاؤن

15 تا 19 جنوری--تیسرا ٹیسٹ--جوہانسبرگ

(انگلینڈ کا دورہ آسٹریلیا (ایشیز سیریز)

21 تا 25 نومبر-- پہلا ٹیسٹ--برسبین

5 تا 9 دسمبر--دوسرا ٹیسٹ--ایڈیلیڈ

7 تا 13 دسمبر--تیسرا ٹیسٹ--پرتھ

26 تا 30 دسمبر--چوتھا ٹیسٹ--میلبورن

3 تا 7 جنوری--پانچواں ٹیسٹ--سڈنی

12 جنوری..... پہلا ون ڈے انٹرنیشنل.....میلبورن

17 جنوری.....دوسرا ون ڈے انٹرنیشنل.....برسبین

19 جنوری.....تیسرا ون ڈے انٹرنیشنل.....سڈنی

24 جنوری.....چوتھا ون ڈے انٹرنیشنل.....پرتھ

26 جنوری..... پانچواں ون ڈے انٹرنیشنل.....ایڈیلیڈ

29 جنوری..... پہلا ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل.....ہوبارٹ

31 جنوری.....دوسرا ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل.....ملبورن

2 فروری.....تیسرا ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل.....سڈنی

ویسٹ انڈیز کا دورہ، نیوزی لینڈ

3 تا 7 دسمبر-- پہلا ٹیسٹ--ڈنیڈن

11 تا 15 دسمبر--دوسرا ٹیسٹ.....ویلنگٹن

19 تا 23 دسمبر--تیسرا ٹیسٹ.....ہیملٹن

26 دسمبر-- پہلا ون ڈے انٹرنیشنل--آکلینڈ

29 دسمبر--دوسرا ون ڈے انٹرنیشنل--نیپیئر

یکم جنوری--تیسرا ون ڈے انٹرنیشنل--کوئینز ٹاؤن

4 جنوری------چوتھا ون ڈے انٹرنیشنل---نیلسن

8 جنوری------پانچواں ون ڈے انٹرنیشنل---ہیملٹن

11 جنوری....... پہلا ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل.............آکلینڈ

15 جنوری.........دوسرا ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل.............ویلنگٹن

پاک سری لنکا سیریز

11 دسمبر....... پہلا ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل.............دبئی

13 دسمبر........دوسرا ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل.............دبئی

18 دسمبر----- پہلا ون ڈے انٹرنیشنل------شارجہ

20 دسمبر------دوسرا ون ڈے انٹرنیشنل---دبئی

22 دسمبر------تیسرا ون ڈے انٹرنیشنل---شارجہ

25 دسمبر------چوتھا ون ڈے انٹرنیشنل---ابوظہبی

27 دسمبر------پانچواں ون ڈے انٹرنیشنل---ابوظہبی

31 دسمبر تا 4 جنوری...... پہلا ٹیسٹ.............دبئی

8 تا 12 جنوری.......دوسرا ٹیسٹ.............ابوظہبی

آسٹریلیا کا دورہ، جنوبی افریقہ 2014)

12 تا 16 فروری------ پہلا ٹیسٹ------سینچورین

20 تا 24 فروری---دوسرا ٹیسٹ---..... پورٹ الزبتھ

یکم تا 5 مارچ----تیسرا ٹیسٹ---.......کیپ ٹاؤن

9 مارچ........... پہلا ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل......... پورٹ الزبتھ

12 مارچ..........دوسرا ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل.........ڈربن

14 مارچ.........تیسرا ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل.........سینچورین

انگلینڈ کا دورہ، ویسٹ انڈیز 2014)

28 فروری.... پہلا ون ڈے انٹرنیشنل........اینٹیگوا

2 مارچ........دوسرا ون ڈے انٹرنیشنل......اینٹیگوا

5 مارچ.......تیسرا ون ڈے انٹرنیشنل......اینٹیگوا

9 مارچ...... پہلا ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل........ بارباڈوس

11 مارچ......دوسرا ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل..... بارباڈوس

13 مارچ.......تیسرا ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل...... بارباڈوس

عالمی کپ 2015 کا مکمل شیڈول

تاریخ	مقابلہ			بمقام
14 فروری	سری لنکا	بمقابلہ	نیوزی لینڈ	کرائسٹ چرچ
14 فروری	انگلستان	بمقابلہ	آسٹریلیا	ملبورن
15 فروری	جنوبی افریقہ	بمقابلہ	زمبابوے	ہملٹن
15 فروری	بھارت	بمقابلہ	پاکستان	ایڈیلیڈ
16 فروری	ویسٹ انڈیز	بمقابلہ	آئرلینڈ	نیلسن
17 فروری	نیوزی لینڈ	بمقابلہ	کوالیفائر3	ڈنیڈن
18 فروری	بنگلہ دیش	بمقابلہ	کوالیفائر2	کینبرا
19 فروری	زمبابوے	بمقابلہ	کوالیفائر4	نیلسن
20 فروری	انگلستان	بمقابلہ	نیوزی لینڈ	ویلنگٹن
21 فروری	پاکستان	بمقابلہ	ویسٹ انڈیز	کرائسٹ چرچ
21 فروری	آسٹریلیا	بمقابلہ	بنگلہ دیش	برسبین
22 فروری	سری لنکا	بمقابلہ	کوالیفائر2	ڈنیڈن
22 فروری	جنوبی افریقہ	بمقابلہ	بھارت	ملبورن
23 فروری	انگلستان	بمقابلہ	کوالیفائر3	کرائسٹ چرچ
24 فروری	ویسٹ انڈیز	بمقابلہ	زمبابوے	کینبرا
25 فروری	آئرلینڈ	بمقابلہ	کوالیفائر4	برسبین
26 فروری	کوالیفائر2	بمقابلہ	کوالیفائر3	ڈنیڈن
26 فروری	سری لنکا	بمقابلہ	بنگلہ دیش	ملبورن
27 فروری	جنوبی افریقہ	بمقابلہ	ویسٹ انڈیز	سڈنی
28 فروری	بھارت	بمقابلہ	کوالیفائر4	پرتھ
28 فروری	آسٹریلیا	بمقابلہ	نیوزی لینڈ	آکلینڈ
یکم مارچ	انگلستان	بمقابلہ	سری لنکا	ویلنگٹن
یکم مارچ	پاکستان	بمقابلہ	زمبابوے	برسبین
3 مارچ	جنوبی افریقہ	بمقابلہ	آئرلینڈ	کینبرا
4 مارچ	پاکستان	بمقابلہ	کوالیفائر4	نیپیئر
4 مارچ	آسٹریلیا	بمقابلہ	کوالیفائر2	پرتھ
5 مارچ	بنگلہ دیش	بمقابلہ	کوالیفائر3	نیلسن
6 مارچ	بھارت	بمقابلہ	ویسٹ انڈیز	پرتھ
7 مارچ	جنوبی افریقہ	بمقابلہ	پاکستان	آکلینڈ
7 مارچ	زمبابوے	بمقابلہ	آئرلینڈ	ہوبارٹ
8 مارچ	نیوزی لینڈ	بمقابلہ	کوالیفائر2	نیپیئر
8 مارچ	آسٹریلیا	بمقابلہ	سری لنکا	سڈنی
9 مارچ	انگلستان	بمقابلہ	بنگلہ دیش	ایڈیلیڈ
10 مارچ	بھارت	بمقابلہ	آئرلینڈ	ہملٹن
11 مارچ	سری لنکا	بمقابلہ	کوالیفائر3	ہوبارٹ
12 مارچ	جنوبی افریقہ	بمقابلہ	کوالیفائر4	ویلنگٹن
13 مارچ	بنگلہ دیش	بمقابلہ	نیوزی لینڈ	ہملٹن
13 مارچ	انگلستان	بمقابلہ	کوالیفائر2	سڈنی
14 مارچ	بھارت	بمقابلہ	زمبابوے	آکلینڈ
14 مارچ	آسٹریلیا	بمقابلہ	کوالیفائر3	ہوبارٹ
15 مارچ	ویسٹ انڈیز	بمقابلہ	کوالیفائر4	نیپیئر
15 مارچ	پاکستان	بمقابلہ	آئرلینڈ	ایڈیلیڈ
18 مارچ	پہلا کوارٹر فائنل			سڈنی
19 مارچ	دوسرا کوارٹر فائنل			ملبورن
20 مارچ	تیسرا کوارٹر فائنل			ایڈیلیڈ
21 مارچ	چوتھا کوارٹر فائنل			ویلنگٹن
24 مارچ	پہلا سیمی فائنل			آکلینڈ
26 مارچ	دوسرا سیمی فائنل			سڈنی
29 مارچ	فائنل			ملبورن

KitabPK.Com

آپ کا خط

Official Fan Page:
https://www.facebook.com/thecricketerofficial

السلام وعلیکم!

میں پچھلے چار سال سے باقاعدگی سے کرکٹر میگزین کا مطالعہ کرتا ہوں' مجھے ہر ماہ اس کے آنے کا بے چینی سے انتظار رہتا ہے۔ ماہ اکتوبر کے کرکٹر میں اسد شفیق کے بارے میں صفحہ بہت اچھا تھا۔ اس کے علاوہ "چیمپئنز لیگ، فیصل آباد" بھی بہت پسند آیا، پاکستان کی ڈومیسٹک کرکٹ کے بارے میں معلومات بھی کرکٹر کے صفحات کی زینت بنائیں۔ ایشز سیریز کے بعد پسندیدہ ٹیموں آسٹریلیا اور انگلینڈ کے درمیان کرکٹ کی جنگ کا میگزین میں مکمل احوال پڑھ کر بہت اچھا لگا۔ میگزین کے صفحات میں اضافہ کریں، براہِ مہربانی جدید ٹیکنالوجی کے اس دور میں کرکٹر کے میگزین کا ویب ایڈیشن بھی سامنے لایا جائے کیونکہ یہاں انگلینڈ میں میگزین بہت تاخیر سے ملتا ہے، میگزین کا انتظار طویل ہو جاتا ہے۔ شکریہ

(راشد عاجز۔ میانوالی)

ڈیئر ایڈیٹر!

کرکٹر میگزین بہت خوبصورت ہے، ہر بار کچھ نیا سیکھنے کو ملتا ہے جو کہ بہت فائدہ مند ہے، اس شمارے میں اپنے پسندیدہ کھلاڑیوں کے انٹرویوز نہ دیکھ کر تھوڑی سی مایوسی ہوئی آپ کو پچھلے کئی ہفتوں سے باقاعدگی سے خط لکھ رہا ہوں مگر ہر بار کی طرح اس بار میں میرا کوئی خط شامل اشاعت نہیں کیا گیا بہر حال میگزین بہت اچھا لگا، اسد شفیق کے بارے میں صفحہ بہت زیادہ پسند آیا، اسی طرح سے کام کرتے رہیں، ریکارڈز اور پرانے یادگار میچز کے صفحات میں اضافہ کیا جائے۔ شکریہ

(شاہد خان۔ پشاور)

مکرم ایڈیٹر صاحب!

ماہ اکتوبر کا شمارے میں قارئین کا خطوط دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔ شکر ہے آپ نے یہ سلسلہ دوبارہ شروع کیا جو قارئین کی حوصلہ افزائی کیلئے بہت ضروری ہے۔ مزید میری آپ سے درخواست ہے کہ اپنے رسالہ میں موجودہ اور خاص طور پر سابقہ کھلاڑیوں کے انٹرویو شامل کیا کریں۔ 'اس ماہ جنم لینے والے کھلاڑی' اور 'ماضی کے کھلاڑی حال کے آئینہ' میں جیسے سلسلہ دوبارہ شروع کریں۔ اسی طرح قارئین کے سوالات کا سلسلہ بھی دوبارہ شروع کرنے کی درخواست ہے تاکہ کرکٹر پہلے کی طرح ایک شاندار رسالہ بن جائے۔ اس ماہ کے شمارہ میں بھی اچھے مضامین تھے۔

قیصر محمود۔ ربوہ

السلام وعلیکم!

بھئی کرکٹر میگزین کی کیا بات ہے ہر مرتبہ پہلے سے بہتر نظر آتا ہے سب کچھ نیا ہی پڑھنے کو ملتا ہے۔ اور "مصباح الحق، انٹرویو" کئی کئی بار پڑھا، بہت اچھا لگا، اس کے علاوہ تنازعات، میچ رپورٹس اور اس ماہ جنم لینے والے پاکستانی کھلاڑیوں کے صفحات کے کیا کہنے۔ یقین کریں ہر نئے میگزین میں سے پاکستان کی کرکٹ کے بارے میں بہت کچھ جاننے کا موقع ملتا ہے۔ ماہ اکتوبر میں پاک زمبابوے ٹیسٹ، ون ڈے اور ٹی ٹوئنٹی سیریز کی میچ رپورٹس و تجزیے بہت اچھے تھے۔ براہ مہربانی عمران نذیر، یاسر حمید، شاہد یوسف، ذوالقرنین حیدر کے تفصیلی انٹرویو بھی کیے جائیں۔

(حسن اظہر۔ حیدر آباد)

السلام وعلیکم!

جناب ایڈیٹر: 6 سال بعد آپ کی محفل میں حاضر ہوا ہوں، اکتوبر کا ٹائٹل جو کہ مصباح الحق اور گریم اسمتھ کا تھا بہت پسند آیا، سچن ٹنڈولکر کی تحریر بھی اچھی تھی، مضامین میں پاکستانی کھلاڑیوں کے مذہبی رجحانات بہت پسند آیا، دعا ہے کہ کرکٹر اسی طرح ترقی کرتا رہے۔

(فیضان احمد فیضی۔ گاؤں شاہ ڈھیر۔ حضرو)

کرکٹر میگزین کا اکتوبر کا شمارہ میرے ہاتھ میں ہے۔

جنوبی افریقہ سیریز کے بارے میں کافی معلومات ملیں۔ پچھلے شماروں میں سے بھی کچھ ریکارڈز کا دوبارہ سے جائزہ لیا، شمارے میں مقامی کرکٹ و کھیلوں کی تقریبات کی شدید کمی محسوس ہوتی ہے، براہِ مہربانی اس کے صفحات کی زینت بنایا جائے۔ میگزین میں رنگین تصویروں کے صفحات کا بھی اضافہ کیا جائے اس کے علاوہ پرانے یادگار کرکٹ میچز و واقعات کو بھی براہ مہربانی ہم جیسے نئے مداحوں کے لئے شامل اشاعت کریں۔ شکریہ

(انعم شاہ۔۔ کوئٹہ)

میں ایک بزنس مین ہوں، باقاعدگی سے کرکٹر کا مطالعہ کرتا ہوں لیکن مصروفیات کے باعث محفل میں شریک نہیں ہو پاتا، کرکٹر ایسا میگزین جس میں کرکٹ کی تمام مکمل معلومات فراہم کی جاتی ہیں اور اسی باعث یہ قارئین میں کافی مقبول ہے، اس میں جو بات ہے وہ کسی اور میں نہیں۔ کامیابی کیلئے دعا گو ہوں۔

(ساجد حسین عطاری۔ جہانیاں، خانیوال)

آپ اپنی رائے ہمیں پہنچائیں!!

قارئین اپنے خطوط اس پتے پر "دفتر ماہنامہ کرکٹر 4C، 14 کمرشل اسٹریٹ، ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی فیز II، ایکسٹینشن کراچی" پر ارسال کریں۔

ای میل:

thecricketer1974@yahoo.com

KitabPK.Com

محمد حفیظ ٹیسٹ ٹیم میں دوبارہ جگہ بنا سکیں گے؟

ٹیسٹ میچز میں ناکامیوں سے دوچار ہونے والے پاکستان کے ٹی ٹوئنٹی کپتان محمد حفیظ ناقدین پر برہم ہیں، انہوں نے مسلسل تنقید پر اپنا غصہ میڈیا پر اتار دیا۔ ان کا کہنا ہے کہ جن لوگوں نے چند ماہ قبل میری مصباح الحق سے لڑائی کرادی تھی۔ اب وہی لوگ دعوی کرر ہے ہیں کہ مجھے مصباح الحق کی دوستی کی وجہ سے مسلسل ٹیسٹ میچوں میں موقع دیا جارہا ہے۔ انہوں نے کہا میرا شمار دنیا کے صف اول کے آل راؤنڈرز میں ہوتا ہے۔ لیکن ایک فارمیٹ میں ناکام ہونے کے بعد کہا گیا کہ میں ختم ہو چکا ہوں۔ تنقید برائے تنقید کے بجائے نکتہ چینی ٹھوس وجوہ کیساتھ تنقید کی جائے تو کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ کوئی بھی کھلاڑی خراب فارم کا شکار ہوسکتا ہے۔ ٹیسٹ میچز میں ناکامی پر کوئی دباؤ نہیں، میری تکنیک پر تنقید بلا جواز ہے۔ مڈل آرڈر میں کھیلنے کا فیصلہ ٹیم انتظامیہ کو کرنا ہے۔ پاکستان ٹیم میں عبدالرزاق اور شعیب ملک کی واپسی پر حفیظ نے کہا کہ میرا کسی کھلاڑی سے ذاتی طور پر کوئی اختلاف نہیں ہے۔ کھلاڑی کو منتخب کرنا سلیکٹرز کا کام ہے۔ انہوں نے شکوہ کیا کہ میں زمبابوے کی ون ڈے سیریز میں مین آف دی سیریز رہا۔ ون ڈے میں سنچری اسکور کی۔ پہلے ٹیسٹ فٹنس ٹیسٹ پاس کر کے کھیلا۔ انہوں نے کہا کہ جنوبی افریقا کی سیریز کے لئے کنڈیشنز ہمارے لئے نئی نہیں ہیں۔ جنوبی افریقا کے کھلاڑی بھی ان وکٹوں پر کھیلنے کے عادی ہیں سیریز اچھی ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ تینوں فارمیٹس میں کھیلتا ہوں لیکن گذشتہ پانچ ٹیسٹ میں میری بیٹنگ فارم تشویش کا باعث ہے۔ مجھے وقت کا انتظار ہے اور اللہ مجھے اس فارمیٹ میں بھی کامیاب کرے گا۔ محمد حفیظ، سعید اجمل اور جنید خان کے ساتھ پاکستان کے ان کرکٹرز میں شامل ہیں جو قومی ٹیم کیلئے تینوں فارمیٹ میں انٹرنیشنل کرکٹ کھیلتے ہیں لیکن محمد حفیظ کی ٹیسٹ کرکٹ میں کارکردگی توقعات سے بہت کم ہے۔ اس سال وہ پانچ ٹیسٹ کی دس اننگز میں دس رنز کی اوسط سے صرف 102 رنز بنا سکے ہیں۔ جنوبی افریقا کے خلاف محمد حفیظ کی کارکردگی ہمیشہ خراب رہی ہے۔ 18 اننگز میں انہوں نے ایک نصف سنچری کی مدد سے 307 رنز بنائے ہیں۔ فروری میں جنوبی افریقا میں ہونے والی سیریز میں وہ صرف 43 رنز بنا سکے۔ ہرارے میں دو ٹیسٹ کی چار اننگز میں وہ صرف 59 رنز بنا پائے۔ ان کی ٹیسٹ میچوں میں ناقص کارکردگی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ انہوں نے سری لنکا، جنوبی افریقا اور زمبابوے کے خلاف 14 کی اوسط سے 12 اننگز میں 176 رنز بنائے ہیں۔ قومی ٹی ٹوئنٹی ٹیم کے کپتان محمد حفیظ کا بیٹنگ اوسط مختصر فارمیٹ میں بہتر ہوا ہے جب سے انہوں نے نمبر تین پر بیٹنگ شروع کی ہے۔ رواں سال چار میچوں میں 52.00 کی اوسط سے کھیلنے والے کھلاڑی سے جب یہ پوچھا گیا کہ کیا ٹیسٹ کرکٹ میں بھی اپنا کھویا ہوا ردھم پانے کیلئے وہ نچلے نمبروں پر کھیل سکتے ہیں تو ان کا کہنا تھا کہ یہ ان کا ذاتی فیصلہ نہیں کہ بیٹنگ آرڈر میں نیچے کھیلنا ہے یا اوپر بلکہ اس کا فیصلہ ٹیم انتظامیہ کو کرنا ہے۔ میں ہر اس نمبر پر کھیلنے کیلئے ہمہ وقت تیار ہوں جہاں وہ مجھے کھلانا چاہیں گے۔ ٹی ٹوئنٹی کرکٹ میں اچھی کارکردگی ناقدین کا منہ بند کرنے کیلئے کافی ہے، ٹی ٹوئنٹی ٹیم کے کپتان نے کہا کہ وہ زمبابوے کیخلاف ون ڈے میں مین آف دی سیریز رہے اور انہیں ٹی ٹوئنٹی کرکٹ میں اچھی کارکردگی کے باوجود تنقید کے وار سہنا پڑے، حالانکہ جب انہوں نے قیادت سنبھالی تو اس وقت ٹیم کی عالمی رینکنگ میں نویں پوزیشن تھی جو تبدیل ہو کر دوسرے نمبر تک آ گئی ہے اور ناقدین کے منہ بند کرنے کیلئے کافی ہے۔ انہوں نے اعتراف کیا کہ زمبابوے کا دورہ اطمینان بخش نہیں تھا جس کی بنیادی وجہ ٹیم کے کھلاڑیوں کی جانب سے اوسط درجے کی کارکردگی تھی اور اب جنوبی افریقہ کیخلاف سخت محنت درکار ہے لیکن یقین ہے کہ اچھے اسپن اٹیک کے ساتھ جنوبی افریقہ کو قابو کیا جاسکتا ہے اور وہ ٹی ٹوئنٹی میچوں میں یہ بات ثابت کر دیں گے۔ جنوبی افریقہ کے خلاف ہوم سیریز کے لیے ممکنہ 28 کھلاڑیوں میں اوپننگ بیٹسمین عمران فرحت اور توفیق عمر کو شامل نہ کیے جانے اور محمد حفیظ کی موجودگی نے کئی سوالات کو جنم دیا ہے۔ محمد حفیظ اس وقت پاکستانی ٹیسٹ ٹیم کے نائب کپتان اور ٹی ٹوئنٹی ٹیم کے کپتان ہیں۔ مختصر دورانیے کی کرکٹ میں ان کی کارکردگی بہت اچھی رہی ہے لیکن گزشتہ دو سال سے وہ ٹیسٹ میچوں میں قابل ذکر کارکردگی کا مظاہرہ کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ محمد حفیظ کی خراب فارم کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ زمبابوے کے خلاف حالیہ ٹیسٹ سیریز میں وہ صرف 59 رنز بنا سکے۔ اس سے قبل جنوبی افریقہ کے خلاف ٹیسٹ سیریز کی چھ اننگز میں بھی وہ بری طرح ناکام رہے تھے اور صرف 43 رنز بنا سکے تھے۔ یہ صرف انہی دو سیریز پر موقوف نہیں ہے بلکہ دو گذشتہ دو سال سے ٹیسٹ میچوں میں تگ و دو کر رہے ہیں اور اس عرصے میں 33 اننگز میں صرف تین سنچریاں سکور کر سکے ہیں۔ کچھ حلقوں کا یہ خیال ہے کہ عمران فرحت اور توفیق عمر کو ممکنہ کھلاڑیوں میں شامل نہ کر کے محمد حفیظ کے لیے ٹیسٹ ٹیم تک رسائی کو آسان بنانے کی کوشش کی گئی ہے کیونکہ ممکنہ کھلاڑیوں میں شامل دیگر اوپنرز احمد شہزاد، شان مسعود اور خرم منظور ہیں۔ ان تینوں میں سے صرف خرم منظور ایسے اوپنر ہیں جو ٹیسٹ کرکٹ کھیلے ہیں۔ شان مسعود کو عمران فرحت کی جگہ زمبابوے کے دورے کی ٹیم میں شامل کیا گیا تھا لیکن حفیظ اور خرم منظور کے ہوتے ہوئے انہیں کھیلنے کا موقع نہ مل سکا۔ احمد شہزاد بنیادی طور جارحانہ انداز کے بیٹسمین ہیں اور ان کی بین الاقوامی کرکٹ 15 ٹی ٹوئنٹی اور 27 ون ڈے انٹرنیشنل میچوں تک محدود رہی ہے۔ محمد حفیظ کو ٹیسٹ ٹیم سے باہر ہونے سے روکنے کے لیے یہ تجویز بھی سامنے آچکی ہے کہ انہیں مڈل آرڈر بیٹسمین کے طور پر کھلایا جائے۔ سلیکشن کے اس سارے میں عمل میں سب سے اہم بات یہ سامنے آئی ہے کہ پاکستان کرکٹ بورڈ مستقبل کے کپتان کے طور پر عمر امین کو تیار کر رہا ہے۔ انہیں پاکستان اے کا کپتان بنایا جانا اسی سلسلے کی کڑی ہے۔ عمر امین نے گذشتہ سیزن کی پریذیڈنٹ ٹرافی میں سات سو سے زائد رنز کیے لیکن انہیں محدود اوورز کی کرکٹ کے لیے منتخب کیا جاتا رہا ہے۔ پاکستان اے کی کپتانی دیئے جانے کے بعد اس بات کے بھی امکانات موجود ہیں کہ عمر امین کو ٹیسٹ ٹیم میں شامل کرتے ہوئے انہیں نائب کپتان بنا دیا جائے۔

(حسام نسیم)

KitabPK.Com

محمد عامر کی پابندی میں نرمی کا فیصلہ مؤخر!!

انٹرنیشنل کرکٹ کونسل کی گورننگ باڈی نے پاکستانی کرکٹر محمد عامر پر 5 سالہ پابندی میں نرمی کا فیصلہ بین الاقوامی کرکٹ کے کرپشن قوانین میں ترمیم تک موخر کردیا ہے۔ آئی سی سی کے لندن میں 2 روز تک جاری رہنے والے اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ بین الاقوامی کرکٹ میں کرپشن کے قوانین کو مضبوط اور موثر بنانے کے لئے اسے آئندہ برس جنوری میں ہونے والے اجلاس میں منظوری کے لئے پیش کیا جائے گا، اجلاس میں یہ فیصلہ بھی کیا گیا کہ بین الاقوامی کرکٹ میں کرپشن سے متعلق ترمیم شدہ قوانین متعارف ہونے کے بعد آئندہ برس جنوری میں آئی سی سی کے اجلاس میں محمد عامر پر پابندی کے فیصلے میں نرمی پر غور کیا جائے گا۔ دوسری جانب محمد عامر نے کہا کہ وہ کرکٹ کھیلنے کے لئے بہت بیتاب ہیں اور امید ہے کہ جلد انٹرنیشنل کرکٹ میں میری واپسی ہوگی۔ ان کا کہنا تھا کہ میں نے ایک غلطی کی جس کی سزا مجھے مل چکی، پاکستان کرکٹ بورڈ کے حکام کا بہت مشکور ہوں کہ انہوں نے میرا معاملہ آئی سی سی کی سطح پر اٹھایا۔ واضح رہے کہ آئی سی سی نے محمد عامر پر فروری 2011 میں اسپاٹ فکسنگ اسکینڈل ثابت ہونے پر 5 سال کی پابندی عائد کی تھی جبکہ دیگر 2 کرکٹرز سلمان بٹ اور محمد آصف پر بھی بالترتیب 10 اور 7 سال کی پابندی لگادی گئی تھی۔ عالمی کرکٹ کونسل آئی سی سی نے کہا ہے کہ پاکستان کے فاسٹ بالر محمد عامر پر عائد پابندی پر اسی وقت غور کیا جاسکے گا جب کونسل کے انسداد بدعنوانی کے ضابطے میں تبدیلی لائی جائے۔ پاکستان کرکٹ بورڈ اس کوشش میں ہے کہ پانچ سالہ پابندی ختم ہونے سے قبل اس باصلاحیت اور نوجوان بالر کو پاکستان کے اندر کھیلی جانے والی کرکٹ اور تربیت کی اجازت مل جائے تاکہ جب ان پر پابندی ختم ہوتو وہ فوری طور پر عالمی مقابلوں میں پاکستان کی نمائندگی کرنے کے قابل ہوں۔ پاکستان کرکٹ بورڈ کے ایڈہاک کمیٹی کے چیئرمین نجم سیٹھی جنھوں نے چند ماہ قبل آئی سی سی کی گزشتہ میٹنگ میں عامر کی بات اٹھائی تھی۔ انھوں نے ایک بار پھر عامر کے لیے 'پرجوش اپیل' کی تاکہ انہیں ستمبر 2015 میں پابندی کی مدت ختم ہونے سے قبل ہی فرسٹ کلاس کرکٹ میں کھیلنے کی اجازت دی جائے۔ پی سی بی نے محمد عامر کے معاملے کی پیروی کے لیے ملکہ برطانیہ کے ایک مشیر کی خدمات بھی لی ہیں۔ پی سی بی نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ 'ملکہ برطانیہ کے مشیر نے یہ دلیل پیش کی ہے کہ اب جب کہ مجرم عامر نے اپنا جرم قبول کرلیا ہے اس کے بعد اس پابندی کی کوئی ضرورت نہیں رہ جاتی۔' اس میٹنگ سے قبل اکیس سالہ محمد عامر نے برطانوی خبر رساں ادارے رائٹرز سے بات کرتے ہوئے کہا تھا 'ہر کسی کو زندگی میں دوسرا موقع ملتا ہے، میں دعا کرتا ہوں کہ آئی سی سی مجھے دوسرا موقع دے گی'۔ 'میں نے سال دوہزاردس میں جوکیا وہ خوفناک اور غلط تھا میں نے اس کی قیمت بھی ادا کی، میری ساکھ ختم ہوگئی، ملک کو نقصان ہوا اور خاندان کو دکھ پہنچا'۔ محمد عامر کے بقول 'مجھے سبق مل گیا ہے اور میں وہ کھیل نہ کھیلنے پر مایوس ہوں جس سے مجھے پیار ہے'۔ محمد عامر پر آئی سی سی کی طرف سے عائد کردہ پابندی کے تحت وہ اس وقت کرکٹ کے حوالے سے کسی نوعیت کی سرگرمی میں حصہ نہیں لے سکتے۔ مبصرین کا خیال ہے کہ محمد عامر کے گزشتہ چار سال میں پابندی کے دوران رویے، آئی سی سی سے تعاون کرنے اور دیگر عوامل کو پیش نظر رکھتے ہوئے شاید انھیں پانچ سال کی مدت ختم ہونے سے پہلے ملکی سطح پر کھیلی جانے والی کرکٹ اور تربیت کی اجازت دے دیں۔ انٹرنیشنل کرکٹ کونسل کے سالانہ اجلاس میں کرکٹ کرپشن میں سزایافتہ پاکستانی فاسٹ بولر محمد عامر کی سزا میں کمی کے معاملے پر کوئی فیصلہ نہیں ہوسکا۔ موجودہ قانون کے تحت سزا میں کمی کی گنجائش نہیں ہے تاہم آئی سی سی نے اپنے اینٹی کرپشن کوڈ کو سخت بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ جنوری کے اجلاس میں نئے ضابطہ اخلاق کو منظوری کے لئے پیش کیا جائے گا اور نئے ضابطہ اخلاق کے آنے کے بعد فاسٹ بولر محمد عامر کے کیس کا جائزہ لیا جائے گا۔ ادھر پی سی بی نے کرپٹ کرکٹر عامر کی ڈومیسٹک کرکٹ میں واپسی کیلئے کوشش تیز کردی۔ اسپاٹ فکسنگ میں جیل کی ہوا کھانے والے پیسر کے حوالے سے لندن لافرم کی تیار کردہ رپورٹ آئی سی سی کو ارسال کردی گئی، پاکستان کرکٹ بورڈ کے عبوری چیئرمین نجم سیٹھی نے آئی سی سی ایگزیکٹیو بورڈ کے گزشتہ اجلاس میں محمد عامر کو این سی اے میں موجود سہولتوں اور کوچز سے استفادے کی اجازت دینے کی درخواست کردی تھی، پیسر کے کیس کا ازسرنو جائزہ لینے کیلیے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی۔ جس کی رپورٹ تاحال منظر عام پر نہیں آسکی، پی سی بی نے اس دوران امید کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا، ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ بورڈ نے محمد عامر کی سزا میں رعایت سے متعلق قانونی امور کا جائزہ لینے کیلیے لندن کی ایک لافرم کی خدمات حاصل کی تھیں، اس کی تیار کردہ رپورٹ آئی سی سی کو ارسال بھی کردی گئی۔ پی سی بی کی کوشش ہوگی کہ ستمبر 2015 میں سزا ختم ہونے تک محمد عامر کو کم ازکم این سی اے میں موجود سہولیات اور کوچنگ اسٹاف کی خدمات سے فائدہ اٹھانے کی اجازت مل جائے، بورڈ کا خیال ہے کہ ڈومیسٹک سطح پر کھیلنے کا موقع ملنے سے پیسر کیلیے انٹرنیشنل کرکٹ میں واپسی کی تیاری آسان ہوجائے گی۔ کرکٹ ماہرین کے مطابق آئی سی سی کے ضابطوں میں ایسی کوئی گنجائش موجود نہیں ہے کہ کسی کھلاڑی پر پابندی کی مدت میں کمی کی جاسکے اور اس بات کی امید نہیں کی جاسکتی کہ پانچ سال سے قبل محمد عامر کی عالمی کرکٹ میں واپسی ممکن ہوسکے۔ پاکستان کرکٹ بورڈ اس کوشش میں ہے کہ پانچ سالہ پابندی ختم ہونے سے قبل اس باصلاحیت اور نوجوان بالر کو پاکستان کے اندر کھیلی جانے والی کرکٹ اور تربیت کی اجازت مل جائے تاکہ جب ان پر پابندی ختم ہوتو وہ فوری طور پر عالمی مقابلوں میں پاکستان کی نمائندگی کرنے کے قابل ہوں۔ محمد عامر پر آئی سی سی کی طرف سے عائد کردہ پابندی کے تحت وہ اس وقت کرکٹ کے حوالے سے کسی نوعیت کی سرگرمی میں حصہ نہیں لے سکتے۔ مبصرین کا خیال ہے کہ محمد عامر کے گزشتہ چار سال میں پابندی کے دوران رویے، آئی سی سی سے تعاون کرنے اور دیگر عوامل کو پیش نظر رکھتے ہوئے شاید انھیں پانچ سال کی مدت ختم ہونے سے پہلے ملکی سطح پر کھیلی جانے والی کرکٹ اور تربیت کی اجازت دے دیں۔ دوسری طرف محمد عامر کا کہنا ہے کہ مجھے اپنی غلطی کا احساس ہے، جرم قبول کرکے معافی بھی مانگ چکا، بحالی پروگرام کے تحت آئی سی سی اور پی سی بی سے تعاون کررہا ہوں، کم عمری میں ہی بڑا سبق سیکھ لیا، دوبارہ کرکٹ کھیلنا چاہتا ہوں، وعدہ کرتا ہوں کہ عوام کے جذبات کو کبھی ٹھیس نہیں پہنچاؤں گا، امید ہے کہ آئی سی سی مجھے ڈومیسٹک کرکٹ کھیلنے کی اجازت دیدے گی۔ پاکستانی فاسٹ بالر محمد عامر کے مطابق وہ امید کرتے ہیں کہ بین الاقوامی کرکٹ کونسل ان کی سزاء□ کو معاف کرتے ہوئے انہیں ملکی سطح پر کرکٹ کھیلنے کی اجازت دیدے گی۔ اکیس سالہ محمد عامر نے برطانوی خبر رساں ادارے رائٹرز سے بات کرتے ہوئے کہا 'ہر کسی کو زندگی میں دوسرا موقع ملتا ہے، میں دعا کرتا ہوں کہ آئی سی سی مجھے دوسرا موقع دے گی'۔ 'میں نے سال دوہزاردس میں جوکیا وہ خوفناک اور غلط تھا میں نے اس کی قیمت بھی ادا کی، میری ساکھ ختم ہوگئی، ملک کو نقصان ہوا اور خاندان کو دکھ پہنچا'۔ محمد عامر کے بقول 'مجھے سبق مل گیا ہے اور میں وہ کھیل نہ کھیلنے پر مایوس ہوں جس سے مجھے پیار ہے'۔ انہوں نے مزید بتایا کہ 'مجھے اپنی حرکت پر بہت تکلیف ہوئی اور اس سے میرا خاندان بھی متاثر ہوا۔ میں اس وقت کی جانے والی اپنی غلطی کو ٹھیک کرنا چاہتا ہوں'۔ پاکستان کرکٹ بورڈ کے قانونی مشیر تفضل رضوی کا اس حوالے سے کہنا ہے کہ بورڈ آئی آئی سی کو رضامند کرنے کی کوشش کررہا ہے کہ محمد عامر کو کلب یا ڈومیسٹک کرکٹ کھیلنے کی اجازت دی جائے تاکہ وہ پابندی ختم ہونے کے بعد اپنا انٹرنیشنل کیریئر دوبارہ شروع کرسکیں۔ واضح رہے کہ محمد عامر 2010 میں لارڈز کرکٹ گراؤنڈ میں انگلینڈ کے خلاف ٹیسٹ کے دوران سپاٹ فکسنگ کا الزام ثابت ہونے پر 5 سالہ پابندی کا سامنا کرنا پڑا تھا، محمد عامر پابندی ختم ہونے کے بعد 3 ستمبر 2015 کو پاکستانی کرکٹ ٹیم میں سلیکشن کے لیے دستیاب ہوں گے۔

(سید محمد علی)

KitabPK.Com

پہلا ٹیسٹ

پاکستان نے جنوبی افریقہ کے چھکے چھڑا دیئے

پاکستان نے عالمی نمبرون پروٹیز کے چھکے چھڑا دیئے، کنڈیشنز بدلتے ہی 15 ٹیسٹ میں ناقابل شکست مہمان ٹیم کا حال بدل گیا۔ کھلاڑی کسی شعبہ میں بھی توقعات کے مطابق پرفارم نہ کرپائے، پہلی اننگز میں 193 رنز کے خسارے میں جانے والی گریم سمتھ الیون دوسری باری میں 232 تک محدود رہی، ڈی ویلیئرز (90) اور روبن پیٹرسن (47) کے سوا کوئی مزاحمت نہ کرپایا، سعید اجمل میچ میں 6 وکٹیں لے اڑے، ذوالفقار بابر نے 5 شکار کیے، محمد عرفان اور جنید خان نے 4،4 کو پویلین کی راہ دکھائی۔ میزبان ٹیم نے صرف 40 رنز کے ہدف کا تعاقب کرتے ہوئے بھی 3 وکٹیں 7 رنز پر گنوادیں، پہلی اننگز میں سنچری بنا کر پاکستانی برتری میں اہم کردار ادا کرنے والے مصباح الحق نے کسی انہونی کا راستہ روکتے ہوئے نیا پار لگادی۔ یہ جنوبی افریقہ کی دسمبر 2011 کے بعد کسی بھی ٹیسٹ میچ میں پہلی شکست ہے، پروٹیز گزشتہ 15 مقابلوں میں ناقابل تسخیر چلے آرہے تھے، خرم منظور پہلی اننگز میں 146 رنز کی شاندار باری کھیلنے پر مردمیدان قرار پائے۔

پہلا ٹیسٹ بمقام ابو ظہبی 14 تا 17 اکتوبر

پاکستان نے پہلے ٹیسٹ میچ میں جنوبی افریقا کو 7 وکٹوں سے ہرا کر دو میچز کی سیریز میں 0-1 کی برتری حاصل کرلی۔ میچ کا فیصلہ چوتھے ہی روز ہوگیا، گرین کیپس نے میچ بھی جیتا، دل بھی اور عید کی خوشی دوبالا کردی۔ شکست نے پروٹیز کے دانت کھٹے کردیے۔ یہ بات اور ہے کہ پاکستانی ٹیم ٹیسٹ میچ جیت گئی لیکن چالیس رنز کے معمولی ہدف کو پہاڑ جیسا بنانے کے بعد۔ ایک کے بعد ایک گرنے والی تین وکٹوں نے جوہانسبرگ ٹیسٹ یاد دلادیا جب پاکستانی ٹیم اپنی تاریخ کے سب سے کم اسکور 49 پر ڈھیر ہوئی تھی لیکن اس بار ذہنوں میں آنے والے وسوسے کپتان مصباح الحق نے دور کردیے۔ پہلی اننگز میں بہتر پوزیشن میں بیٹنگ کرکے سنچری بنانے والے مصباح الحق نے دوسری اننگز میں خود کو اسی پوزیشن میں پایا جس میں وہ ابتدائی وکٹیں جلد گرنے کے بعد عام طور پر بیٹنگ کرتے ہیں لیکن پرسکون اور اعتماد سے وہ ٹیم کو ایک یادگار جیت سے ہمکنار کرگئے۔ یہ جنوبی افریقہ کی

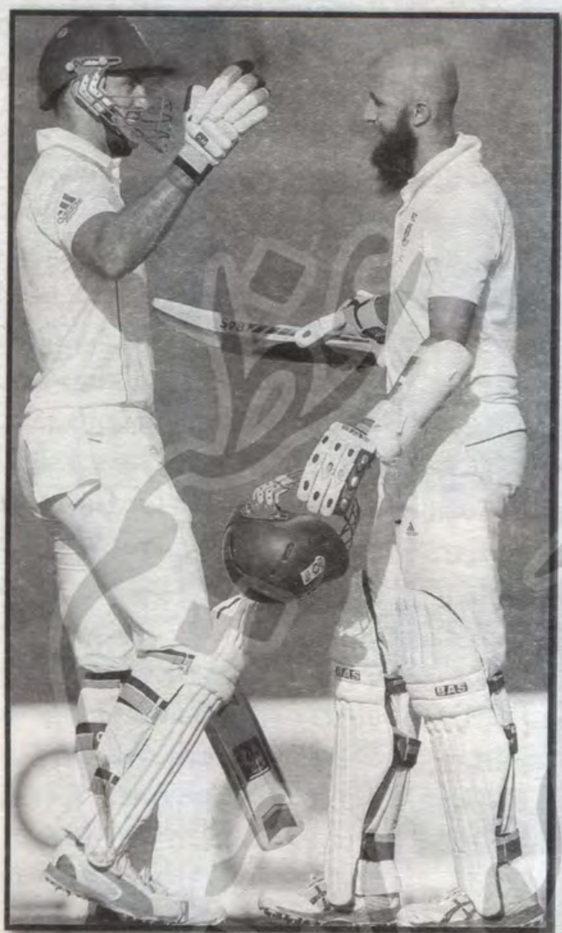

بیٹنگ (جنوبی افریقہ)

بلے باز	پہلی اننگز	دوسری اننگز
الویرو پیٹرسن	3	17
گریم اسمتھ	15	32
ہاشم آملہ	118	10
جیک کیلس	5	0
ابراہم ڈیولیئر	19	90
جین پال ڈومنی	57	0
فیف ڈوپلیسس	1	9
راب پیٹرسن	5	47*
ورنن فیلینڈر	3	10
ڈیل اسٹائن	15	7
مورنے مورکیل	2*	0
فاضل رنز	6	10
مجموعی	249	232

بالنگ (جنوبی افریقہ)

بالرز	پہلی اننگز	دوسری اننگز
ڈیل اسٹائن	3/88	1/7
ورنن فیلینڈر	3/84	2/11
مورنے مورکیل	1/35	0/12
جیک کیلس	0/44	-
راب پیٹرسن	0/111	0/14
جین پال ڈومنی	2/68	-
فیف ڈوپلیسس	0/8	-

دسمبر 2011 کے بعد کسی بھی ٹیسٹ میچ میں پہلی شکست ہے اور وہ گزشتہ پندرہ ٹیسٹ سے کامیابی کے جھنڈے گاڑتی چلی آرہی تھی۔ مجموعی طور پر پاکستان ٹیم چھائی رہی۔ جنوبی افریقہ نے ابوظہبی میں ٹاس جیت کر پہلے بلے بازی کا فیصلہ کیا لیکن پاکستان کے باؤلرز کی عمدہ کارکردگی نے اسے پہلے دن ہی دیوار سے لگا دیا کیونکہ صرف 245 رنز پر اس کی 8 وکٹیں گر چکی تھیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر ہاشم آملہ سنچری نہ بناتے تو جنوبی افریقہ کا حال کہیں زیادہ خراب ہوتا کیونکہ ہاشم کے علاوہ صرف جین پال ڈومنی 57 رنز کے ساتھ قابل ذکر بلے باز رہے بلکہ صرف گریم اسمتھ، ابراہم ڈی ولیئرز اور ڈیل اسٹین ہی دہرے ہندسے میں داخل ہوسکے۔ ہاشم آملہ کی بیسویں ٹیسٹ سنچری نے جنوبی افریقہ کو امید کی کرن ضرور دکھائی لیکن اگلے دن سویرے ہی جنوبی افریقی اننگز کے 249 رنز پر خاتمے اور پھر پاکستانی اوپنرز شان مسعود اور خرم منظور کے درمیان 135 رنز کی شراکت نے اس کرن کا بھی خاتمہ کردیا۔ پاکستان کی ٹیم جنوبی افریقہ کی پہلی اننگز 249 رنز کے جواب میں 442 رنز بنا کر آؤٹ ہوئی اور یوں اسے پہلی اننگز میں 193 رنز کی برتری حاصل ہوئی، اوپنرز نے ٹیم کو اچھا آغاز فراہم کیا اور قومی ٹیم کی پہلی وکٹ اس وقت گری جب اپنا پہلا میچ کھیلنے والے شان مسعود 135 کے مجموعی اسکور پر 75 رنز کی شاندار اننگز کھیل کر آؤٹ ہوئے تاہم خرم منظور نے کسی دباؤ کا شکار ہوئے بغیر اپنے کیریئر کی بہترین اننگز کھیلی اور 146 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے، مسٹر ٹک کے نام سے پہچانے جانے والے لیکن قابل بھروسہ بیٹسمین اور کپتان مصباح الحق نے بھی ایک بار پھر خود کو منوایا اور 100 رنز کی شاندار اننگز کھیلی، دیگر کھلاڑیوں میں اسد شفیق 54، عدنان اکمل 32، یونس خان ایک، اظہر علی 11، سعید اجمل 13، ذوالفقار بابر 2 اور جنید خان 3 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے۔ پہلی اننگز میں 193 رنز کے خسارے میں جانے والے پروٹیز نے دوسری باری کا غاز کیا تو محمد عرفان نے ایک مرتبہ پھر ابتدا میں ہی پاکستان کو وکٹ دلادی، انھوں نے الویرو پیٹرسن (17) کو پویلین بھیجا، اسکور 55 پر پہنچا تو سعید اجمل نے گریم اسمتھ کو 32 پر آؤٹ کردیا، عدنان اکمل گیند ہاتھوں سے پھسلنے کے باوجود انہیں اسٹمپ کرنے میں کامیاب ہوگئے، جنید خان نے جیک کیلس کو کھاتہ کھولنے کا موقع نہ دیا، 58 کے مجموعی اسکور پر 3 وکٹیں گرنے کے بعد پہلی اننگز کے سنچری میکر ہاشم آملہ اس بار صرف 10 رنز پر ذوالفقار بابر کا شکار بنے۔ میچ کے چوتھے روز جنوبی افریقہ نے 4 وکٹ پر 74 رنز سے اننگز کا دوبارہ آغاز کیا، پاکستانی بولرز نے ابتدا میں ہی حریف ٹیم کی میچ بچاؤ مہم پر کاری ضربیں لگائیں، نائٹ واچ مین

KitabPK.Com

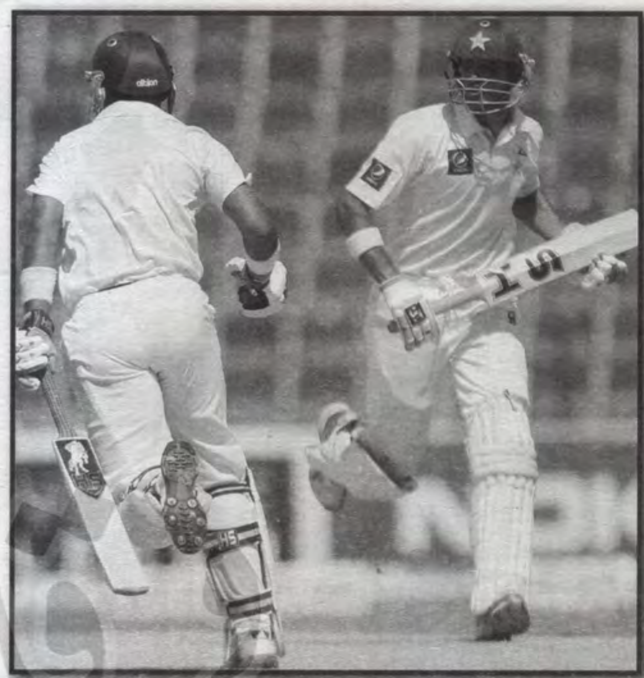

ڈیل سٹین 7 ذوالفقار بابر اور پال ڈومینی بغیر کوئی رن بنائے جنید خان کی گیند پر پویلین لوٹے، بعدازاں فاف ڈیو پلیسی کی اننگز بھی صرف 9 رنز تک محدود رہی، انھیں سعید اجمل نے چلتا کیا، پروٹیز کی تمام تر امیدیں ڈی ویلیئرز سے وابستہ تھیں، انھوں نے 90 رنز کی اننگز کھیل کر کسی حد تک مزاحمت کی لیکن جنید خان نے ایک بار پھر کپتان کی امیدوں پر پورا اترتے ہوئے انھیں چلتا کر دیا۔اس وقت 190 رنز پر 8 بیٹسمین آوٹ ہو چکے تھے اور جنوبی افریقہ کو اننگز کی شکست سے بچنے کیلیے مزید 3 رنز درکار تھے، روبن پیٹرسن نے 47 رنز کی ناقابل شکست اننگز میں پاکستانی بولرز کو پریشان کیا، تاہم سعید اجمل نے فلینڈر کو 10 پر آوٹ کرنے کے بعد مورکل کو صفر پر اپنی ہی گیند پر کیچ کیا، پوری ٹیم 232 رنز پر پویلین لوٹ گئی۔آف اسپنر نے مجموعی طور پر 4 بیٹسمینوں کو پویلین چلتا کیا، جنید خان نے 3 اہم وکٹوں کے ساتھ فتح کا راستہ بنایا۔ پاکستان کو فتح کیلیے صرف 40 رنز کا ہدف ملا، اننگز کے آغاز میں بیٹسمینوں نے ایک بار پھر جنوبی افریقہ میں ہونے والی ٹیسٹ سیریز کی یاد تازہ کردی اور دونوں اوپنرز سمیت 3 بیٹسمین 7 رنز پر پویلین واپس پہنچ گئے۔اس مرحلے پر ایسا محسوس ہونے لگا کہ شاید جنوبی افریقہ کوئی کرشمہ کر دکھائے گا لیکن مصباح الحق اور یونس خان نے ثابت قدمی سے پاکستان کی فتح کو یقینی بنایا۔ کپتان نے اپنی گزشتہ اننگز کی فارم کو برقرار رکھتے ہوئے روبن پیٹرسن کو چھکا جڑ کر اپنی ٹیم کو 7 وکٹ کی شاندار فتح سے ہمکنار کرا دیا، انہوں نے دو چھکوں سمیت 28 جبکہ یونس نے 9 رنز بنائے۔ درحقیقت پاکستان دوسرے روز کے اختتام پر ہی میچ میں بالادست پوزیشن پر آچکا تھا کیونکہ جنوبی افریقہ پر برتری حاصل ہو چکی تھی اور اس کی صرف 3 وکٹیں گری تھیں۔پھر تیسرے روز کپتان مصباح الحق کی سنچری نے اس برتری کو 193 رنز تک پہنچا دیا اور جنوبی افریقہ کے لیے حالات کو مزید گمبھیر کر دیا۔مصباح نے 187 گیندوں پر 8 چوکوں کی مدد سے 100 رنز بنائے جبکہ اسد شفیق نے 54 رنز کے ساتھ ان کا بھرپور ساتھ دیا۔ پاکستان کی پہلی اننگز 442 رنز پر مکمل ہوئی تو پاکستان کے لیے ضروری ہو گیا کہ وہ تیسرے دن کا کھیل مکمل ہونے سے پہلے پہلے جنوبی افریقہ کی چند وکٹیں ضرور حاصل کرے اور باؤلرز نے مایوس نہیں کیا۔بالخصوص دن کے آخری اوور میں ذوالفقار بابر کے ہاتھوں ہاشم آملہ کی وکٹ نے جنوبی افریقہ کو بالکل ہی اکھاڑے سے باہر پھینک دیا۔دوسری اننگز میں الویرو پیٹرسن ایک مرتبہ پھر محمد عرفان کے ہتھے چڑھ کر جنوبی افریقہ کو پہلا نقصان دے گئے اور کچھ ہی دیر بعد گریم اسمتھ سعید اجمل کے ہاتھوں آوٹ ہوئے۔ ژاک کیلس اپنی سالگرہ کے دن کو یادگار نہ بنا سکے اور جنید خان کی گیند پر صفر کی ہزیمت لیے پویلین لوٹے۔ تیسرے دن کا سب سے شاندار لمحہ دن کے آخری اوور کی پہلی گیند پر ہاشم آملہ کا آوٹ ہونا تھا۔ "ذولفی" کے ہاتھوں گزشتہ اننگز کے سنچورین کا آوٹ ہونا مقابلہ مکمل طور پر پاکستان کے حق میں پلٹتا گیا۔

پہلی اننگز کے سنچورین ہاشم آملہ کا آوٹ ہونا مقابلہ مکمل طور پر پاکستان کے حق میں پلٹتا گیا۔چوتھے دن جنوبی افریقہ کی واحد امید ابراہم ڈی ویلیئرز تھے، جن کو کم از کم چوتھا پورا دن میدان میں رہنا تھا اور فف دوپلیسی اور ژاں پال دومنی سمیت ٹیل اینڈرز کو استعمال کرتے ہوئے 'راہِ فرار' ڈھونڈنا تھی لیکن دونوں بلے باز ان کا ساتھ نہ دے پائے۔ دومنی جنید خان کی ایک خوبصورت گیند پر وکٹوں کے آگے دھر لیے گئے جبکہ دوپلیسی اپنے کیریئر کے پہلے ٹیسٹ جیسی اننگز کی صرف حسرت ہی دل میں لیے میدان سے لوٹ آئے۔البتہ ڈی ویلیئرز نے رابن پیٹرسن کے ساتھ مل کر 57 رنز ضرور جوڑے اور شکست کے وقت کو کچھ ٹال دیا البتہ وہ اپنی سنچری مکمل نہ کر پائے اور 90 رنز بنانے کے بعد جنید کی گیند پر کور پر کھڑے شان مسعود کو کیچ دے گئے۔ آخری دو وکٹوں نے 42 رنز کا اضافہ کر کے جنوبی افریقہ کو اننگز کی شکست سے بچایا پاکستان کو صرف 40 رنز کا ہدف ملا لیکن شان مسعود صفر اور خرم منظور 4 رنز کے جلد آوٹ ہو جانے نے ان کی گزشتہ اننگز کی کارکردگی کو گہنا دیا۔ پاکستان صرف 7 رنز پر تین وکٹیں گنوا بیٹھا تھا لیکن اس سے پہلے کہ مقابلہ کسی سنسنی خیز مرحلے میں داخل ہوتا مصباح اور یونس خان کے تجربہ کار ہاتھوں سے بازی کو سنبھالا اور پاکستان کی نیّا کو پار لگایا۔مصباح نے رابن پیٹرسن کو چھکا رسید کر کے میچ کا فیصلہ پاکستان کے حق میں کیا۔رواں سال کے اوائل میں دورہ جنوبی افریقہ میں تینوں میچز میں ناکامی اور پھر زمبابوے میں ٹیسٹ سیریز برابر کھیلنے کے بعد پاکستان کے لیے اس سے بہتر نتیجہ نہیں ہو سکتا تھا اور بلاشبہ اس کا سہرا ان نوجوان بلے بازوں کے سر بندھتا ہے جنہوں نے سنچری شراکت داری کے ذریعے پاکستان کے کمزور ترین شعبے یعنی بلے بازی کو وہ اعتماد بخشا جس کی بدولت وہ پہلی اننگز میں ایک بڑا مجموعہ اکٹھا کرنے میں کامیاب ہوا اور دوسرے سرے پر باؤلرز نے اپنی اچھی کارکردگی کے تسلسل کو جاری رکھا اور دونوں باریوں میں جنوبی افریقہ کو جم کر کھیلنے کا موقع نہیں دیا۔ یہ مقابلہ جس دوسرے کھلاڑی کے لیے یادگار رہا وہ 35 سال کی عمر میں اپنا پہلا ٹیسٹ کھیلنے والے ذوالفقار بابر تھے جنہوں نے اس میچ میں پانچ وکٹیں حاصل کیں جن میں 'نمبر ون' ہاشم آملہ بھی شامل تھے جبکہ 6 کھلاڑیوں کو سعید اجمل نے آوٹ کیا۔

بیٹنگ (پاکستان)

بلے باز	پہلی اننگز	دوسری اننگز
خرم منظور	146	4
شان مسعود	75	0
اظہر علی	11	3
یونس خان	1	9*
مصباح الحق	100	28*
اسد شفیق	54	DNB
عدنان اکمل	32	DNB
سعید اجمل	13	DNB
ذوالفقار بابر	2	DNB
جنید خان	3	DNB
محمد عرفان	0*	DNB
فاضل رنز	5	1
مجموعی	442	45/3

بالنگ (پاکستان)

بالرز	پہلی اننگز	دوسری اننگز
محمد عرفان	3/44	1/42
جنید خان	1/52	3/57
ذوالفقار بابر	3/89	2/51
سعید اجمل	2/59	4/74

KitabPK.Com

چھکے لگانا میرے لئے کوئی مسئلہ نہیں! رضوان چیمہ

ایک بڑا ہٹر بیٹسمین، رضوان چیمہ اپنے دوسرے ون ڈے میں ویسٹ انڈیز کے خلاف 61 گیند پر 89 کے ساتھ منظر عام پر آیا تھا جو کہ کینیڈا کا T20 ٹورنامنٹ میں، اکتوبر 2008 میں میچ تھا، انہوں نے دس چھکے اس اننگز میں لگائے جو کہ شاہد آفریدی اور سنتھ جیا سوریا کے اننگ میں رسید کئے گئے چھکوں سے زیادہ تھے وہ اپنی ٹیم کے سب سے زیادہ رنز حاصل کرنیوالے بلے باز بھی تھے، سیریز میں 60 سے زائد اوسط سے رنز بھی بنائے، رضوان چیمہ پیدا تو پاکستان میں ہوئے لیکن 2000 کی ابتدائی دہائی میں کینیڈا منتقل ہو گئے۔ پاکستان میں صرف کلب کی سطح پر کرکٹ میں کردار ادا کیا تھا، لیکن ٹورنٹو اور ڈسٹرکٹ کرکٹ ایسوسی ایشن لیگ میں توجہ اپنی طرف مبذول کرائی۔ 2005 میں 14 میچوں میں 627 رنز، اور 13، 12 کی اوسط سے 24 وکٹ لئے۔ مایوس کن سال 2006 کے بعد چیمہ نے دو بڑے سینکڑوں کے ساتھ اگلے سال لیگ کے سب سے زیادہ خطرناک بلے باز کے طور پر خود کو منوایا۔ 2008 میں اس نے اپنا انٹرنیشنل ڈیبیو انتہائی متاثر کن انداز میں کیا، جولائی 2009 میں نیدرلینڈز کے خلاف وہ اپنی پہلی سنچری کے قریب آکر محروم رہا۔ اس کے بعد رضوان چیمہ کو بورڈ نے سینٹرل کنٹریکٹ سے نوازا جو کہ محض چھ کرکٹرز کے حصے میں آیا تھا آشیش بگائی کی غیر موجودگی میں برمودا میں آئی سی سی کی امریکہ کی ایک ڈویژن چیمپئن شپ کے لئے قومی ٹیم کا کپتان مقرر کیا گیا۔ ان سے غیر ملکی ویب سائٹ نے ایک گفتگو کی جس میں کینیڈا کے کپتان رضوان چیمہ حال ہی میں کھیلے گئے اپنی ٹیم کے میچوں میں پرفارمنس پر تجزیہ پیش کرتے ہیں۔

ٹی ٹوئنٹی اور او ڈی آئی میں یو اے ای کے خلاف شکست پر افسوس تو ہو ہوگا؟

بالکل مجھے بہت زیادہ افسوس ہوا کہ چار میں سے تین میچز او ڈی آئیز ہم ہار گئے۔ ہم نے پہلے میچ میں کنٹرول حاصل کیا لیکن اسے برقرار نہ رکھ سکے۔ جب ہم جیتتے جیتتے ہار جائیں تو یقینی طور پر دکھ ہوتا ہوتا ہے، خاص طور پر ورلڈ کرکٹ لیگ میں نمیبیا اور کینیا کے خلاف جیسا کہ ہوا۔ دونوں ٹیموں کو ہم نے بہت کم اسکور پر ڈھیر کر دیا تھا کینیا کے خلاف میچ میں تو ہمارے پاس 40 ویں اوور کے اختتام پر چھ وکٹیں ہاتھ میں تھیں مگر ہم کنٹرول نہ کر پائے۔ اس قسم کی چیزیں بہت زیادہ ڈسٹرب کرتی ہیں کہ آپ دن کے اختتام پر شکست خوردہ ٹیم کے روپ میں سامنے آئیں اور یہی بات ٹیم کے مورال میں کمی کا سبب بنتی ہے۔

کینیڈا اور یو اے ای کی ٹیم کیا فرق محسوس کیا؟

تجربہ! یہ بہت بڑا فرق تھا دونوں ٹیموں کے درمیان، ان کے پاس بہت زیادہ میچور پلیئر تھے، جن میں سے اکثریت پاکستان سے کھیلتی رہی تھی۔ وہ جانتے تھے کہ وہ کیا کرنے جا رہے ہیں، خاص طور پر بیٹسمین جو کہ چوکوں اور چھکوں کے علاوہ سنگلز پر بھی توجہ رکھے ہوئے تھے، اور موقع محل کی مناسبت سے کھیل رہے تھے۔ تجربہ کار بیٹسمین یہ تمام چیزیں زیادہ آسانی سے کور کر لیتا ہے۔ اور ہم میں اسی چیز کی کمی تھی۔ دراصل ہماری ٹیم نوجوان لڑکوں پر مشتمل تھی اور ابھی ہم تعمیر نو کے مراحل سے گذر رہے ہیں۔ اگر کوئی ٹیم جیت رہی ہو اور اینڈ میں شکست اس کے نام درج ہو تو اس کا مطلب ہے کہ کہیں نہ کہیں کوئی پرابلم ضرور ہے، یا تو نفسیاتی یا پھر تجربے کی کمی، یہاں مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہماری ٹیم کے لڑکوں کو ابھی ایک طویل عرصہ سیکھنے کے لئے درکار ہے۔

ٹیم میں بطور بلے باز اپنا کردار کہاں دیکھتے ہیں؟

میں ہمیشہ اوپننگ کرنے میں دلچسپی رکھتا ہوں، تاہم اب موجودہ دورانیئے میں جبکہ ہمارے سینئر کھلاڑی رخصت ہو رہے ہیں ہمیں اپنے مستقبل کے حوالے سے پلاننگ کرنا ہے۔ اور اسی وجہ سے میں نے اب لوئر آرڈر میں بیٹنگ کرنا شروع کر دی ہے جیسا کہ یو اے ای کے خلاف آپ نے دیکھا ایک میچ میں جبکہ صرف تین اوور باقی تھے اور میں بیٹنگ کے لئے گراؤنڈ میں اترا تو میں نے بس یہی سوچا کہ یہ اوورز ہی ٹیم کے لئے اہم کردار ادا کر سکتے ہیں اور اس میں کافی حد تک میں کامیاب رہا اور ٹیم کو بڑا ٹوٹل بنانے کا موقع ملا۔ بعد میں بالنگ کے ذریعے بھی میں نے ٹیم کی کامیابی میں حصہ ڈالا۔ میں جب بھی کھیلنے کے لئے اترتا ہوں تو کوشش ہوتی کہ اپنی ٹیم کو فرنٹ سے لیڈ کروں چاہے وہ بیٹنگ میں ہو یا بالنگ میں، ہر طرح سے میری کوشش ہوتی ہے کہ میری پرفارمنس سب سے بہتر ہو مجھے اپنی صلاحیتوں پر اعتماد ہے، اب میری کوشش یہ ہوتی ہے کہ اچھے لڑکوں کو اوپر آنے کا موقع دیا جائے۔

کیا اب بھی وہی اعتماد ہے جو کہ پہلی مرتبہ کینیڈا سے کھیلتے ہوئے تھا؟

بالکل! میں آج بھی سمجھتا ہوں کہ میں ایک اچھا پلیئر ہوں، یہ ضرور ہے کہ آج میرا مائنڈ سیٹ تھوڑا سا مختلف ہے، پہلے جب میں کھیلتا تھا تو ایک نوجوان پلیئر کی طرح کھیلتا تھا آج میں میں ذمہداری کے ساتھ کھیلتا ہوں، یہ بڑا مختلف ہے کیونکہ اب مجھ میں وقت کے ساتھ ساتھ میچورٹی آتی جا رہی ہے جو کہ میرے کھیل کے لئے بہتر ہے۔

قیادت کو بوجھ تو نہیں سمجھتے؟

میں نے کبھی بھی قیادت کو بوجھ نہیں سمجھا البتہ جب ایک کپتان بطور بلے باز گراؤنڈ میں ہوتا ہے تو اس سے زیادہ توقعات وابستہ کر لی جاتی ہیں جو کہ بیٹنگ کو متاثر کرتا ہے، لیکن کپتانی کا اصل دباؤ فیلڈ میں آتا ہے جہاں بعض مواقع پر کئے گئے فیصلے ٹیم کو کامیابی یا ناکامی کی طرف دھکیلتے ہیں۔ میں ڈومیسٹک میں اپنی ٹیم کی قیادت کرتا ہوں اور ہمیشہ فیلڈ میں رہتے ہوئے انجوائے کرتا ہوں میں نے اپنی ٹیم کو پچھلے چار سال میں تین مرتبہ چیمپئن شپ کا ٹائٹل جتوایا ہے۔ اصل میں ہماری ٹیم نوجوان لڑکوں پر مشتمل ہے اور اس وقت لڑکے رنز بھی کر رہے ہیں، جب لڑکے رنز کر رہے ہوں تو پھر کوئی بھی کپتان ہو اس سے فرق نہیں پڑتا۔

آپ نے ایک مرتبہ کہا تھا کہ آپ ہر اوور میں کم از کم دس رنز با آسانی حاصل کر سکتے ہیں کیا آج بھی ایسا ہے؟

جب میں بیٹنگ کر رہا ہوتا ہوں تو چھکے لگانا کبھی بھی میرے لئے مسئلہ نہیں ہوتا میں نے ٹیسٹ کھیلنے والے ممالک انگلینڈ، سری لنکا پاکستان اور ویسٹ انڈیز کے بالرز کو بھی چھکے رسید کئے ہیں، ورلڈ کپ میں مرلی دھرن کو صرف دو چھکے لگائے گئے اور دونوں میں نے رسید کئے تھے، اسی لئے میں کہتا ہوں کہ چھکے لگانا اور ایک اوور میں دس رنز لینا میرے لئے کوئی بڑا مسئلہ نہیں۔ ورلڈ کپ کے وارم اپ میچز میں انگلینڈ کے خلاف رنز اسکور کرنا میرے لئے بہت اہم رہا کیونکہ وہ ایشز جیت کر آئے ہوئے تھے، ان کے بالرز بھی عمدہ فارم میں تھے، یہ ایک نیچرل بات مجھ میں ہے کہ جب بھی ٹیسٹ ٹیم میرے سامنے ہوتی ہے مجھ میں قدرتی طور پر اچھا کھیلنے کی صلاحیت آجاتی ہے اور میں ان کے خلاف اچھا اسکور کرتا ہوں۔ میرا ریکارڈ اٹھا کر دیکھیں آپ کو خود معلوم ہو جائیگا بہت سے کھلاڑی کمزور ٹیموں کے خلاف اسکور کرتے ہیں لیکن میں ہمیشہ مضبوط ٹیموں کے خلاف زیادہ کامیاب رہا ہوں۔

اپنی بالنگ کے متعلق کیا کہیں گے؟

میری بالنگ میں اب نکھار آتا جا رہا ہے، آخری تین میچز میرے دیکھیں تو پتہ چلے گا کہ میں کتنی اچھی لائن اور لینتھ کے ساتھ بالنگ کرا رہا ہوں، لیکن میں خود کو یہ نہیں کہتا کہ میں ایک اچھا بالر بن چکا ہوں اگر میں کسی میچ میں بالنگ نہ کراؤں یا کم اوور کراؤں تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ میں کسی دوسرے بالر کو بھی آگے آنے کا موقع دینا چاہتا ہوں کیونکہ ایک کپتان کی حیثیت میں مجھے بہت کچھ دیکھنا ہوتا ہے۔

بنگلہ دیش پریمیئر لیگ تجربہ کیسا تھا؟

یہ سب سے اچھا تجربہ تھا دنیا میں سب سے اوپر کھلاڑیوں میں سے کچھ کے ساتھ ایک ڈریسنگ روم کا اشتراک بہت کچھ سیکھنے کا موقع دیا تا ہے میں دیر سے پہنچا اور انہوں نے پہلے ہی میچ جیتے ہوئے تھے۔ ایک فاتح ٹیم تبدیل کرنے کی کوئی وجہ نہیں تھی مجھے زیادہ کھیلنے نہیں دیا اگرچہ لیکن یہ اب بھی ایک عظیم تجربہ تھا ڈریسنگ روم میں موقع ہوا اور ان کھلاڑیوں کو کھیل سے ٹپس کس طرح، میچ کی تیاری یہ میں ضرور بہت کچھ سیکھا۔

بی پی ایل کے دوران ایک سائیڈ میچ میں تم نے چھکوں کی بہار سجادی تھی؟

یہ ایک 35 اوورز سے سے زائد کا کھیل تھا اور ہم نے 370 سے زائد رنز بنائے میں نے 160 رنز بنائے اور اس میچ میں 20 چھکے مارے وہ میری زندگی کی کہانی ہے میں نے اتنے چھکے مارے جب کہ ارد گرد کوئی کیمرے موجود نہیں تھے میں اس سے بہتر مناسب انداز میں کھیل سکتا ہوں۔

KitabPK.Com

رضوان چیمہ

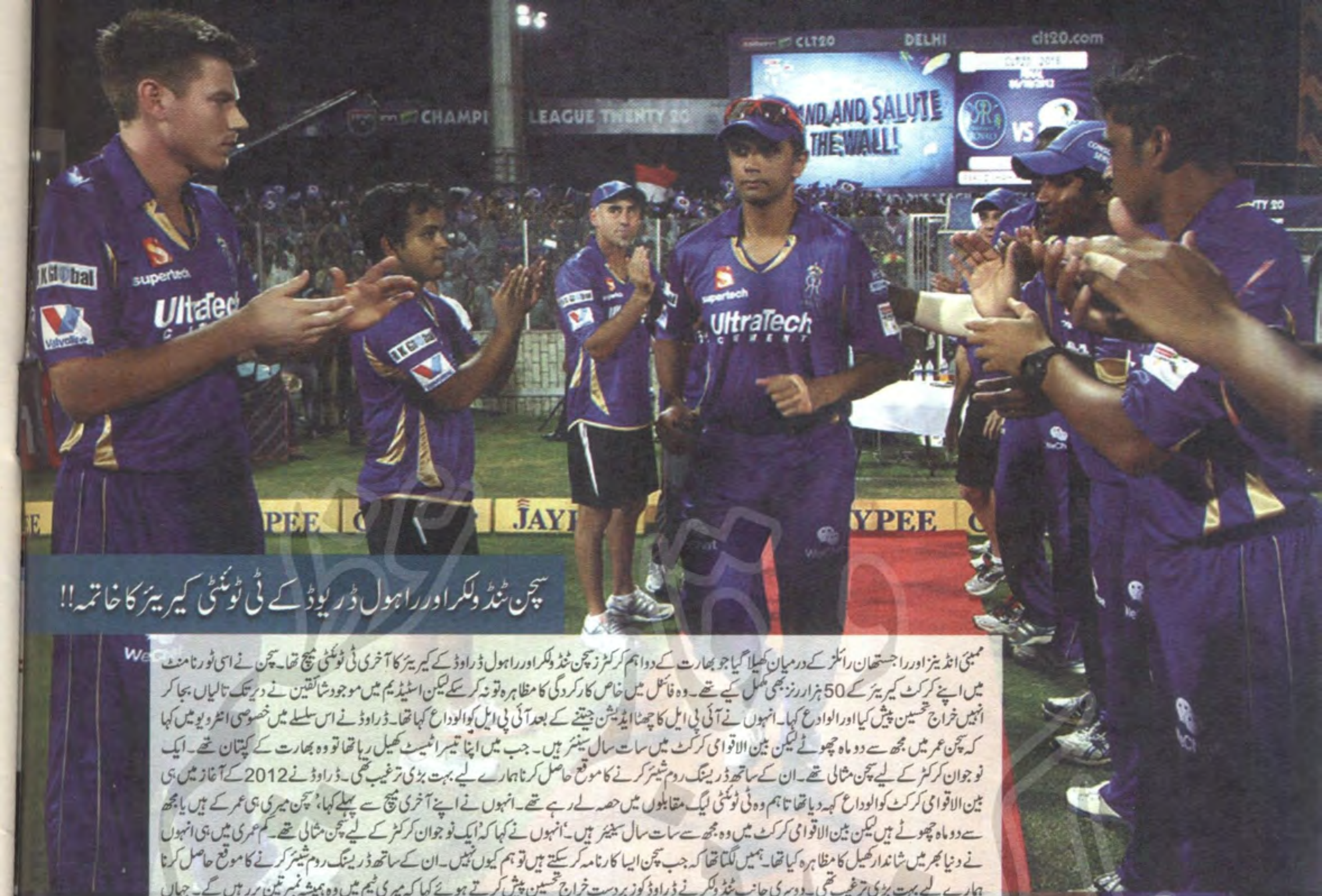

سچن ٹنڈولکر اور راہول ڈریوڈ کے ٹی ٹوئنٹی کیریئر کا خاتمہ!!

ممبئی انڈینز اور راجستھان رائلز کے درمیان کھیلا گیا جو بھارت کے دو اہم کرکٹرز سچن ٹنڈولکر اور راہول ڈراوڈ کے کیریئر کا آخری ٹی ٹوئنٹی میچ تھا۔ سچن نے اسی ٹورنامنٹ میں اپنے کرکٹ کیریئر کے 50 ہزار رنز بھی مکمل کیے تھے۔ وہ فائنل میں خاص کارکردگی کا مظاہرہ تو نہ کر سکے لیکن اسٹیڈیم میں موجود شائقین نے دیر تک تالیاں بجا کر انہیں خراج تحسین پیش کیا اور الوادع کہا۔ انہوں نے آئی پی ایل کا چھٹا ایڈیشن جیتنے کے بعد آئی پی ایل کو الوداع کہا تھا۔ ڈراوڈ نے اس سلسلے میں خصوصی انٹرویو میں کہا کہ سچن عمر میں مجھ سے دو ماہ چھوٹے لیکن بین الاقوامی کرکٹ میں سات سال سینئر ہیں۔ جب میں اپنا تیسرا ٹیسٹ کھیل رہا تھا تو وہ بھارت کے کپتان تھے۔ ایک نوجوان کرکٹر کے لیے سچن مثالی تھے۔ ان کے ساتھ ڈریسنگ روم شیئر کرنے کا موقع حاصل کرنا ہمارے لیے بہت بڑی ترغیب تھی۔ ڈراوڈ نے 2012 کے آغاز میں ہی بین الاقوامی کرکٹ کو الوداع کہہ دیا تھا تاہم وہ ٹی ٹوئنٹی لیگ مقابلوں میں حصہ لے رہے تھے۔ انہوں نے اپنے آخری میچ سے پہلے کہا، 'سچن میری ہی عمر کے ہیں یا مجھ سے دو ماہ چھوٹے ہیں لیکن بین الاقوامی کرکٹ میں وہ مجھ سے سات سال سینیئر ہیں۔' انہوں نے کہا کہ 'ایک نوجوان کرکٹر کے لیے سچن مثالی تھے۔ کم عمری میں ہی انہوں نے دنیا بھر میں شاندار کھیل کا مظاہرہ کیا تھا۔ ہمیں لگتا تھا کہ جب سچن ایسا کارنامہ کر سکتے ہیں تو ہم کیوں نہیں۔ ان کے ساتھ ڈریسنگ روم شیئر کرنے کا موقع حاصل کرنا ہمارے لیے بہت بڑی ترغیب تھی۔ دوسری جانب ٹنڈولکر نے ڈراوڈ کو زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ میری ٹیم میں وہ ہمیشہ نمبر تین پر رہیں گے۔ جہاں دوسرے کھلاڑیوں کا ٹکنا مشکل ہوتا تھا وہاں ڈریوڈ آسانی سے کھیلتے تھے۔ 'بلاشبہ وہ تکنیکی طور پر انتہائی اہل بلے باز ہیں۔ میری ٹیم میں وہ ہمیشہ نمبر تین پر رہیں گے کیونکہ اس پوزیشن پر انہوں نے کئی یادگار اننگز کھیلی ہیں۔ جہاں دوسرے بلے بازوں کے لیے کریز پر ٹکنا مشکل ہو جاتا تھا، ڈراوڈ آسانی سے کھیلتے تھے۔ سچن کا یہ بھی کہنا تھا کہ 'میں جانتا تھا کہ مشکل گھڑی میں آپ ڈراوڈ پر اعتماد کر سکتے ہیں۔ راہول ڈراوڈ، سچن تندولکر اور گنگولی نے کئی برسوں تک بھارتی بیٹنگ کو سنبھالے رکھا۔

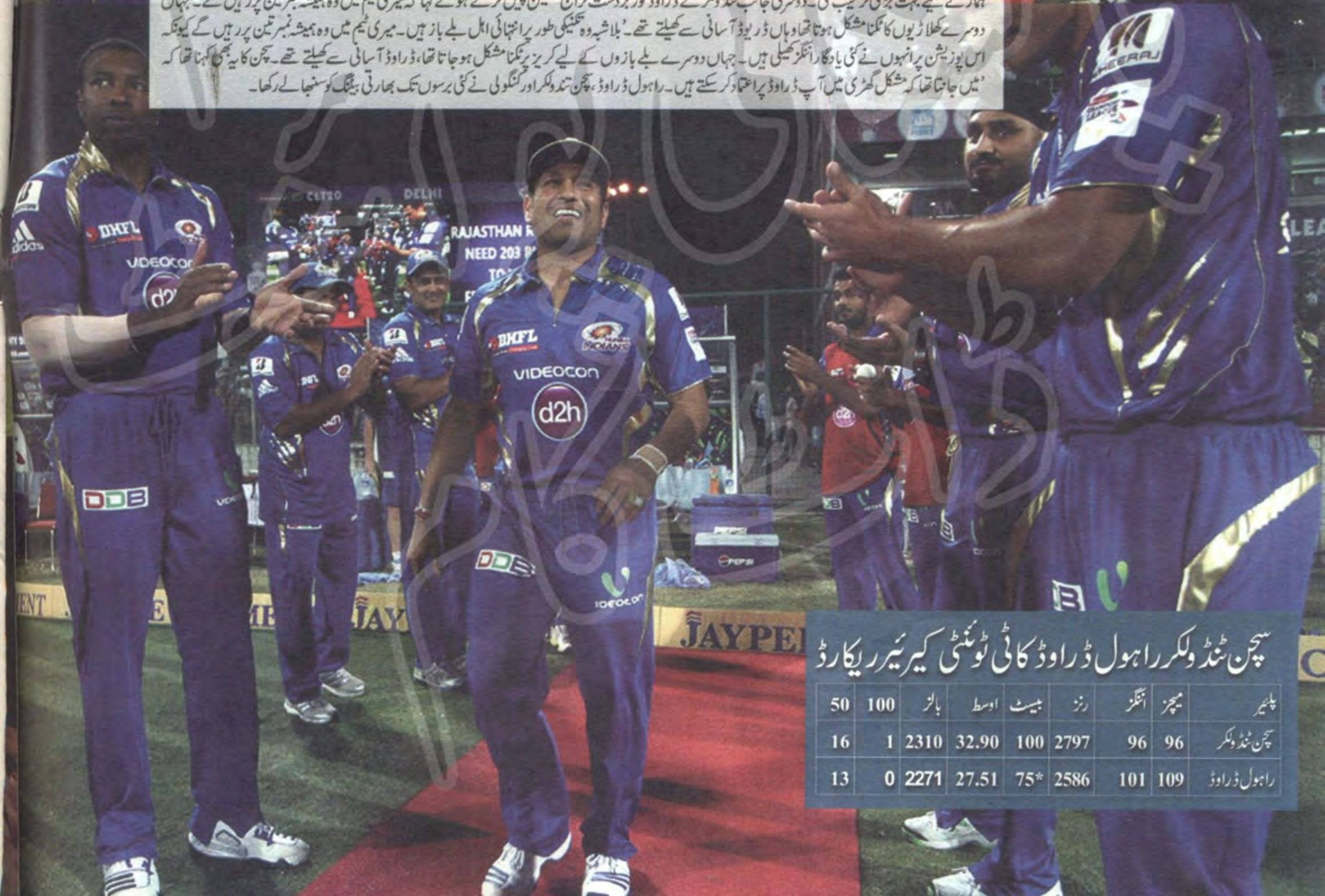

سچن ٹنڈولکر راہول ڈراوڈ کا ٹی ٹوئنٹی کیریئر ریکارڈ

پلیئر	میچز	اننگز	رنز	بیسٹ	اوسط	بالز	100	50
سچن ٹنڈولکر	96	96	2797	100	32.90	2310	1	16
راہول ڈراوڈ	109	101	2586	75*	27.51	2271	0	13

پاکستان میں رہ کر اور پاکستانی ٹیم کی کوچنگ کر کے بھرپور انجوائے کیا! ڈیو واٹمور

پاکستان کو رواں سال کے آغاز میں جنوبی افریقہ کے ہاتھوں ٹیسٹ میچز میں تین صفر کی کلین سوئپ شکست کا سامنا کرنا پڑا تھا لیکن گرین شرٹس کے لیے سب سے بڑا دھچکا گزشتہ ماہ زمبابوے کے خلاف سیریز میں شکست تھی جس کے باعث قومی کی عالمی رینکنگ میں چھٹے درجے پر تنزلی ہو گئی تھی۔ یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ پاکستان کرکٹ بورڈ نے انگلینڈ کے خلاف ٹیسٹ سیریز میں تین صفر سے کامیابی کے باوجود محسن حسن خان کو کوچ کے عہدے سے ہٹاتے ہوئے ان کی جگہ ڈیو واٹمور کو ذمے داریاں سونپی جہاں ان کی زیر نگرانی گرین شرٹس اب تک گزشتہ آٹھ ٹیسٹ میچوں میں صرف ایک کامیابی اور وہ بھی زمبابوے جیسی ٹیم کے خلاف حاصل کر سکی ہے جبکہ اسی دوران مصباح الیون کو پانچ ناکامیوں کا سامنا بھی کرنا پڑا۔ حالیہ دنوں میں شدید دباؤ کا شکار قومی ٹیم کے کوچ نے ٹیم کی موجودہ ناقص پرفارمنس کی وجہ قومی ٹیم کے ہوم گراؤنڈ پر میچز نہ کھیلنے کو قرار دیا۔ مارچ 2009 میں لاہور میں سری لنکن ٹیم پر دہشت گردوں کے حملے کے بعد سے کسی انٹرنیشنل ٹیم نے پاکستان کا دورہ نہیں کیا اور پاکستان کو اپنے زیادہ تر ہوم سیریز متحدہ عرب امارات میں کھیلنے پڑیں۔ ایک مرتبہ بقیہ پھر دیگر ٹیموں کی طرح جنوبی افریقہ نے بھی سیکیورٹی وجوہات کے باعث پاکستان آنے سے منع کر دیا جس کے باعث پاکستان کو دو ٹیسٹ میچز، پانچ ایک روزہ اور دو ٹی ٹوئنٹی میچز کی سیریز یو اے ای میں ہی کھیلنی پڑی۔ واٹمور کا کہنا تھا کہ انٹرنیشنل ٹیموں کے پاکستان نہ آنے اور اے ٹیم کے مستقل دورے نہ ہونے کے باعث ہمارے نوجوان کھلاڑیوں کو اپنی صلاحیتوں کے اظہار کے مواقع میسر نہیں آ رہے۔ قومی ٹیم کے کوچ نے زور دیا کہ ٹیم کی کارکردگی بہتر بنانے کے لیے ہمیں انٹرنیشنل کرکٹ اور ڈومیسٹک کرکٹ کے درمیان موجود خلا پر کرنے کی ضرورت ہے۔ کرکٹ کی دنیا میں ڈیو واٹمور اپنی الگ پہچان رکھتے ہیں، 15 سال کے قریب انٹرنیشنل تجربہ رکھنے والے سابق آسٹریلوی کرکٹر کو زیادہ شہرت اس وقت حاصل ہوئی جب ان کی رہنمائی میں سری لنکن ٹیم نے غیر روایتی کھیل پیش کرتے ہوئے ورلڈ کپ 1996ء جیت کر دنیا کو حیران کر دیا۔ آئی لینڈرز کو نئی سوچ اور اپروچ دینے والے ڈیو واٹمور کی خدمات حاصل کرنے والوں کی ایک وقت میں لائن لگی ہوئی تھی، سری لنکا کے ساتھ معاہدہ ختم ہونے کے بعد انہوں نے مختلف ٹیموں کی کوچنگ کے فرائض سرانجام دیے، سابق چیئرمین پی سی بی ذکاء اشرف نے ڈیڑھ سال قبل غیر ملکی کوچ کو ہی قومی ٹیم کے لیے بہترین انتخاب خیال کیا تو ان کی نظریں ڈیو واٹمور پر آ کر ٹھہر گئیں، ان کے انتخاب کے بعد بھی پاکستان کرکٹ ٹیم کی کبھی بہترین تو کبھی بدترین کھیل پیش کرنے کی عادت برقرار رہی، ان کی افادیت اور مستقبل کے بارے میں کئی سوال شائقین کے ذہنوں میں مچلتے ہیں ایک تفصیلی نشست میں ان کا جواب تلاش کرنے کی کوشش کی جو نذر قارئین ہے۔

پاکستان کے مقابلے میں سری لنکا اور بنگلہ دیش میں نیشنل ازم زیادہ ہے، کیا یہ درست ہے؟

پاکستان کے مقابلے میں سری لنکا اور بنگلہ دیش میں نیشنل ازم زیادہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستانی کرکٹرز میں نیشنل ازم کی کمی ہے۔ اگر کھلاڑی کراچی کا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اسے کھیلنا ہی کھیلنا ہے حالانکہ گرین کیپ پاکستانی ٹیم کی ہوتی ہے۔ علاقائی بنیادوں پر سوچنا ٹھیک نہیں ہے۔ پاکستان کرکٹ میں صوبائیت پرستی بہت زیادہ ہے، کھلاڑی ایک شہر میں مقبول تو دوسرے میں کوئی اسے نہیں پوچھتا، دوسرے ممالک کے کھیل میں قوم پرستی مقدم ہوتی ہے۔ میرا پاکستان کے ساتھ کام کرنے کا تجربہ

یکسر مختلف رہا، مگر میں نے ایک چیز محسوس کی کہ پاکستان کرکٹ میں صوبائیت پرستی بہت زیادہ ہے، میں نے ایک کھلاڑی کو ایک شہر میں بے پناہ مقبول جبکہ دوسری جگہ غیر مقبول دیکھا، یہی چیز پاکستان کرکٹ میں چھائی ہوئی ہے، دوسرے ممالک کی کرکٹ میں ہمیشہ قوم پرستی کو ہی مقدم رکھا جاتا ہے۔

بطور کوچ مصباح اور حفیظ سے آپ کے اچھے تعلقات کی کیا وجہ ہے؟

کوچ کی حیثیت سے میرے مصباح اور حفیظ سے تعلقات اچھے ہیں۔ جب آپ ایک ساتھ کام کر رہے ہوں تو ایک دوسرے کی باتوں کا خیال رکھنا پڑتا ہے۔ مصباح الحق نے اپنی کارکردگی کے ذریعے ڈریسنگ روم میں اپنی عزت بنائی ہوئی ہے، جب تک وہ وکٹ پر ہوتا ہے میں سکون میں رہتا ہوں۔ مصباح اننگز کے آغاز میں تحمل سے کھیلتا ہے لیکن پھر وہ سیٹ ہو کر اسٹروکس کھیلتا ہے۔ وہ بیٹنگ کے دوران پریشر نہیں لیتا۔ مصباح کو اندازہ ہے کہ لوگ اس کے بارے میں کیا سوچتے ہیں۔ ٹیم ہارتی ہے تو مجھے بھی افسوس اور پریشانی ہوتی ہے، مثبت نتائج حاصل کرنے کیلئے فکر مند بھی ہوتا ہوں لیکن کام کرنے کا انداز نہیں بدل سکتا، آپ مصباح الحق سے آفریدی کی طرح بیٹنگ کی توقع نہیں کر سکتے۔

بیٹنگ کوچ کی تقرری مسائل کا حل ہو سکتی ہے؟

کوچنگ کسی بھی شعبے کی ہو کوئی وقتی فارمولا کامیاب نہیں ہوتا، کھلاڑیوں کے مزاج اور ان کے مسائل کو سمجھنے کے لیے مسلسل ہوم ورک کرنا پڑتا ہے، پھر ہی بہتری کے راستے نکلتے ہیں، ہر بیٹسمین کے کچھ انفرادی مسائل ہیں، جن پر قابو پانے کے لیے کام کیا جا رہا ہے، وہ خود بھی بڑی محنت کر رہے ہیں، امید ہے کہ بتدریج مسائل میں کمی ہوتی جائے گی۔

آگے ٹیم کے حوالے سے کیا کارکردگی دیکھتے ہیں؟

آئندہ سال بنگلہ دیش میں آئی سی سی ورلڈ ٹی ٹوئنٹی میں پاکستان کی کامیابی کے امکانات روشن ہیں۔ کیوں کہ اس فارمیٹ میں ہماری کارکردگی اچھی ہے اور بنگلہ دیش کی وکٹیں پاکستان سے ملتی جلتی ہیں۔ البتہ 2015 کے ورلڈ کپ میں پاکستان کے باؤنسی وکٹوں اور دو اینڈ سے نئی گیندوں سے مشکلات پیش آئے گی۔ پاکستانی ٹیم میں کافی صلاحیتیں ہیں، میں یہ سمجھتا

ہوں کہ یہ آئندہ برس ورلڈ ٹونٹی 20 جیت سکتی جبکہ میں اسے ورلڈ کپ بھی جیتتا ہوا دیکھنا پسند کروں گا۔

پاکستان کی کوچنگ دشوار نہیں تھی؟

پاکستان میں رہ کر اور پاکستانی ٹیم کی کوچنگ کر کے بھرپور انجوائے کیا ہے۔ پاکستان ٹیم کی کوچنگ انٹرنیشنل کرکٹ میں واپسی کیلئے قبول کی، دولت کا کوئی عمل دخل نہیں۔ میں نے یہ ذمہ داری صرف دولت کیلئے حاصل نہیں کی، میں معاوضے کی تفصیل میں تو نہیں جانا چاہتا مگر اتنا ضرور کہوں گا کہ میں جو کما رہا تھا اس سے کم پر یہاں آیا، میں نے یہ جاب اس لیے قبول کی کیونکہ میں واپس انٹرنیشنل کرکٹ میں آنا اور ایک ایسی ٹیم کے ساتھ کام کرنا چاہتا تھا جو میرے خیال میں بہت کچھ حاصل کر سکتی ہے۔ پاکستان میں پیسے کمانے نہیں، پاکستانی ٹیم کو انٹرنیشنل سطح پر کامیابیاں دلوانے آیا ہوں۔

غیر ملکی ٹیموں کی آمد کے حوالے سے کیا کہیں گے؟

میری بیٹی ان دنوں لاہور میں ہے۔ تاہم نجم سیٹھی کی طرح میں بھی یہی کہوں گا کہ اس وقت غیر ملکی ٹیمیں پاکستان نہیں آئیں گی۔ البتہ پاکستان سپر لیگ کا آغاز پاکستان کے کھلاڑیوں کے لئے اچھا فیصلہ ہوگا۔

غیر ملکی اور مقامی کوچ کے حوالے سے ہونے والی بحث پر کیا رائے ہے؟

میرے نزدیک زیادہ اہمیت ذمہ داری کیلئے بہترین شخص کے انتخاب کی ہے، میں نے یہ جاب اس لیے حاصل کی کیونکہ میں جانتا تھا کہ میں پاکستان کرکٹ کو کچھ دے سکتا ہوں۔

آپ کے مستقبل کے حوالے سے چہ گوئیاں تو کافی جاری ہیں؟

مجھے خود پر ہونے والی تنقید کی کوئی پروا نہیں، لوگوں کو اپنی رائے ظاہر کرنے کی آزادی حاصل ہے، میں صرف یہ جاننے کی کوشش کرتا ہوں کہ یہ تنقید کس جانب سے ہو رہی ہے۔ میری کوچنگ کی میعاد میں توسیع ہوتی ہے یا نہیں یہ کہنا قبل از وقت ہے، ابھی تو کنٹریکٹ کی مدت میں 5 ماہ باقی ہیں، میری کوشش ہے کہ اپنی ذمہ داریوں کے آخری دن بھی اپنے کردار سے انصاف کرتا نظر آؤں، کیریئر میں جتنا بھی تجربہ حاصل کیا، اس کے مطابق کام کرنے کا میرا اپنا ایک اسٹائل ہے، خلوص نیت سے اپنے فرائض انجام دینے کی کوشش کرتا ہوں، اسی انداز میں کام کرنا پسند کیا اور عالمی سطح پر کامیابیاں بھی سمیٹیں، تنقید کرنے والوں کی اپنی رائے ہے، اس پر کوئی پہرے نہیں بٹھا سکتا، میرے خیال میں سابق ٹیسٹ کرکٹرز اور صحافیوں سے کوئی گلہ شکوہ نہیں، سب اچھے لوگ ہیں تاہم اپنی ذات کے حوالے سے اس بات کی تسلی ہے کہ میں نے اپنی صلاحیتوں کے مطابق کوشش میں کوئی کسر نہیں چھوڑی، شیشے کے سامنے کھڑے ہو کر اپنا چہرہ دیکھتے ہوئے کسی شرمندگی کا احساس نہیں ہوتا۔ فروری میں میرا معاہدہ ختم ہو رہا ہے۔ اس وقت پاکستان کرکٹ بورڈ کے ساتھ بیٹھ کر مستقبل پر بات کروں گا۔ میری کوچنگ کی میعاد میں توسیع ہوتی ہے یا نہیں یہ کہنا قبل از وقت ہے، ابھی تو کنٹریکٹ کی مدت میں 5 ماہ باقی ہیں، میری کوشش ہے کہ اپنی ذمہ داریوں کے آخری دن بھی اپنے کردار سے انصاف کرتا نظر آؤں، کیریئر میں جتنا بھی تجربہ حاصل کیا، اس کے مطابق کام کرنے کا میرا اپنا ایک اسٹائل ہے، خلوص نیت سے اپنے فرائض انجام دینے کی کوشش کرتا ہوں۔

آپ کے دور میں قومی کرکٹ ٹیم کی ٹیسٹ میچز میں کارکردگی اچھی نہیں رہی؟

مختلف سیریز میں بہتر کھیل کے باوجود نتائج ہمارے حق میں نہیں رہے، کئی بار جیتنے کی پوزیشن میں ہونے کے بعد ایک دو غلطیوں یا بدقسمتی سے ہار جاتے رہے، اس صورتحال کا آغاز دورہ جنوبی افریقہ میں ہوا، ہم ون ڈے اور ٹونٹی 20 میں بھارت کے خلاف اسی کی سرزمین پر عمدہ کھیل کا مظاہرہ کرنے میں کامیاب ہوئے، 10 روز بعد ہی ہمیں ایک مختلف فارمیٹ میں مضبوط ترین حریف جنوبی افریقہ کا سامنا کرنا پڑا۔ انگلینڈ، آسٹریلیا کو ہوم گراؤنڈ پر شکست دینے والی عالمی نمبر ون ٹیم نے چند روز قبل ہی مہمان نیوزی لینڈ کو بھی نیچا دکھایا تھا، اس کے باوجود ہماری طرف سے بھرپور مزاحمت ہوئی، پروٹیز کے خلاف پہلے ٹیسٹ کے دوسرے روز ہمیں انتہائی کم روشنی میں کھیلنا پڑا، امپائرز نے غیر موزوں کنڈیشنز میں بھی کھیل جاری رکھنے پر اصرار کیا، ہم کچھ نہیں کر سکتے تھے۔ ان حالات کی وجہ سے ایک بار خسارے میں جانے کے بعد دیگر مقابلوں میں بھی ہم جیتنے کی پوزیشن میں آئے لیکن بدقسمتی سے بھرپور مزاحمت کے باوجود نتائج ہمارے حق میں نہ ہو سکے، اس کے بعد ہم دو ٹیسٹ سیریز ہارے لیکن سب سے بڑی شکست زمبابوے کے ہاتھوں تھی۔ پروٹیز اور سری لنکا کے مقابل نتائج کی ہر کوئی توقع کر سکتا تھا لیکن ہرارے میں ہار کسی طور پر قابل قبول نہیں کہی جا سکتی، وہاں کی کنڈیشنز جیسی بھی تھیں ہمیں جیتنا چاہیے تھا۔ جنوبی افریقہ نمبر ون اور ہم رینکنگ میں چوتھے نمبر پر تھے، کھیل کے معیار میں فرق کی وجہ سے انہوں نے اہم مواقع سے فائدہ اٹھایا، ہم ایسا نہ کر سکے، تاہم آخری درجے کی ٹیم زمبابوے سے شکست پر میرے لئے بھی قابل قبول نہیں، ناکامی کے جواز تلاش نہیں کر رہا لیکن ہمیں کارکردگی کا جائزہ لیتے ہوئے عوامل کو بھی سامنے رکھنا ہوگا۔

زمبابوے کے خلاف ٹیسٹ سیریز میں ٹیم کی کیا مشکلات رہیں؟

مجموعی طور پر ہم نے کئی مواقع پر کمزور کھیل کا مظاہرہ کیا، پہلے ٹیسٹ کی پہلی اننگز میں بیٹنگ اور بولنگ توقعات کے مطابق نہ رہی، دوسرے میچ میں بھی ایسی ہی صورتحال رہی، پہلے مقابلے میں یونس خان نے چیلنج قبول کرتے ہوئے کھیل کا پانسہ پلٹ دیا، ایسی ہی کسی کوشش کی دوسرے ٹیسٹ کی دوسری اننگز میں بھی ضرورت تھی لیکن ہدف کا تعاقب کرتے ہوئے ہماری چند کمزوریوں کا حریف نے بھرپور فائدہ اٹھایا، پہلی اننگز میں میزبان ٹیم 300 کے قریب سکور کر لئے جبکہ ہمارے 6 بیٹسمینوں نے صرف 19 پر 6 وکٹیں گنوا دیں، یہ ٹیسٹ کرکٹ کھیلنے کا طریقہ نہیں، پاکستان کی نمائندگی کرنے والوں میں ایسا نیم دلانہ جذبہ نظر آنا درست نہیں تھا، ملک کے لیے پرفارم کرنے کی سوچ کے ساتھ میدان میں اترنے والوں کی طرف سے ایسی غفلت کا مظاہرہ سامنے نہیں آنا چاہیے۔

ایک عرصہ سے ہمارے بیٹسمین نئی گیند کا سامنا کرنے میں مشکلات کا شکار رہے ہیں؟

بیٹنگ کا سب سے بڑا مسئلہ یہی رہا ہے، میں نے دورہ زمبابوے کے حوالے سے اپنی رپورٹ میں بھی یہی لکھا ہے کہ نئی گیند پر مسلسل وکٹیں گنوانے سے ہی ہماری مہم کمزور ہوتی رہی ہے، ہمیں اس صورتحال سے نکلنے کا چیلنج درپیش ہے جہاں تک ڈیل اسٹین اور دیگر پروٹیز پیسرز کا تعلق ہے تو ہمیں فکرمندی میں مبتلا ہونے کی بجائے مثبت سوچ کے ساتھ ان کا سامنا کرنے کے لیے تیار رہنا ہوگا، ہم جنوبی افریقہ میں ان پیسرز کے مقابل کھیل چکے، یو اے ای کی وکٹوں اور کنڈیشنز میں بہتر انداز میں مقابلہ کرنے کی پوزیشن میں ہوں گے، صرف مربوط پلاننگ کے ساتھ 5 روزہ ٹیسٹ کرکٹ کی ضرورت اور مزاج کے مطابق کھیلنے کی ضرورت ہوگی۔

اچھے اوپنرز کی غیر موجودگی میں نئی گیند کا سامنا کرنے کے لیے کیسے تیاری کی جا سکتی ہے؟

ملک میں اچھے اوپنرز کی کمی کے تصور سے میں اتفاق نہیں کرتا، ہمارے پاس اچھے کرکٹرز موجود ہیں، سخت محنت بھی کر رہے ہیں تاہم بدقسمتی سے ان کی کارکردگی میں تسلسل نہیں آ رہا، اکثر ایسے محسوس ہوتا ہے کہ پراعتماد بیٹنگ کرتے ہوئے سنچری سکور کر لیں گے، لیکن کوئی گیند ایسی ملتی یا غلطی ہو جاتی ہے کہ ان کی اننگز آگے نہیں بڑھ پاتی، مجھے ان کی صلاحیتوں پر شک نہیں لیکن

کارکردگی میں تسلسل آنے کا انتظار ضرور ہے۔

محمد حفیظ کو ٹیسٹ کرکٹ کھیلنے کا مزید موقع ملنا چاہیے؟

آل راؤنڈر کو ٹیم میں شامل رکھنا کیریئر کے لیے ٹرننگ پوائنٹ ثابت ہوسکتا ہے، وہ خود بھی پرفارم اور رنز بنانے کے لیے بیتاب ہیں، ماضی میں انہوں نے کئی بار صلاحیتوں کا بھرپور اظہار کرتے ہوئے اپنی اہمیت ثابت کی لیکن چند ماہ سے بڑا اسکور کرنے میں کامیاب نہیں ہورہے، مزید مواقع دینے سے ان کا عزم مزید پختہ ہوگا ایک آدھ اچھی اننگز سے یقین کی طاقت مل گئی تو یہی سیریز ان کے کیریئر کا سنگ میل بھی ثابت ہوسکتی ہے، ایسے موڑ ہر کھلاڑی کی زندگی میں آتے ہیں، ایسی صورتحال سے ابھر کر سامنے آنے والے ہی بڑے پلیئرز کی فہرست میں شامل ہوتے ہیں۔ حفیظ اس وقت کیریئر کے برے دور سے گذر رہا ہے۔ اسے خراب فارم سے نکلنا مشکل ہورہا ہے۔ کئی بار اسے اچھا اسٹارٹ ملا لیکن وہ وکٹ گنوا بیٹھا۔ اس کا اعتماد بری طرح گر چکا ہے۔ البتہ ہم حفیظ کو کسی بھی پوزیشن پر کھلا سکتے ہیں۔

اسد شفیق کا کیا مستقبل دیکھتے ہیں؟

نوجوان بیٹسمین بے پناہ ٹیلنٹ ہونے کے باوجود رنز نہیں کرپارہے، کئی خوبیاں ہونے کے ساتھ وہ گیند کی لائن کو مس کرنے کی خامی کے سبب وکٹ گنوا رہے ہیں، فٹ ورک میں تھوڑا مسئلہ ہونے کی وجہ سے گھومتی ہوئی گیندیں ان کے بیٹ کا کنارہ چھو کر گزرتی ہیں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ان کی کرکٹ ہی ختم ہوگئی، میں ان کا مستقبل تابناک دیکھتا ہوں۔ بیٹنگ کوچ نہ بھی ہوتو میں اپنی ذمہ داریوں سے غافل نہیں، ہر کھلاڑی کا انفرادی مسئلہ سامنے رکھتے ہوئے اس پر کام کرتا ہوں، اسد شفیق کی فارم بھی بحال ہوگی۔

کیا پاکستان کرکٹ میں اتنی صلاحیت نہیں کہ مصباح الحق اور یونس خان کے متبادل تلاش کیئے جاسکیں؟

پاکستان کرکٹ کے کسی شعبے میں ٹیلنٹ کی کمی کے حوالے سے کی جانے والی کوئی بات درست نہیں ہوگی، ملک میں کرکٹ کا جو بھی سسٹم ہے باصلاحیت کرکٹرز مسلسل سامنے آرہے ہیں، پروٹیز کے خلاف سیریز سے قبل 3 روزہ میچ میں نوجوان کھلاڑیوں کو صلاحیتوں کے جوہر دکھانے کا بھرپور موقع ملے گا۔ جنوبی افریقہ ہو یا انگلینڈ ان کے نئے ٹیلنٹ کو فارمیٹ کی کرکٹ میں مختلف حریفوں کیساتھ کھیلنے کا مواقع ملتے ہیں، قومی ٹیمیں بھی اپنی قوت کے مطابق وکٹوں اور کنڈیشنز میں مہمانوں کا شکار کرتے اپنے ریکارڈ بہتر بناتی ہیں۔ پاکستان میں تو نوجوانوں کے ساتھ سینئر ٹیم کے کھلاڑیوں کو بھی ہوم گراؤنڈ پر ایک میچ بھی کھیلنے کو نہیں ملتا، ان حالات میں بھی چند پلیئرز ایسے ضرور ابھرتے ہیں جو مناسب تربیت سے خود کو انٹرنیشنل کرکٹ کے تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کے قابل ہوتے ہیں، اے ٹیموں کو زیادہ سے زیادہ کھیلنے کے مواقع فراہم کرکے مستقبل کے لیے باصلاحیت پلیئرز کی کھیپ تیار کی جاسکتی ہے۔

چند کرکٹرز کے نام بتانا چاہیں گے، جن سے مستقبل کی امیدیں وابستہ کی جاسکیں؟

ایسے باصلاحیت کھلاڑیوں کی بڑی تعداد موجود ہے لیکن میں ان کا نام لے کر توقعات کا بوجھ نہیں بڑھانا چاہتا، وقت گزرنے کے ساتھ نیا ٹیلنٹ سامنے آتا جائے گا۔

پاکستان کی پیس بیٹری میں پہلے جیسا دم خم نظر نہیں آرہا، اس کی کیا وجہ ہوسکتی ہے؟

پاکستان کا فاسٹ بولنگ میں مستقبل تاریک نہیں، بہتری کی امید رکھنا چاہیے، ہمارا مسئلہ یہ ہے کہ ہم ہر نئے فاسٹ بولر میں وسیم اکرم، وقار یونس اور شعیب اختر ڈھونڈھنے لگتے ہیں۔ موجود بولرز بھی سپر اسٹارز بننے کی بھرپور صلاحیت رکھتے ہیں لیکن انہیں وقت دینا ہوگا، ان کا ابھی سے عظیم کرکٹرز کے ساتھ موازنہ ایک خطرناک رجحان ہے، جنید خان کی رفتار اور صلاحیتیں چند مرتبہ ثابت ہوچکیں، راحت علی بہترین بولنگ ایکشن کے ساتھ گیند کو موو کرتے ہیں تو بیٹسمین کے لیے پریشانی پیدا ہوجاتی ہے مگر انہوں نے ابھی ٹیسٹ کرکٹ کھیلی ہی کتنی ہے کہ بلند توقعات وابستہ کرنی شروع کردی جائیں۔ پیسرز ہر نئے میچ کے ساتھ مزید سیکھ کر بولنگ میں نکھار لاتے

جارہے ہیں، ان کی صلاحیتوں پر اعتماد کرتے ہوئے آگے بڑھیں تو ابھی جو خلا محسوس ہوتا ہے، ایک دن پر ہوجائے گا۔ پاکستانی فاسٹ بولرز لاہور، کراچی کے علاوہ دور دراز کے شہروں سے آگے آرہے ہیں، ان کی شخصیت میں اعتماد لانا اتنا ہی ضروری ہے جتنا کھیل میں خامیاں درست کرنا، پیسرز ٹیم میں اپنی جگہ پکی کرنے تک عمل سے گزر رہے ہیں، بتدریج اس منزل کو بھی پالیں گے جس کی پاکستانی شائقین توقع کرتے ہیں۔

فٹنس مسائل پیسر محمد عرفان کے ٹیسٹ کھیلنے میں حائل ہے؟

طویل طرز کی کرکٹ میں پورے 5 دن کے کھیل میں کسی وقت بھی بولنگ کا لمبا سیشن کرنے کے لیے تیار رہنا پڑتا ہے، اگر کوئی بولر پہلے روز ہی کسی انجری کا شکار ہوجائے تو کپتان کا سارا میچ پلان ہی خراب ہوجائے گا، 50 اوورز کے کھیل میں بھی ایک بولر کسی وجہ سے ایکشن میں نہ آسکے تو اس کی کمی شدت سے محسوس ہوتی ہے، ٹیسٹ میچ میں ایک دن میں ٹیم کو 90 اوورز کروانا پڑتے ہیں، اس دوران ایک بولر کا بوجھ دوسروں کو اٹھانا پڑے تو ان کا بھی ردھم خراب ہوجاتا ہے، محمد عرفان پاکستان کرکٹ کا اثاثہ ہیں، ہم انہیں ٹیسٹ ٹیم میں شامل کرکے فٹنس مسائل کا رسک نہیں لے سکتے، ان فٹ ہونے کی صورت میں ایک روزہ اور ٹوئنٹی 20 ٹیم پر اثر پڑے گا تاہم پیسر بتدریج اس معیار کی فٹنس کی طرف بڑھ رہے ہیں جہاں سلیکٹرز اور کپتان طویل فارمیٹ کی کرکٹ میں بھی ان پر بھروسہ کرسکیں گے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے، 7 فٹ سے زائد قد اور منفرد ٹیلنٹ ہونے کے باوجود انہیں 6 سال قبل ہی موقع کیوں نہیں فراہم کردیا گیا۔ عرفان پاکستان کا سرمایہ ہے۔ اسے ٹیسٹ میچ کھیلنے کے لئے ایک دن میں 15 سے 20 اوورز کرانا ہوں گے۔

ذوالفقار بابر کا ٹیلنٹ جنوبی افریقہ کے خلاف سیریز میں کس حد تک کام آسکتا ہے؟

ذوالفقار بابر بدقسمت ہے کہ وہ ایسے دور میں آیا ہے جب عبدالرحمٰن ٹیم میں موجود ہے۔ اسپنر ایک وکٹ ٹیکر ہیں جنہوں نے ہمیشہ سخت محنت سے پرفارم کرکے سلیکٹرز کی بھرپور توجہ حاصل کی ہے، انہیں نظرانداز کرنا کسی کے لیے بھی آسان نہیں تاہم بدقسمتی ہے کہ وہ سعید اجمل اور عبدالرحمان کے دور میں منظر عام پر آئے ہیں، انہیں اب تک جتنا بھی موقع ملا، اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بھرپور تاثر چھوڑنے میں کامیاب رہے ہیں، تیسرے آپشن کے طور پر انہیں زیرغور لایا جاسکتا ہے، کسی انجری یا فٹنس مسائل کی صورت میں انہیں موقع دیئے جانے کا امکان باقی رکھا جاسکتا ہے۔ تاخیر سے انٹرنیشنل کرکٹ شروع آنے کی بے شمار مثالیں ہیں، آسٹریلوی سکواڈ میں کئی باصلاحیت کرکٹرز کی موجودگی میں مائیک ہسی جیسا اسٹار کھلاڑی بھی انتظار کی سولی پر لٹکا رہا، کبھی کبھی آپ کو بھرپور پرفارم کرنے اور سلیکٹرز کی توجہ حاصل کرنے کے باوجود بھی موقع کا منتظر رہنا پڑتا ہے، یہی پروفیشنل کرکٹر کا کام ہے، ذوالفقار بابر کی بھی ایسی ہی صورتحال ہے، ٹیسٹ سکواڈ میں شامل کیئے گئے تو کھیلنے کا موقع بھی ملے گا۔

جنوبی افریقہ کے خلاف سیریز میں جیت کے کیا امکانات دیکھتے ہیں؟

جنوبی افریقا کے خلاف متحدہ عرب امارات کی سیریز میں دو اسپنرز کے ساتھ میدان میں اتریں گے۔ اس سیریز کے لئے کھلاڑیوں کی بھرپور تیاری اور کھلاڑیوں میں جیت کے لئے بھوک ہے۔ جنوبی افریقا کے دورے میں جوہانسبرگ ٹیسٹ میں کم اسکور پر آؤٹ ہوئے جس کے بعد ٹیم اعتماد کھو بیٹھی۔ اس بار جیت کا بدلہ لینے کے لئے پرعزم ہیں۔ پروٹیز اپنے ملک میں پیس اور باؤنس پر انحصار کرتے ہیں، ان کے مہلک ہتھیار یو اے ای کی کنڈیشنز میں اتنے موثر نہیں ہوں گے، تاہم ایک مضبوط حریف کو کسی طور بھی نظرانداز نہیں کیا جاسکتا، ہم بھرپور تیاری کے ساتھ میدان میں اتریں گے، پاکستان میں کھیلنے کے مواقع نہ ہونے سے ہمیں ہوم گراؤنڈ کا اس انداز میں فائدہ نہیں ہوگا جیسے دوسری ٹیموں کو ہوتا ہے، تاہم پریکٹس میچ تیاری کیلئے خاصا مددگار ثابت ہوسکتا ہے۔ نئی سیریز کے لیے پلاننگ بھی نئے سرے سے کرنا ہوگا، حالات اور حریف مختلف ہوں گے، پروٹیز کی خوبیوں اور خامیوں کو نظر میں رکھتے ہوئے حال ہی میں ہماری ٹیم کو درپیش آنے والے مسائل سے نکل کر پرفارم کرنا ہوگا، 5 روزہ کھیل میں ہر سیشن کے لیے الگ الگ حکمت عملی تیار کرنا پڑتی ہے، ہماری پوری کوشش ہوگی کہ جو بھی پلان ہو اس میں ہر کھلاڑی اپنی ذمہ داری سے انصاف کرے۔

سچن ٹنڈولکر ریٹائر، بیٹنگ کا ٹائی ٹینک آب وتاب دکھا کر غروب ہوگیا!

دنیائے کرکٹ کے بہترین بیٹسمینوں میں سے ایک بھارت کے سچن ٹنڈولکر نے اپنے 200 ویں ٹیسٹ کے بعد ٹیسٹ کرکٹ سے ریٹائرمنٹ کا اعلان کیا ہے۔ ممبئی کے مشہور عالم "شیواجی پارک" سے طلوع ہونے والا سورج پوری آب وتاب دکھا کر اسی شہر کے وانکھیڈے اسٹیڈیم میں غروب ہوجائے گا۔ کرکٹ کے آفتاب کا وقت غروب آگیا، ویسٹ انڈیز سے 2 میچز کی سیریز کے بعد بھارتی تاج کا کوہ نور ماضی میں گم ہوجائے گا، تقریباً چوتھائی صدی تک کرکٹ پر راج کرنے والے ماسٹر بلاسٹر نے رخصتی کی تیاری کرلی، عہد ساز سچن ٹنڈولکر اپنا 200 واں ٹیسٹ میچ ویسٹ انڈیز کے خلاف نومبر میں ممبئی کے وانکھیڈے اسٹیڈیم میں اپنے ہوم کراؤڈ کے سامنے کھیلیں گے۔ بھارتی کرکٹ بورڈ کی جانب سے کہا گیا ہے کہ ٹنڈولکر نے بی سی سی آئی کے صدر سے رابطہ کرکے انہیں اس فیصلے سے آگاہ کیا۔ گزشتہ کچھ عرصے سے ان کی کارکردگی میں وہ تسلسل نہیں تھا جس سے دنیا بھر میں موجود ان کے مداح توقع رکھتے ہیں۔ غیر تسلی بخش پرفارمنس کے سبب مسلسل قیاس آرائیاں کی جارہی تھیں کہ وہ ٹیسٹ میچز کی ڈبل سنچری کا سنگ میل عبور کرتے ہی کھیل سے کنارہ کش ہوجائیں گے۔ اس سلسلے میں یہ خبریں زیر گردش رہیں کہ بھارتی بورڈ حکام اور سلیکشن کمیٹی کے سربراہ نے ان سے اس متعلق بات کی ہے لیکن ہر بار اس کی تردید کی جاتی رہی۔ بھارت میں حال ہی ختم ہونے والی ٹی ٹوئنٹی چیمپینز لیگ میں بھی سچن رنز کے ڈھیر نہ لگا سکے لیکن اس کے باوجود جب بھی کرکٹ کی تاریخ لکھی جائے گی وہ ٹنڈولکر کے ذکر کے بغیر ادھوری ہوگی۔

1989 میں کراچی کے نیشنل اسٹیڈیم میں پاکستان کے خلاف ٹیسٹ ڈیبیو سے سچن ٹنڈولکر نے کامیابی کے جس سفر کا آغاز کیا وہ کئی ریکارڈز کے ساتھ ناقابل فراموش ہوگیا اور اب وہ بام عروج پر پہنچنے کے بعد تمام طرز کی کرکٹ سے ریٹائر ہوگئے۔ ٹنڈولکر نے ایک روزہ کرکٹ میں 18426 جبکہ ٹیسٹ میں 15837 رنز بنائے ہیں اور وہ دونوں طرز کی کرکٹ میں سب سے زیادہ رن بنانے والے بیٹسمین ہیں۔ اس دوران انہوں نے دونوں طرز کی کرکٹ میں ملا کر 100 سنچریاں بھی اسکور کی ہیں جن میں سے 51 ٹیسٹ میچوں اور 49 ایک روزہ میچوں میں بنیں۔ انھیں ٹیسٹ اور ون ڈے دونوں طرز کی کرکٹ میں سب سے زیادہ رنز اسکور کرنے کا اعزاز حاصل ہے۔ وہ انٹرنیشنل سنچریوں کی سنچری مکمل کرنے والے واحد بیٹسمین ہیں، سچن کی جانب سے جاری ہونے والے بیان میں کہا گیا ہے کہ 'میں نے اپنی ساری زندگی بھارت کے لیے کرکٹ کھیلنے کا خواب دیکھا تھا اور گزشتہ 24 برس سے روزانہ یہ خواب پورا ہورہا ہے۔ میرے لیے اس کھیل کے سوا زندگی کا خیال بہت مشکل ہے کیونکہ 11 برس کی عمر سے میں نے بس یہی کیا ہے۔ ان کا یہ بھی کہنا تھا کہ دنیا بھر میں کھیلنا اور بھارت کی نمائندگی کرنا ہمیشہ ان کے لیے باعثِ اعزاز رہا ہے اور اب جب کہ میں اس کھیل کو خیر باد کہہ رہا ہوں تو میں اپنی سرزمین پر 200 واں ٹیسٹ کھیلنے کی راہ دیکھ رہا ہوں۔ ٹنڈولکر نے یہ بھی کہا کہ وہ بھارتی کرکٹ بورڈ کی جانب سے مواقع فراہم کرنے اور وقت آنے پر کھیل کو خیر باد کہنے کی اجازت دینے پر شکرگزار ہیں اور ساتھ ہی ساتھ وہ اپنے خاندان کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں کہ جنہوں نے انہیں سمجھا اور برداشت کیا۔ بھارتی بیٹسمین نے اپنے مداحوں کا بھی خصوصی طور پر شکریہ ادا کیا اور کہا کہ ان کی دعاؤں کی بدولت ہی انہیں بہترین کھیل پیش کرنے کی ہمت ملی۔ ان کا کہنا ہے کہ بھارت کے لیے کھیلنا میرا بچپن کا خواب تھا، 24 برس تک اسی کے ساتھ جیتا رہا، اس کے بغیر زندہ رہنے کا تصور کرنا بھی محال ہے، اپنی سرزمین پر آخری مرتبہ کھیلنے کا منتظر ہوں، پورے کیریئر کے دوران سپورٹ کرنے اور دعاؤں میں یاد رکھنے پر پرستاروں اور چاہنے والوں کا شکر گزار ہوں۔ سچن ٹنڈولکر نے کہا کہ پوری زندگی میرا ایک ہی خواب رہا کہ اپنے ملک کیلئے کرکٹ کھیلوں اور میں اسی خواب کے ساتھ گذشتہ 24 برس سے جی رہا ہوں، میرے لیے کرکٹ کے بغیر زندہ رہنے کا تصور کرنا بھی محال ہے کیونکہ میں اس وقت سے اسے کھیل رہا ہوں جب محض 11 برس کا تھا، انھوں نے کہا کہ اپنے ملک کی دنیا بھر میں نمائندگی میرے لیے بہت بڑا اعزاز ہے، اب میں اپنی سرزمین پر 200 واں ٹیسٹ کھیلنے کا منتظر ہوں کیونکہ اس کے بعد میں کرکٹ کو الوداع کہہ دوں گا۔ ٹنڈولکر نے کہا کہ میں بھارتی کرکٹ بورڈ کا بھی شکرگزار ہوں جس نے مجھے یہ موقع فراہم کیا کہ جب میرا دل چاہے کھیل سے الگ ہوں، میں اپنی فیملی کا شکریہ ادا کرتا ہوں جس نے استقامت کا مظاہرہ کیا اور میری ذمہ داریوں کو سمجھتے رہے، اور سب سے بڑھ کر میں اپنے پرستاروں اور چاہنے والوں کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا جنھوں نے پورے کیریئر کے دوران مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھا، اسی سے مجھے طاقت ملی اور پرفارم کرنے کے قابل ہوا۔ خیال رہے کہ سچن ٹنڈولکر نے تیئس سال تک بھارت کی نمائندگی کرنے کے بعد گزشتہ برس دسمبر میں ایک روزہ کرکٹ سے ریٹائرمنٹ کا اعلان کیا تھا جبکہ چند دن قبل ہی وہ ٹی ٹوئنٹی سے ریٹائر ہوئے ہیں۔ ٹنڈولکر اپنے کیریئر میں 463 ایک روزہ میچ اور 198 ٹیسٹ میچ کھیل چکے ہیں۔ رائٹ ہینڈ بیٹسمین سچن ٹنڈولکر نے 1989 میں پاکستان کے خلاف کراچی میں ٹیسٹ ڈیبیو کیا، تب سے اب تک وہ اس فارمیٹ میں 15837 رنز اسکور کرچکے ہیں۔ وہ حالیہ کچھ عرصے میں خراب فارم سے دوچار تھے، ان کی 100 انٹرنیشنل سنچریوں میں سے 51 ٹیسٹ سنچریاں ہیں، انھوں نے آخری مرتبہ اس فارمیٹ میں تھری فیگر اننگز جنوبی افریقہ کے خلاف جنوری 2011 میں کھیلی تھی۔ سچن ٹنڈولکر نے گذشتہ برس پاکستان کے خلاف ہوم سیریز سے قبل ون ڈے ریٹائرمنٹ لی تھی، انھوں نے اپنا آخری ٹوئنٹی 20 میچ چیمپئنز لیگ میں ممبئی انڈینز کی جانب سے فائنل کی صورت میں کھیلا، وہ اس ٹیم کے ساتھ شروع سے منسلک تھے اور آخری سیزن میں آئی پی ایل اور چیمپئنز لیگ میں فتح کا حصہ رہے۔ سچن ٹنڈولکر نے کئی برس تک بھارتی ٹیم کی قیادت بھی کی مگر ان کے کیریئر کا سب سے یادگار لمحہ 2011 میں آیا جب ٹیم کو ورلڈ کپ جتوانے میں مدد دی۔ سچن ٹنڈولکر سب سے زیادہ 6 مرتبہ ورلڈ کپ ٹورنامنٹس کھیلنے والے دوسرے کرکٹر ہیں، ان سے قبل یہ اعزاز پاکستان کے عظیم بیٹسمین جاوید میانداد کو حاصل تھا۔ سچن کا 200 واں ٹیسٹ ویسٹ انڈیز کے دورہ بھارت کے دوران کھیلا جائے گا۔ یوں ایک اور ریکارڈ اس بلے باز کے نام ہوگا کیونکہ ان سے قبل ٹیسٹ تاریخ کا کوئی بھی کھلاڑی 200 ٹیسٹ میچز کا سنگ میل عبور نہیں کرسکا۔ 40 سالہ سچن تنڈولکر نے نومبر 1989ء میں کراچی کے نیشنل اسٹیڈیم کراچی سے اپنے ٹیسٹ کیریئر کا آغاز کیا اور پھر 90ء کی دہائی کے اوائل ہی میں بھارتی ٹیم کا جزولاینفک بن گئے۔ سچن درجنوں ریکارڈز کے حامل ہیں، اس وقت بھی ان کے پاس سب سے زیادہ ٹیسٹ رنز، سب سے زیادہ ون ڈے رنز، سب سے زیادہ ٹیسٹ سنچریاں، سب سے زیادہ ون ڈے سنچریاں، سب سے زیادہ ٹیسٹ نصف سنچریاں، سب سے زیادہ ون ڈے نصف سنچریاں، سب سے زیادہ ٹیسٹ چوکے، سب سے زیادہ ون ڈے چوکے، ون ڈے کی پہلی ڈبل سنچری، سب سے زیادہ مین آف دی میچ ایوارڈز، ورلڈ کپ ٹورنامنٹس میں سب سے زیادہ رنز، کسی واحد ورلڈ کپ میں سب سے زیادہ رنز، سب سے زیادہ ٹیسٹ

اورسب سے زیادہ ون ڈے میچز، ون ڈے میں سب سے طویل شراکت داری جیسے ریکارڈز ہیں۔ اپنے پہلے ٹیسٹ میں ٹنڈولکر صرف 15 رنز بنا کر وقار یونس کی گیند پر کلین بولڈ ہو گئے تھے، یہ وقار کا بھی پہلا ٹیسٹ تھا لیکن اس سیریز میں نوجوان سچن ٹنڈولکر نے عمران خان، وسیم اکرم اور وقار کی برق رفتار گیندوں کا جس جواں مردی سے مقابلہ کیا اس نے ان کے تابناک مستقبل کا پتہ دے دیا تھا۔ سیریز کے سیالکوٹ میں کھیلے گئے ٹیسٹ میں عمران خان کا باؤنسر نوعمر ٹنڈولکر کی ناک پر لگا زخم سے خون جاری ہو گیا لیکن انہوں نے طبی امداد لینے سے انکار کرتے ہوئے بیٹنگ جاری رکھی عظیم بھارتی بلے باز سچن تنڈولکر کے ٹیسٹ کرکٹ سے ریٹائرمنٹ کے اعلان نے بھارت–ویسٹ انڈیز سیریز کو اہم ترین سیریز بنا دیا ہے۔ گو کہ ماضی کی 'کالی آندھی' کی میں اب پہلے والی تندی، تیزی اور قوت نہیں رہی، اس لیے بھارت کو خود کے میدانوں پر زیر کرنا اس کے بس کی بات نظر نہیں آتی۔ یہی وجہ ہے کہ سیریز کا نتیجہ متوقع ہے اور اس کی اہمیت اتنی زیادہ نہیں سمجھی جا رہی۔ لیکن سچن کی ریٹائرمنٹ کے اعلان نے اس 'کم اہمیت' کی حامل سیریز میں گویا نئی روح پھونک دی ہے اور اب سب کو شدت سے انتظار ہے کہ سیریز کا آغاز اور 14 نومبر سے دوسرے ٹیسٹ کا آغاز ہو جس میں سچن آخری بار ٹیسٹ کھیلنے کے لیے میدان میں اتریں گے۔ چیمپئن بیٹسمین اب تک 198 ٹیسٹ کھیل چکے ہیں جن میں انھوں نے 53.86 کے تناسب سے 15 ہزار 837 رنز اسکور کیے ہیں۔ طویل مدت سے سب سے زیادہ رنز بنانیوالے ٹنڈولکر نے پانچ روزہ فارمیٹ میں 51 سنچریاں بنائی ہیں۔ ایک روزہ میچز اور ٹوئنٹی 20 سے ریٹائرڈ ہونیوالے ٹنڈولکر 50 اوورز کے 463 گیمز میں 44.83 کے تناسب سے 18 ہزار 426 رنز اسکور کر چکے ہیں۔ اس دوران انھوں نے 49 سنچریاں بنائی ہیں۔ ٹنڈولکر کی یادگار سنچریوں کی فہرست تو خاصی طویل ہیں مگر ان میں سے یہاں پر صرف چند کا ذکر کیا جا رہا ہے، آسٹریلیا کے خلاف 22 اپریل 1998 کو شارجہ میں ٹنڈولکر نے 143 رنز کی عمدہ اننگز کھیلی، انھوں نے 131 گیندوں کا سامنا کرتے ہوئے 5 چھکے اور 9 چوکے جڑ کر بھارت کو ٹورنامنٹ کے فائنل میں پہنچایا۔ ریت کے طوفان کے باعث بھارت کو اس میچ میں نظر ثانی شدہ ہدف ملا تھا جس کے تحت اسے کامیابی کیلئے 276 اور فائنل میں جگہ بنانے کیلئے 46 اوورز میں 237 رنز بنانے کی ضرورت تھی جہاں ایک طرف فضا میں ریت اڑ رہی تھی وہیں ٹنڈولکر نے بھی صحرائی طوفان کا روپ دھار کر کینگرو اٹیک کی دھجیاں بکھیر دی تھیں۔ 23 مئی 1999 کو برسٹول میں کینیا کے خلاف 140 کی اننگز اس لیے بھی یادگار رہے کہ انھوں نے یہ کارنامہ ممبئی میں اپنے والد کی آخری رسومات میں شرکت کے چند روز بعد انجام دیا تھا، انھوں نے راہول ڈریوڈ (104) رنز کے ساتھ تیسری وکٹ کیلئے 237 رنز کی ناقابل شکست شراکت قائم کی تھی 24 فروری 2010 کو ٹنڈولکر نے جنوبی افریقہ کے خلاف گوالیار میں ون ڈے میچ میں ڈبل سنچری اسکور کرنے والے پہلے بیٹسمین کا کارنامہ انجام دیا، جب انھوں نے یہ اننگز تراشی اس وقت وہ 37ویں سالگرہ سے صرف چند ماہ کی دوری پر تھے مگر اس کے باوجود انھوں نے نوجوانوں سے بڑھ کر کھیل پیش کیا بعد میں ون ڈے میں سب سے زیادہ انفرادی اننگز کا ریکارڈ سہواگ نے توڑ دیا تھا۔ 16 مارچ 2012 کو ایشیا کپ میں بنگلہ دیش کے خلاف 114 رنز کی اننگز اس لیے یادگار ہے کہ اس کے ذریعے انھوں نے انٹرنیشنل کرکٹ میں سنچریوں کی سنچری مکمل کی تھی، دلچسپ بات یہ ہے کہ بھارت یہ مقابلہ ہار گیا تھا۔ سچن ٹنڈولکر نے تمام طرز کی بین الاقوامی کرکٹ میں 100 سنچریاں بنا رکھی ہیں جن میں سے 53 سنچریاں ان میچز میں ہیں جن میں فتوحات حاصل ہوئی، 25 ہارے گئے میچز میں، 20 ایسے مقابلوں میں جو کسی نتیجے تک نہیں پہنچے، 1 برابر میں اور ایک بے نتیجہ میں۔ ٹنڈولکر کی آخری فتح گر سنچری آسٹریلیا کے خلاف اکتوبر 2010 میں بنگلور میں بنائی گئی جب انہوں نے 214 رنز بنائے تھے، ایک روزہ میں ان کی آخری فتح گر سنچری بھی وہ تاریخی ڈبل سنچری اننگز تھی جب انہوں نے فروری 2010 میں جنوبی افریقہ کے خلاف گوالیار میں 200 رنز کی ناقابل شکست اننگز کھیلی تھی۔ مجموعی طور پر تمام طرز کی بین الاقوامی کرکٹ میں رکی پونٹنگ نے سب سے زیادہ فاتحانہ سنچریاں بنا رکھی ہیں۔ یعنی 52 میچز میں 55 سنچریاں۔ اب ہم الگ الگ طرز کی کرکٹ میں جائزہ لیتے ہیں۔ ٹیسٹ میں آسٹریلوی بلے بازوں کا پلڑا بھاری ہے۔ رکی پونٹنگ کی 30 سنچریاں جیتے ہوئے میچز میں بنائی گئیں (27 ٹیسٹ مقابلوں میں) اسٹیو واہ نے 24 ٹیسٹ میں 25 سنچریاں اور سر ڈان بریڈمین اور میتھیو ہیڈن نے 22 ٹیسٹ مقابلوں میں 23 سنچریاں بنائیں۔ جنوبی افریقہ کے جیک کیلس نے 20 ٹیسٹ مقابلوں میں 21 سنچریاں اور ٹنڈولکر نے 20 ٹیسٹ میچز میں 20 سنچریاں بنا رکھی ہیں۔ اس کے بعد تین بیٹسمین ایک ہی پوزیشن پر آتے ہیں۔ انضمام الحق، کمار سنگا کارا اور گریم اسمتھ، جنہوں نے 17، 17 فتح گر سنچریاں بنا رکھی ہیں 17، 17 ٹیسٹ مقابلوں ہی میں۔ ایک روزہ میں ٹنڈولکر نے 33 فاتحانہ سنچریاں بنائی ہیں۔ پونٹنگ نے 25، سنتھ جیا سوریا نے 24 اور سارو گنگولی نے 18 سنچریاں ان مقابلوں میں بنائیں جن میں ان کی ٹیم کو جیت نصیب ہوئی۔ ایڈم گلکرسٹ، ڈیسمنڈ ہینز، برائن لارا اور سعید انور کی ایک روزہ میں 16، 16 فتح گر سنچریاں ہیں۔ سچن ٹنڈولکر نے تمام طرز کی بین الاقوامی کرکٹ میں 100 سنچریاں بنا رکھی ہیں، جن میں سے 53 سنچریاں ایسے میچز میں ہیں جن میں ان کی ٹیم کو فتح نصیب ہوئی۔ باقی 25 سنچریاں شکست خوردہ مقابلوں میں، 20 ڈرا میں، ایک ٹائی اور ایک بے نتیجہ میچ میں رہیں۔ ٹنڈولکر کی آخری فاتحانہ سنچری 214 رنز کی باری تھی جو کہ آسٹریلیا کے خلاف اکتوبر 2010 میں بنگلور ٹیسٹ میں بنائی گئی۔ ایک روزہ میں بھی سچن کی آخری فاتحانہ سنچری ڈبل سنچری ہی تھی جو جنوبی افریقہ کے خلاف 24 فروری 2010 کو گوالیار میں بنائی گئی۔ 200 رنز کی یہ ناقابل شکست اننگز ایک روزہ کرکٹ تاریخ کی پہلی ڈبل سنچری بھی تھی۔ سچن نے آسٹریلیا کے خلاف 20 انٹرنیشنل سنچریاں بنا رکھی ہیں، سری لنکا کے خلاف ان کی سنچریوں کی تعداد 17 اور جنوبی افریقہ کے خلاف 12 ہے۔ سچن رمیش ٹنڈولکر نے اپنے بین الاقوامی کیریئر کا آغاز 1989 میں کراچی کے مقام پر پاکستان کے خلاف میچ سے کیا اور تقریباً 24 سال پر محیط کیریئر میں بلے بازی کے کئی ریکارڈز توڑے اور متعدد نئے ریکارڈز کو جنم دیا۔ ایک روزہ کرکٹ میں ڈبل سنچری ہو یا پھر سنچریوں کی سنچری، لٹل ماسٹر بیٹنگ کے میدان میں ہر لحاظ سے مرد میدان رہے اور اب ویسٹ انڈیز کے خلاف دو سو ٹیسٹ میچز کے ساتھ وہ ایک اور ریکارڈ اپنے نام کر لیں گے۔ سچن کو اب تک سب سے زیادہ 198 ٹیسٹ میچز کھیلنے والے چکے ہیں جس میں انہوں نے 53.86 کی اوسط سے 15837 رنز اسکور کئے ہیں جس میں 51 سنچریاں اور 67 نصف سنچریاں شامل ہیں۔ ہندوستانی عوام کی نظر میں کرکٹ کے اس دیوتا کو ٹیسٹ کرکٹ میں سب سے زیادہ رنز اور سنچریاں اسکور کرنے کا اعزاز حاصل ہے جبکہ وہ 15 ہزار ٹیسٹ رنز بنانے والے دنیا کے پہلے کھلاڑی بھی ہیں۔ ٹنڈولکر نے سال 1997، 1999، 2001، 2002، 2008 اور 2010 میں ایک کیلنڈر ایئر کے دوران سب سے زیادہ یعنی چھ بار ایک ہزار یا اس سے زائد رنز بنانے کا اعزاز بھی حاصل کیا۔ وہ ایک اننگز میں ڈیڑھ سو یا اس سے زیادہ رنز سب سے زیادہ بار بنانے والے کھلاڑی ہونے کے ساتھ ساتھ غیر ملکی زمین پر بھی سب سے زیادہ رنز اور سب سے زیادہ سنچریاں بنانے والے کھلاڑی ہیں۔ ٹنڈولکر نے غیر ملکی سرزمین پر 29 سنچریاں اور 8 ہزار سے زائد رنز اسکور کیے ہیں۔ سچن ان کھلاڑیوں میں بھی شامل ہیں جنہوں نے ٹیسٹ کھیلنے والے ہر ملک کے خلاف سنچریاں اسکور کیں جبکہ سچن ٹنڈولکر کو ٹیسٹ اور ون ڈے کرکٹ میں مجموعی طور پر 100 سنچریاں سکور کرنے کا منفرد اعزاز حاصل ہے۔ لیکن اس عالمی شہرت یافتہ بلے باز کو ہندوستان کی کپتانی راس نہ آئی اور ان کے دور قیادت میں ہندوستان کو زیادہ تر ناکامی کا سامنا رہا، سچن نے 25 ٹیسٹ میچز

میں ہندوستان کی کپتانی کی جن میں سے صرف چار میں کامیابی اور 9 میں بلو شرٹس کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا جبکہ 12 ٹیسٹ ڈرا ہوئے۔ ٹنڈولکر کو 73 ایک روزہ میچز میں بھی قیادت کے فرائض انجام دینے کا اعزاز حاصل ہے تاہم اس میں بھی وہ کوئی خاطر خواہ کامیابی حاصل نہ کر سکے، ان کی کپتانی میں ہندوستان نے 23 میچز میں فتح اور 43 میں شکست سے دوچار ہوئی جبکہ دو میچز ٹائی ہوئے اور 6 بغیر کسی نتیجے کے ختم ہو گئے۔ وہ دونوں طرز کی کرکٹ میں سو سنچریاں، 162 نصف سنچریاں اسکور کر چکے ہیں اور ان کا مجموعی اسکور 34071 ہے۔ سچن کی خدمات کے اعتراف میں گزشتہ سال ہندوستانی پارلیمنٹ کے ایوان بالا میں انہیں خصوصی نشست بھی دی گئی تھی جبکہ چند سال ہندوستانی فضائیہ نے بھی ان کی خدمات کے اعتراف میں گروپ کیپٹن کا اعزازی عہدہ دیا تھا اور وہ بغیر کسی تربیت کے یہ عہدہ حاصل کرنے والے پہلے ہندوستانی ہیں۔ بات کی جائے ایک روزہ کرکٹ کی تو اس میں بھی کوئی بھی بیٹسمین اس ہندوستانی بلے باز کا ہمسر نہیں اور یہاں بھی انہوں نے کئی عالمی ریکارڈز اپنے نام کر رکھے ہیں۔ انتالیس سالہ بلے باز نے 463 ون ڈے میچوں میں تقریباً 45 کی اوسط سے 18426 رنز اسکور کئے جس میں 49 سنچریاں اور 96 نصف سنچریاں شامل ہیں، ان کا اننگز کا بہترین اسکور 200 ناٹ آؤٹ ہے۔ انہیں ایک روزہ کرکٹ میں سب سے زیادہ رنز، سنچریاں اور نصف سنچریاں اسکور کرنے کا اعزاز حاصل ہے۔ سچن ایک روزہ کرکٹ میں ڈبل سنچری اسکور کرنے والے کرکٹ کی تاریخ کے پہلے کھلاڑی ہونے کے ساتھ سب سے زیادہ ون ڈے میچز کھیلنے کا ریکارڈ بھی رکھتے ہیں۔ شہرہ آفاق بلے باز کو ون ڈے انٹرنیشنلز میں سب سے زیادہ مین آف دی میچ اور مین آف دی ٹورنامنٹ ایوارڈ جیتنے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ ٹنڈولکر نے ایک روزہ میچز میں 62 بار مین آف دی میچ جبکہ 17 بار مین آف دی سیریز کا ایوارڈ اپنے نام کیا جبکہ انہوں نے ورلڈ کپ میں بھی سب سے زیادہ مین آف دی میچ کے ایوارڈ حاصل کیے۔ سچن نے ایک روزہ میچز میں بھی سب سے زیادہ چھ بار ایک کیلنڈر ریئر کے دوران ہزار رنز بنانے کا اعزاز اپنے نام کر رکھا ہے، انہوں نے 1994، 1996، 1997، 1998، 2000 اور 2003 میں یہ کارنامہ انجام دیا تھا۔ سچن نے 2011 سے قبل پانچ ورلڈ کپ ٹورنامنٹس میں انڈیا کی نمائندگی کی تاہم کسی بھی ایونٹ میں بلو شرٹس ٹرافی اپنے نام نہ کر سکے تاہم 2011 میں دھونی کی زیر قیادت ان کا یہ خواب بھی پورا ہو گیا۔ سال 2011 کے ورلڈ کپ کے فائنل میں انڈین ٹیم نے سری لنکا کو فائنل میں شکست دے کر عالمی چیمپیئن بننے کا اعزاز حاصل کیا تھا اور ٹنڈولکر نے بھی اس فتح میں اپنا کردار بھرپور طریقے سے ادا کیا تھا، عظیم بلے باز نے سیمی فائنل میں پاکستان کیخلاف 86 رنز کی اننگ کھیل کر اپنی ٹیم کو فائنل تک رسائی دلائی تھی۔ سچن ٹنڈولکر اور شعیب اختر کی رقابت بہت مشہور تھی سچن تنڈولکر اور شعیب اختر نے ایک دوسرے کے مقابل 9 ٹیسٹ میچز کھیلے ہیں۔ ان 9 ٹیسٹ مقابلوں میں دونوں ٹیموں نے 3،3 جیتے جبکہ 3 ٹیسٹ بغیر کسی نتیجے تک پہنچے ختم ہوئے۔ ان مقابلوں میں سچن نے 41.60 کی اوسط سے 416 رنز بنائے اور ایک مرتبہ سنچری بھی بنائی۔ انہوں نے مجموعی طور پر ان مقابلوں میں 12 اننگز کھیلیں اور 10 بار آؤٹ ہوئے جن میں سب سے زیادہ یعنی 3 مرتبہ وہ شعیب اختر کے ہاتھوں آؤٹ ہوئے۔ باقی ان مقابلوں میں کوئی گیند باز انہیں ایک سے زیادہ بار آؤٹ نہیں کر سکا۔ شعیب نے پہلی بار سچن کو 1999 کے کولکتہ ٹیسٹ میں صفر پر بولڈ کیا تھا، دوسری بار 2004 میں کھیلے گئے راولپنڈی ٹیسٹ میں انہیں محض 1 رن پر وکٹوں کے پیچھے آؤٹ کروایا اور تیسری بار 2006 میں فیصل آباد ٹیسٹ میں بھی وکٹوں کے پیچھے کامران اکمل نے ان کا کیچ تھاما۔ اس اننگز میں انہوں نے 14 رنز بنائے مذکورہ 9 ٹیسٹ مقابلوں میں شعیب اختر نے کل ملا کر 27 وکٹیں حاصل کی تھیں اب ایک روزہ میں صورتحال دیکھتے ہیں پاکستان اور بھارت نے 19 ایسے ایک روزہ بین الاقوامی مقابلے کھیلے جن میں سچن اور شعیب اپنی اپنی ٹیموں میں شامل تھے۔ 10 ایک روزہ میں بھارت جیتا جبکہ 9 پاکستان نے جیتے۔ ان 19 مقابلوں میں سچن نے 45.47 کے اوسط سے 864 رنز بنائے جس میں ایک سنچری اور 5 نصف سنچریاں شامل تھیں اور شعیب اختر نے ان 9 میچز میں سب سے زیادہ یعنی 27 وکٹیں لیں جن میں پانچ مرتبہ سچن کو آؤٹ کرنا بھی شامل ہے۔ حیران کن طور پر ان تمام پانچوں مقابلوں میں بھارت کو فتح نصیب ہوئی۔ بھارتی کرکٹ بورڈ کے جنوبی افریقا سے آئندہ دورے پر پیدا ہونے والے اختلافات کے بعد ویسٹ انڈیز کو دو ٹیسٹ میچز کے لیے مدعو کیا گیا۔ اس اچانک طے کی جانے والی سیریز کے بعد مبصرین یہ کہنے لگے کہ بورڈ نے سچن ٹنڈولکر کو ہوم گراؤنڈز پر اپنے تماشائیوں کے سامنے 200 ٹیسٹ مکمل کرنے اور کھیل کو خیرباد کہنے کا موقع دیا ہے۔ لیکن حکام کی جانب سے اس سے متعلق کوئی وضاحت کبھی نہیں کی گئی البتہ اب یہ بات کافی حد تک درست ثابت ہو چکی ہے۔ اب تک کھیلے گئے 198 ٹیسٹ مقابلوں میں سچن ٹنڈولکر نے 15 ہزار 837 رنز بنائے ہیں اور وہ ویسٹ انڈیز کے خلاف سیریز میں ممکنہ طور پر 16 ہزار ٹیسٹ رنز کا ہندسہ عبور کر سکتے ہیں۔ اب سچن کو الوداع کہنے کے لیے بھارت کے شائقین کرکٹ مکمل طور پر تیار رہیں گے اور ان کے آخری ٹیسٹ میں شاید میدان میں تل دھرنے کی بھی جگہ نہیں ہو۔

کیریئر ریکارڈز

فارمیٹ	میچز	اننگز	رنز	بہترین	اوسط	100	50	کیچز
ٹیسٹ	198	327	15837	248*	53.86	51	67	115
ون ڈے	463	452	18426	200*	44.83	49	96	140
ٹی ٹوئنٹی	1	1	10	10	10.00	-	-	1
بالنگ	اننگز	بالز	رنز	وکٹیں	بہترین	اوسط	اکنامی	4w
ٹیسٹ	142	4198	2461	45	3/10	54.68	3.51	0
ون ڈے	270	8054	6850	154	5/32	44.48	5.10	6
ٹی ٹوئنٹی	1	15	12	1	1/12	12.00	4.80	0

دنیائے کرکٹ کا بے تاج بادشاہ: سچن ٹنڈولکر!

ہندوستان کے تمام نیوز چینلز ملک کی سب سے بڑی سیاسی جماعت کے چشم و چراغ اور ہندوستان کے اگلے ممکنہ وزیراعظم راہول گاندھی کی گفتگو دکھا رہے تھے کہ اسی دوران یکدم تمام ہی ٹی وی چینلز پر بریکنگ نیوز کی صورت میں وہ خبر نشر ہوئی جو دنیا بھر کے شائقین کرکٹ شاید کبھی سننا پسند نہ کرتے، جی ہاں یہ خبر سچن ٹنڈولکر کا ٹیسٹ کرکٹ سے ریٹائر ہونے کا اعلان تھا۔ دس ماہ قبل ایک روزہ کرکٹ سے ریٹائرمنٹ کا اعلان کرنے والے دنیائے کرکٹ کے مایہ ناز بلے باز اور ریکارڈ ساز ہندوستانی کھلاڑی سچن ٹنڈولکر نے بالآخر ٹیسٹ کرکٹ سے کنارہ کشی کا فیصلہ کر لیا ہے اور اس ماہ ویسٹ انڈیز کے خلاف دوسرے ٹیسٹ میچ کے ساتھ ہی اس عظیم بلے باز کے کیریئر کا ایک اور ریکارڈ کے ساتھ اختتام ہو جائے گا۔ ہندوستانی ٹیم ہوم گراؤنڈ پر ویسٹ انڈیز کے خلاف دو ٹیسٹ میچز کی سیریز کھیلے گی جو نہ صرف ٹنڈولکر کا 200 واں ٹیسٹ ہوگا بلکہ یہ کرکٹ میں آخری موقع ہوگا جب شائقین انہیں ہندوستان کی نمائندگی کرتے دیکھیں گے۔ ایک موقع پر ایک کرکٹ کمنٹیٹر نے ٹنڈولکر کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے انہیں مہاتما گاندھی کے بعد ہندوستان کی سب سے بڑی شخصیت قرار دیا تھا۔ ویسے تو دنیا کا ہر کرکٹر ٹنڈولکر کی عظمت کا معترف ہے تاہم ٹنڈولکر کی تعریف کیلئے کرکٹ کے عظیم ترین کھلاڑی اور آسٹریلین لیجنڈری بلے باز سر ڈان بریڈمین کے یہ الفاظ ہی کافی ہیں جو انہوں نے اپنی بیوی سے کہے تھے۔ انیس سو چھیانوے میں سر ڈان بریڈمین اپنے ٹیلیویژن پر ورلڈ کپ کا میچ دیکھ رہے تھے اور یہ پہلا موقع تھا جب انہوں نے ٹنڈولکر کو کھیلتے ہوئے دیکھا۔ اس موقع پر انہوں نے اپنی بیوی کو کمرے بلایا اور ٹنڈولکر کی تکنیک اور بلے بازی کے اسٹائل کو دیکھتے ہوئے جو الفاظ کہے وہ خود ٹنڈولکر کیلئے کسی اعزاز سے کم نہیں۔ بریڈمین نے کہا تھا کہ "میں نے آج تک خود کو کھیلتے ہوئے نہیں دیکھا تاہم مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ نوجوان بالکل اسی طرح کھیلتا ہے جیسے میں کھیلتا تھا"۔ ریٹائرمنٹ کا اعلان کرنے والے بھارتی اسٹار سچن ٹنڈولکر پر پاکستان کی جانب سے بھی محبتوں کے پھول نچھاور کر دیئے گئے۔ انھیں الوداع کہتے ہوئے کپتان مصباح الحق اور منیجر معین خان نے کارناموں پر خراج تحسین ادا کیا، سابق کرکٹرز جاوید میانداد، محسن خان اور راشد لطیف نے بھی ٹنڈولکر

کی ستائش میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ کپتان مصباح الحق نے کہا کہ ٹنڈولکر بہت بڑے کھلاڑی اور لیجنڈ ہیں، ان کے جیسے ماضی میں کوئی کھیلتے دکھائی نہیں دیا، جب وہ ریٹائر ہوئے تو ہم ایک عظیم کھلاڑی سے محروم ہو جائیں گے، ان کے جانے سے ایک بڑا خلا پیدا ہوگا۔ انھوں نے مزید کہا کہ میں بھارتی اسٹار کے مستقبل کیلیے نیک خواہشات رکھتا ہوں، کرکٹ کیلئے خدمات پر ہم ان کا جتنا بھی شکریہ ادا کریں وہ کم ہے، ہر کوئی ان کی کمی محسوس کرے گا۔ سابق پاکستانی کپتان اور موجودہ منیجر معین خان نے کہا کہ میں جب بھی ٹنڈولکر کیخلاف کھیلا وہ یادگار رہا، کبھی ہم انھیں جلدی آوٹ کر لیتے تو کبھی وہ ہمارے خلاف رنز کرتے، وہ سب کیلیے ایک مثال اور ہر کسی کو تحریک دلانے کا باعث بنتے ہیں، انھیں حیرت انگیز صلاحیتوں کا حامل ہی قرار دیا جا سکتا ہے، ا؟ ئندہ 10 صدیوں میں بھی کوئی تمام فارمیٹس میں ان کی طرح طویل عرصے نہیں کھیل سکتا۔ دوسری جانب سابق قائد اور موجودہ ڈی جی پاکستان کرکٹ بورڈ جاوید میانداد نے کہا کہ ٹنڈولکر کو بھارتی کرکٹ میں رول ماڈل کی حیثیت حاصل رہی، اسی وجہ سے آج ہمیں وہاں اعلیٰ معیار کے بیٹسمین نظر آرہے ہیں۔ سابق کپتان راشد لطیف نے کہا کہ وکٹ کیپر کی حیثیت سے میں ان کی خداداصلاحیتوں کا معترف ہوں، ان کے اسٹروکس قابل دید ہوا کرتے تھے، سابق چیف سلیکٹر محسن حسن نے کہا کہ ٹنڈولکر کی ریٹائرمنٹ سے انٹرنیشنل کرکٹ ایک اچھے بیٹسمین سے محروم ہو گئی، ان جیسے بیٹسمین مشکل سے ہی پیدا ہوتے ہیں۔ پاکستانی سپر اسٹار شاہد خان آفریدی نے کہا کہ سچن ٹنڈولکر نے تین دہائیوں تک عالمی کرکٹ پر راج کرنے کے بعد باعزت ریٹائرمنٹ لی ہے۔ میں اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتا ہوں کہ میں نے سچن کے ساتھ کرکٹ کھیلی۔ وہ میرے آل ٹائم گریٹ ہیروز میں سے ایک ہیں۔ نوجوان نسل کے لئے سچن رول ماڈل تھے۔ سابق کپتان نے کہا ٹنڈولکر کو مدتوں عالمی کرکٹ مس کرے گی، انہوں نے بلاشبہ ہر فارمیٹ میں راج کیا۔ ان کی شخصیت سحر انگیز ہے۔ وہ ورلڈ کلاس کھلاڑی اور سب سے بڑھ کر اچھے انسان ہیں۔ ان کی شخصیت غیر متنازع ہے اور ان میں انکساری کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ شاہد آفریدی نے کہا کہ مجھے ان کی بیٹنگ دیکھ کر اچھا لگتا تھا۔ میں نے ان سے مل کر ہمیشہ اچھا محسوس کیا۔ ان کی کئی اننگز یادگار ہیں۔ پاکستان کے خلاف وہ خصوصی توجہ سے کھیلتے تھے۔ بلاشبہ سچن ٹنڈولکر فائٹر ہیں۔ انہوں نے کہا کہ انہوں نے اپنے مستقبل کے حوالے سے جو فیصلہ کیا وہ درست ہے میری تمام تر نیک خواہشات لٹل ماسٹر کے لئے ہیں۔

دنیا کے بہترین بلے باز سچن ٹنڈولکر کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے دنیا کے بہترین امپائر علیم ڈار کا کہنا ہے کہ سچن نوجوان نسل کے لئے قابل تقلید ہیں وہ جتنے بڑے کرکٹر ہیں اتنے ہی بڑے انسان بھی۔ علیم ڈار نے کہا 'امپائر کا کوئی بھی پسندیدہ کرکٹر نہیں ہوتا کیونکہ وہ میدان میں غیر جانبدار رہ کر فیصلے دیتا ہے لیکن جب میں امپائرنگ نہیں کرتا اسوقت سچن ٹنڈولکر میرے بہترین بیٹسمینوں میں سے ایک ہوتے ہیں۔' علیم ڈار کا کہنا ہے 'یوں تو امپائرز ہر وقت کھیل پر مکمل توجہ مرکوز کیے ہوتے ہیں لیکن کچھ بیٹسمین ایسے ہوتے ہیں جب وہ بیٹنگ کرتے ہیں تو امپائرز کو زیادہ توجہ دینی پڑتی ہے۔ بحیثیت امپائر میں اسوقت بہت زیادہ چوکس رہا ہوں جب سچن کریز پر ہوں کیونکہ مجھے یہ احساس رہتا ہے کہ کوئی غلط فیصلہ نہ ہوجائے۔' علیم ڈار کہتے ہیں 'سچن سے جب بھی بات کرنے کا موقع ملا میں نے ان میں ہمیشہ انکساری دیکھی اور کبھی بھی یہ احساس نہیں ہوا کہ وہ کئی عالمی ریکارڈز کے مالک ہیں۔' علیم ڈار کو یقین ہے کہ سچن ٹنڈولکر کے کچھ ریکارڈز کبھی نہیں ٹوٹ پائیں گے۔ 'کرکٹ اب بہت تیز ہوگئی ہے اور کرکٹرز کے کیریئر بھی طویل نہیں رہے جیسا کہ سچن نے 24 سال تک کرکٹ کھیلی اس لئے مجھے لگتا ہے کہ سچن کے چند ریکارڈز قائم رہیں گے۔' سچن ٹنڈولکر کی انٹرنیشنل کرکٹ میں آمد پر بھارتی مبصرین انہیں مستقبل کا سنیل گواسکر قرار دیتے تھے۔ دونوں کو ہی لٹل ماسٹر کہا گیا لیکن کوئی نہی جانتا تھا کہ جلد ہی چھوٹے سے قد کے حامل ٹنڈولکر لٹل ماسٹر سے ماسٹر بلاسٹر بن جائیں گے اور بیٹنگ کے عالمی ریکارڈز پر اجارہ داری قائم کرلیں گے۔ ممبئی کے اس عظیم سپوت کی ریٹائرمنٹ پر بھارت کے پہلے لٹل ماسٹر گواسکر نے انہیں زبردست طریقے سے خراج تحسین پیش کیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ اس بات کا تصور بھی محال تھا کہ کوئی کھلاڑی ایسے کلاسیکل انداز اور بے رحمانہ جارحیت سے بیٹنگ کی بلندیوں کو سر کر سکتا ہے لیکن سچن نے یہ کر دکھایا۔ کرکٹ کی کتاب میں موجود ہر اسٹروک پر انہیں کمال کمان حاصل ہے۔ انگلش بیٹسمین کیون پیٹرسن نے اپنے پیغام میں انہیں کرکٹ کا غیر متنازع بادشاہ قرار دیا۔ بھارت کے سابق کپتان محمد اظہر الدین کہتے ہیں کہ سچن ٹنڈولکر نے ہمیں فخر کرنے کے لیے بہت کچھ دیا، ان کا کیریئر کبھی فراموش نہیں کیا جا سکے گا۔ جنوبی افریقی کپتان گریم اسمتھ کے مطابق جتنا دباؤ سچن ٹنڈولکر پر ہوتا اس میں ہمیشہ بہترین کارکردگی پیش کرنا شاندار کارنامہ ہے۔ ان کا کیریئر اور نجی زندگی بے داغ ہے جس کا کریڈٹ سچن کے ساتھ ان کی فیملی کو بھی جاتا ہے۔ سابق انگلش کپتان مائیکل وان کہتے ہیں کہ وہ کرکٹ کھیلنے کے لیے ہی پیدا ہوئے ہیں۔ سابق ویسٹ انڈین فاسٹ بولر نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا ان کے شاندار اسٹروک اور جاندار دفاع ہمیشہ یاد رہے گا، اپنے کھیل سے ہمیں لطف اندوز کرنے کا شکریہ۔ بھارتی کرکٹ بورڈ کے صدر این سری نواسن نے کہا کہ جتنی خدمت بھارت کی سچن ٹنڈولکر نے کی ہے یہ اعزاز کسی اور کے حصے میں نہیں آسکا۔ عالمی شہرت یافتہ سابق انگلش امپائر ڈکی برڈ نے کہا کہ میں نے بریڈمین کو بھی کھیلتے دیکھا ہے میں سمجھتا ہوں کہ سچن ٹنڈولکر کی بیٹنگ عظیم ترین آسٹریلین کرکٹر سے بہت زیادہ مشابہت رکھتی ہے۔ برطانوی میڈیا نے ریٹائرمنٹ کا اعلان کرنے والے سچن ٹنڈولکر کو زبردست الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا ہے، ان کے کارناموں پر انہیں سپر ہیرو قرار دیا ہے اور انہیں ٹینس سپر اسٹار راجر فیڈرر اور عظیم ترین فٹ بال پیلے جیسے القابات سے پکارا ہے۔ سابق آسٹریلوی کپتان گریگ چیپل نے انکشاف کیا کہ سچن ٹنڈولکر توہم پرستی کی حد تک اپنے معمولات پر کاربند رہتے ہیں۔ انھوں نے 2 برس تک بھارتی ٹیم کی کوچنگ کے فرائض نبھائے اور ٹنڈولکر کے حوالے سے کئی باتوں سے آگاہ ہیں، ان کا کہنا ہے کہ ٹنڈولکر اپنی بیٹنگ اور بیٹ کے حوالے سے کافی مضطرب مزاج واقع ہیں، وہ اپنے بیٹ کو صاف کرنے میں کئی گھنٹے صرف کر دیتے ہیں، ٹنڈولکر کو دوران میچ اپنے بیٹ میں کسی قسم کا نقص دیکھنا پسند نہیں اور اگر ایسا ہو جائے تو وہ اضطراب کا شکار ہو جاتے ہیں، وہ ہمیشہ ایک ہی جیسے انداز میں میچ کی تیاری کرنا پسند کرتے ہیں، مثال کے طور پر ان کی خواہش ہوتی ہے کہ انھیں ایک ہی شخص یکساں انداز میں بیٹنگ پریکٹس کرائے۔

رانا نوید الحسن، انٹرنیشنل کیریئر سے دلبرداشتہ، ریٹائرمنٹ کا فیصلہ

ٹیسٹ کرکٹر رانا نوید الحسن نے اپنے انٹرنیشنل کیریئر سے دلبرداشتہ ہوکر ریٹائرمنٹ کا فیصلہ کرلیا ہے 35 سالہ رانا نوید الحسن نے 2010 کے دورہ آسٹریلیا میں پاکستان کی آخری بار نمائندگی کی تھی۔ سیریز کے اختتام پر پاکستان کرکٹ بورڈ نے جو تحقیقاتی کمیٹی قائم کی تھی اس نے ایک ٹی ٹوئنٹی میچ میں میڈن اوور کھیلنے پر ان کے بارے میں شکوک وشبہات ظاہر کئے تھے۔ اس کے بعد سے رانا نوید کو خاموشی سے سائیڈ لائن کردیا گیا تھا۔ رانا نوید نے 9 ٹیسٹ 74, ون ڈے انٹرنیشنل اور چار ٹی ٹوئنٹی میں پاکستان کی نمائندگی کی تھی۔ وہ باقاعدگی سے انٹرنیشنل لیگز اور قومی ٹورنامنٹ کھیلتے ہیں۔ رانا نوید الحسن وہ ہرفن مولا کھلاڑی ہے جس کی جگہ کے لئے عبدالرزاق، شعیب ملک اور اظہر محمود کے ساتھ مقابلہ ہوا تباہ کن 2003 کے ورلڈ کپ کے بعد شارجہ میں ان کا ڈیبیو ہوا کچھ کچھ متاثر کن ابتدائی پرفارمنس کے باوجود اس کی جگہ ٹیم میں بنتی رہی نظم وضبط کے مسائل کے باعث شعیب اختر کی جگہ انہیں کھلایا جاتا رہا پاکستان ٹیم میں وہ ون ڈے اسپیشلسٹ بالر کی حیثیت میں اپنا کردار بخوبی نبھاتے رہے، وہ تیز رفتاری کے باعث وہ اپنی مرضی سے ریورس سوئنگ اور یارکر کرانے میں مہارت رکھتے تھے رفتار کی تبدیلی کی ایک اور مفید ہتھیار تھی۔ عمدہ لائن اور لینتھ کے ساتھ بالنگ کرانا ان کا ہی کارنامہ تھا۔ ٹیسٹ کرکٹ میں ان کی نمائندگی برائے نام تھی لیکن وہ ون ڈے انٹرنیشنل میں ٹیم کا مستقل حصہ بنے رہے۔ 06-2005 میں انگلینڈ کے خلاف ان کی کارکردگی کافی متاثر کن رہی تاہم 2006 میں گروئن انجری نے ان کی ٹیم میں واپسی میں مشکلات پیدا کیں جبکہ اس دوران عمر گل کی صورت میں گرین شرٹس کو ایک اور پیسر مل گیا تھا۔ تاہم رانا نوید کو سسیکس کاؤنٹی نے معاہدہ دیکر ان کی حوصلہ افزائی کی، گوکہ عمر گل کی انٹری نے ان کی ٹیم میں شمولیت کی کاوشیں کم کردی تھیں مگر گرین شرٹس کو اب بھی ایک ایسے فاسٹ بالر کی تلاش تھی جوکہ ورلڈ کپ میں اختتامی لمحات میں رنز کا بہاؤ روک سکے۔ 2007 کے ورلڈ کپ میں ان کی ٹیم میں دوبارہ واپسی ہوئی مگر وہ بھی زیادہ دیرپا نہ تھی لیکن سسیکس کا ساتھ ان کی رفاقت تاحال جاری تھی۔ رانا نوید لوئر آرڈر میں بھی ایک اچھے ہٹر کی حیثیت میں کارگر مانے جاتے تھے۔ بہت کم لوگوں کو پتہ ہوگا کہ وہ ایک وکٹ کیپر بیٹسمین کی حیثیت میں سامنے آئے تھے جبکہ کیریئر کی ابتدا انہوں نے ہاکی پلیئر کی حیثیت میں کی تھی۔ 2007 میں ورلڈ کپ میں ویسٹ انڈیز کے خلاف افتتاحی میچ میں انہیں اپنی ناقص کارکردگی کی قیمت چکانا پڑی اور ابوظہبی اور اسکاٹ لینڈ کے دوروں پر انہیں ٹیم سے ڈراپ کردیا گیا تاہم قابل ذکر امر یہ رہا کہ انہیں 2007 میں سینٹرل کنٹریکٹ سے نوازا گیا جوکہ ٹیم میں نہ ہونے کے باوجود ایک حیرت انگیز بات تھی۔ انہیں اس کے ساتھ ساتھ یارکشائر نے بھی دوسالہ کنٹریکٹ دیا ان کی ایک غلطی یہ رہی کہ انہوں نے متنازعہ انڈین کرکٹ لیگ میں شرکت کی جس کے پی سی بی نے ان پر اور دیگر کھلاڑیوں پر بین لگایا، تاہم پابندی ہٹنے کے بعد انہیں دوبارہ ٹیم میں کال کیا گیا 2009 کے آخر میں انہیں آسٹریلیا کے ٹور کے لئے ٹیم میں شامل کیا گیا لیکن اس کے بعد عامر آصف اور عمر گل کے ٹرائیکا نے ان کی ٹیم میں واپسی کے تمام دروازے بند کردیئے۔ اس کے بعد رانا نوید کاؤنٹی میچز تک محدود ہوگئے اور یہ سلسلہ تاحال جاری ہے۔

(حسام نسیم)

کیریئر ریکارڈز: (بیٹنگ)

فارمیٹ	میچز	اننگز	رنز	بہترین	اوسط	4s	6s	کیچز
ٹیسٹ	9	15	239	42*	19.91	32	5	3
ون ڈے	74	51	524	33	15.87	38	16	16
ٹی ٹوئنٹی	4	2	18	17*	18.00	0	2	2

کیریئر ریکارڈز (بالنگ)

فارمیٹ	بالز	رنز	وکٹیں	بہترین	اوسط	اکنامی	4w	5w
ٹیسٹ	1565	1044	18	3/30	58.00	4.00	0	0
ون ڈے	3466	3221	110	6/27	29.28	5.57	6	1
ٹی ٹوئنٹی	85	101	5	3/19	20.20	7.12	0	0

رانا نوید الحسن کا پروفائل

تاریخ پیدائش، 28 فروری 1978 (شیخوپورہ)

نمایاں ٹیمیں، پاکستان، الائیڈ بینک، ڈربی شائر، ڈھاکہ گلیڈی ایٹر، ہرفورڈ شائر، ہوبارٹ ہیوریکینز، آئی سی ایل پاکستان، لاہور بادشاہ، لاہور، ایم سی سی کلب، پاکستان کسٹمز، شیخوپورہ کرکٹ ایسوسی ایشن، سیالکوٹ کرکٹ ایسوسی ایشن، سیالکوٹ اسٹالینز، سسیکس، تسمانیہ، واپڈا، یارک شائر

بیٹنگ اسٹائل، سیدھے ہاتھ کے بلے باز

بالنگ اسٹائل، رائٹ آرم میڈیم فاسٹ

پہلا ٹیسٹ، بمقابلہ سری لنکا بمقام کراچی 28 اکتوبر تا یکم نومبر 2004

آخری ٹیسٹ، بمقابلہ جنوبی افریقہ بمقام سینچورین 11 تا 15 جنوری 2007

پہلا ون ڈے انٹرنیشنل، بمقابلہ سری لنکا بمقام شارجہ 4 اپریل 2003

آخری ون ڈے انٹرنیشنل، بمقابلہ آسٹریلیا بمقام پرتھ 31 جنوری 2010

پہلا ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل، بمقابلہ انگلینڈ بمقام برسٹل 28 اگست 2006

آخری ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل، بمقابلہ آسٹریلیا بمقام میلبورن 5 فروری 2010

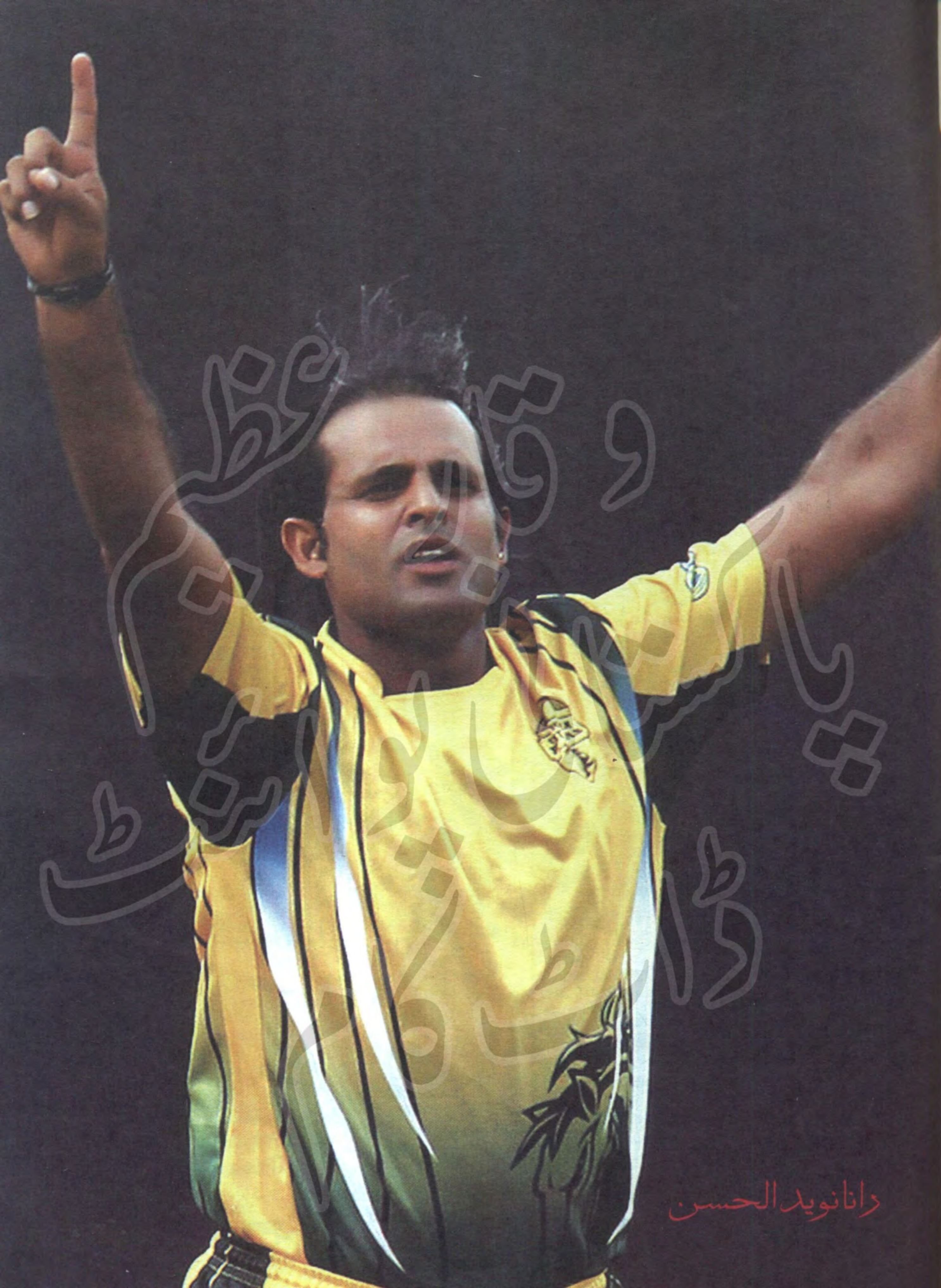

رانا نوید الحسن

اپنی فٹنس اور فارم کا کھلاڑی کو خود پتہ ہوتا ہے ویرات کوہلی

بھارت کے معروف بلے باز ویرات کوہلی ان دنوں اپنے ہیئر سٹائل، بیباک رائے اور اشتہارات کی وجہ سے بحث میں ہیں۔ گزشتہ دنوں وہ مشہور کمپنیوں کی تشہیر کے سلسلے میں نئی دہلی آئے تھے. اسی دوران انھوں نے صحافیوں سے لے کر پروگرام کے منتظمین اور نوجوان بچوں کے سوالات کے جوابات دیئے۔ ویرات کوہلی نے ایسے سوالات کے جوابات بھی دیے جن پر بولنے سے آج کل بڑے کھلاڑی بھی ٹال مٹول کرتے ہیں۔ تال کٹورا اسٹیڈیم میں جب ایک خاتون صحافی نے ان سے پوچھا کہ آج کل ٹی وی اور فلم سٹار سے زیادہ آپ کے اشتہارات آتے ہیں تو آپ کرکٹ اور اشتہار تا دونوں کو کیسے مینج کر پاتے ہیں؟ ویرات کوہلی کا کہنا تھا ’دونوں کو مینج کرنا کافی مشکل ہوتا ہے کیونکہ میرا بھی دل کرتا ہے کہ دوستوں کے ساتھ گھوموں اور خاندان کے لیے وقت دوں‘۔ انھوں نے کہا ’اب میدان پر اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرنے کا ثواب اگر اشتہار کے طور پر ملتا ہے تو ان کو مکمل کرنے کے لیے وقت دینا ہی پڑے گا‘۔ ایک سوال پر کہ انوشکا شرما کے ساتھ رقص کرنا کیسا لگا تو وراٹ نے فوراً کہا ’نارمل لگا، ڈانس کرنا مجھے اچھا لگتا ہے‘۔

بالوں کی نئے انداز کے بارے میں پوچھنے پر ویرات نے کہا ’ایسا تو میں نے پہلے بھی کئی بار کیا ہے لیکن اب دو لوگوں نے مونچھیں رکھ لیں تو مونچھوں کا رجحان بن گیا، بھارتی ٹیم ایک ینگ ٹیم ہے تو ایسے ہیئر سٹائل تو آتے ہی رہیں گے‘۔ سچن تندولکر کی ٹی ٹوئنٹی کرکٹ فارم کے بارے میں ان کا کہنا تھا کہ کسی بھی کھلاڑی کی فارم کو ٹی ٹوئنٹی، ون ڈے یا ٹیسٹ میچ کی بنیاد پر پیمانے کے طور پر قائم نہیں کیا جا سکتا ہے انھوں نے کہا ’اپنی فٹنس اور فارم کا کھلاڑی کو خود پتہ ہوتا ہے اور میں تو دوسروں کی باتوں پر زیادہ توجہ نہیں دیتا اور دوسرے پروفیشنل کھلاڑی بھی ایسا ہی کرتے ہوں گے‘۔

خرم منظور خود کو منوانے میں کامیاب ہو گیا!

عالمی نمبر ایک جنوبی افریقہ کے خلاف سیریز کے آغاز سے قبل ہمیشہ کی طرح پاکستان کی بیٹنگ اہلیت موضوع بحث تھی خصوصاً اوپننگ کے حوالے سے، جسے اننگز کے ابتدائی لمحات میں دنیا کے بہترین گیند بازوں کا سامنا کرنا تھا۔ لیکن ابوظہبی میں نوجوان خرم منظور اور شان مسعود نے پہلے ہی دن تمام تجزیوں اور تبصروں کو غلط ثابت کر دیا اور پہلی وکٹ پر 135 رنز کی زبردست شراکت داری قائم کر کے پاکستان کو ابوظہبی ٹیسٹ میں بہترین پوزیشن پر پہنچایا۔ دوسرے روز صبح جنوبی افریقہ کو 249 رنز پر ٹھکانے لگانے کے بعد جب دونوں بلے باز میدان میں اترے تو خرم منظور 9 ٹیسٹ میچز کا تجربہ بھرپور انداز میں استعمال کرنے اور شان مسعود اپنی پہلی ٹیسٹ اننگز کو یادگار بنانے کے خواہشمند تھے اور درحقیقت دونوں نے کمال ہی کر دیا۔ دنیا کے نمبر ایک باؤلر ڈیل اسٹین کو ابتدائی 5 اوورز میں 31 رنز مارنے والے ان دونوں بلے بازوں نے گزشتہ روز پاکستانی باؤلنگ کے وار سہنے والے جنوبی افریقہ کو سنچری شراکت داری کے ذریعے بالکل ہی پچھلے قدموں پر دھکیل دیا۔ یہ ڈیڑھ سال سے زیادہ کے عرصے کے بعد کسی پاکستانی اوپننگ جوڑی کی پہلی سنچری شراکت داری تھی۔ آخری مرتبہ جنوری 2012ء میں متحدہ عرب امارات میں ہی انگلستان کے خلاف تاریخی سیریز کے اولین ٹیسٹ میں محمد حفیظ اور توفیق عمر نے 114 رنز کی رفاقت قائم کی تھی جس کے بعد پاکستان کی اوپننگ جوڑی کے مسائل ایک مرتبہ پھر عروج پر پہنچ گئے یہاں تک کہ پاکستان نے گزشتہ 7 مقابلوں میں 6 مختلف جوڑیوں کو آزمایا اور سب ہی ناکام رہے۔ ذکر کریں ٹیسٹ کے ہیرو خرم منظور کا، جنہوں نے 198 گیندوں پر 11 چوکوں کی مدد سے اپنے ٹیسٹ کیریئر کی پہلی سنچری بنائی۔ عالمی نمبر ایک جنوبی افریقہ کے خلاف اور عید کے دن سنچری بنانا انہیں تاعمر یاد رہے گا۔ ویسے بھی یہ دس سال بعد جنوبی افریقہ کے خلاف کسی بھی پاکستانی اوپنر کی پہلی سنچری تھی۔ آخری مرتبہ یہ کارنامہ عمران فرحت نے اکتوبر 2003ء کے فیصل آباد ٹیسٹ میں 128 رنز کی اننگز کھیل کر انجام دیا تھا۔ دوسرے دن کے اختتام تک خرم 244 گیندوں پر 14 چوکوں کی مدد سے 131 رنز بنا کر ناقابل شکست تھے اور انہیں جنوبی افریقہ کے خلاف کسی بھی پاکستانی بلے باز کی طویل ترین اننگز کا ریکارڈ قائم کرنے کے لیے صرف 5 مزید رنز کی ضرورت تھی جو کہ انہوں نے دوسرے دن توڑ ڈالا۔ یہ ریکارڈ معروف آل راؤنڈر اظہر محمود کے پاس تھا جنہوں نے فروری 1998ء میں جوہانسبرگ ٹیسٹ میں 136 رنز کی یادگار باری کھیلی تھی۔ گزشتہ سیزن میں ہزار سے زائد رنز بنانے کے علاوہ کراچی کو قائداعظم ٹرافی جتوانے والے خرم منظور کو زمبابوے کے دورے کے لیے تیسرے اوپنر کی حیثیت سے شامل کیا تو یہی لگ رہا تھا کہ شاید اس دورے پر بھی خرم منظور کو موقع نہ مل سکے لیکن پھر حالات نے پلٹا کھایا اور پھر سب کچھ خرم کے حق میں ہوتا چلا گیا۔ پاکستان کی ڈومیسٹک کرکٹ کے بہترین اوپنرز میں سے ایک سمجھے جانے والے خرم منظور نے 2009 میں سری لنکا کے خلاف اپنا ڈیبیو کیا تھا، انھوں نے دوسرے ٹیسٹ میچ میں 59 ناٹ آؤٹ بنائے لیکن مہمان ٹیم کی بس پر دہشت گردوں کے حملے کے بعد سیریز منسوخ کر دی گئی۔ انھوں نے آسٹریلیا کے خلاف ہوبارٹ ٹیسٹ میں مشکل وقت میں 77 رنز اسکور کیے لیکن بعد میں سلیکٹرز نے انہیں تکنیکی کمزوریوں کی وجہ سے نظر انداز کر دیا تھا، تاہم وہ ایک بار پھر ٹیم میں جگہ بنانے میں کامیاب ہو گئے۔ کچھ عرصہ پہلے تک پاکستان کو محمد حفیظ اور توفیق عمر کی شکل میں ایک عمدہ اوپننگ جوڑی میسر تھی۔ یہ جوڑی ٹوٹنے کے بعد ناصر جمشید اور عمران فرحت نے بھی اننگز کا آغاز کیا اور مختلف اوپنرز کی ناکامی کے بعد خرم منظور کو ٹیم میں آنے کا موقع مل گیا جبکہ عمران فرحت نے دورے سے اپنا نام واپس لیا تو خرم منظور ساڑھے تین برس بعد دوبارہ ٹیسٹ کھیلنے میں کامیاب ہوا اور اب محمد حفیظ کے ڈراپ ہونے کے بعد خرم منظور چند دنوں کے فرق سے اب پاکستان کا سینئر اوپنر بن چکا ہے جس نے جنوبی افریقہ کے خلاف پہلے ہی ٹیسٹ میں اپنی کیریئر کی اولین سنچری داغ ڈالی۔ چند دن پہلے کی بات ہے کہ ٹی وی چینلوں پر متحدہ عرب امارات کے خلاف پریکٹس میچ میں ''دو باریاں'' لینے والے خرم منظور کا چرچا منفی انداز میں ہو رہا تھا اور بہت سے لوگوں کی خواہش تھی کہ پروٹیز کے خلاف پاکستان 'اے' کی طرف سے نصف سنچریاں اسکور کرنے والے شان مسعود اور احمد شہزاد کو ابوظہبی میں پہلے مقابلے میں ٹیسٹ کیپ دے دی جائے مگر ٹیم انتظامیہ نے حالیہ دورہ زمبابوے کے آخری ٹیسٹ میں دو مرتبہ نصف سنچریاں بنانے والے خرم منظور کو برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا اور اب کیریئر کی پہلی سنچری بنانے والا یہی بلے باز ٹی وی چینلز کی آنکھوں کا تارا بن چکا ہے۔

ابوظہبی میں خرم کی سنچری اننگز اب نہ صرف انہی چینلوں پر جھلکیوں کی صورت میں دکھائی دیتی ہے بلکہ ڈیل اسٹین کے غصے کے جواب میں خرم منظور کے ''ہوائی بوسے'' کو بھی بارہا پیش کیا گیا۔ موسم کے ساتھ رنگ بدلنے والے ٹی وی چینلز تو ایک دن کسی کو زیرو بنا دیتے ہیں تو دوسرے روز اسے ہیرو کے روپ میں پیش کرتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ خرم منظور کے لیے جنوبی افریقہ کے خلاف یہ سیریز بہت اہم تھی۔ اگر خرم منظور کے کیریئر پر نگاہ ڈالی جائے تو اندازہ ہوتا ہے کہ ان کے کیریئر کا زیادہ تر حصہ خود کو منوانے کی جدوجہد میں ہی گزرا ہے۔ اکثر اوقات قسمت کی خرابی نے اس عمدہ اوپنر کو بین الاقوامی کرکٹ میں قدم جمانے سے دور رکھا۔ خرم منظور کی بیٹنگ کی سب سے اچھی بات ان کا اعتماد لگتا ہے جو میچ کی صورتحال، اپنی پوزیشن اور مخالف ٹیم کے باؤلنگ اٹیک سے ہرگز مرعوب نہیں ہوتا۔ اس کا پہلا مظاہرہ خرم نے 2008ء میں اپنے ون ڈے ڈیبیو پر زمبابوے کے خلاف نصف سنچری اسکور کرتے ہوئے کیا تھا اور پھر اگلے میچ میں ویسٹ انڈیز کے بالرز بھی خرم کو 69 رنز بنانے سے نہ روک سکے۔ لیکن قسمت کی ستم ظریفی دیکھئے کہ ٹیسٹ ڈیبیو پر 27 رنز کی اننگز کھیلنے کے بعد خرم منظور نے دوسرے ٹیسٹ میں ابھی 59 رنز بنائے تھے کہ لاہور میں سری لنکن ٹیم پر دہشت گردوں کے حملے نے اس ٹیسٹ اور سیریز کا خاتمہ کر دیا اور یوں خرم ایک بڑی اننگز کھیلنے سے محروم رہ گئے۔ پھر دورہ سری لنکا کے آخری ٹیسٹ میں 93 رنز کی اننگز کھیلنے کے بعد ایک مرتبہ پھر بدقسمتی آڑے آ گئی اور یہ نوجوان 7 رنز کی کمی سے سنچری کے اعزاز سے محروم ہو گیا۔ جنوری 2010ء میں خرم منظور نے آسٹریلیا کے خلاف ہوبارٹ میں 77 رنز کی اننگز اور کریز پر پانچ گھنٹے طویل قیام کے ذریعے پاکستان کی شکست ٹالنے کی کوشش کی مگر قومی ٹیم آسٹریلیا کے دورے سے شکستوں کے انبار لے کر واپس آئی۔ نتیجہ ٹیم میں بڑے پیمانے پر تبدیلیاں اور ان تبدیلیوں کی زد میں باصلاحیت خرم بھی رگڑے میں آ گئے۔ اُس وقت کے چیف سلیکٹر محسن خان نے خراب تکنیک کا حامل بیٹسمین کہہ کر ڈراپ کر دیا۔ اب جنوبی افریقہ کے خلاف سنچری اننگز کھیل کر خرم منظور نے اپنی تکنیک اور ٹمپرامنٹ کو ثابت کر دکھایا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اپنے ناقدین کو بھی بغلیں جھانکنے پر مجبور کر دیا ہے۔ ممکن ہے کہ کسی کو ''ذاتی'' طور پر خرم منظور پسند نہ ہو لیکن چار برسوں سے پہلی ٹیسٹ سنچری کا انتظار کرنے والے اس نوجوان کی صلاحیتوں کو تسلیم کرنا ہوگا جس نے گزشتہ کئی سال ٹیم سے باہر رہتے ہوئے بھی خود کو گرنے نہیں دیا حالانکہ اس دوران پاکستانی اوپنرز کی کارکردگی میں جھول بھی دکھائی دیا اور تیسرے اوپنر کی جگہ بھی نکلتی رہی لیکن خرم کو موقع نہ دیا گیا۔ 2010ء کے دورہ انگلستان کی محرومی کے بعد خرم منظور نے چند ماہ ویسٹ انڈیز میں 'اے' ٹیم کیلئے تین اننگز میں دو سنچریاں اور ایک نصف سنچری اسکور کی مگر قسمت کراچی کے اس اوپنر کی یاوری نہ کر سکی۔ کہا جاتا ہے کہ تیز گیند باز نہ صرف کھیل کے میدان میں بلکہ ذاتی زندگی میں کافی غصیلی طبیعت کے مالک ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اکثر کھیل کے قوانین کو توڑتے ہوئے دوسرے کھلاڑیوں پر جملے کستے اور بدتمیزی کر بیٹھتے ہیں۔ ویسے تو اس کی کئی ایک مثالیں دی جا سکتی ہیں لیکن حالیہ واقعہ پاکستان اور جنوبی افریقہ کے درمیان کھیلے جانے پہلے ٹیسٹ میچ میں پیش آیا کہ جب پروٹیز گیند باز ڈیل اسٹین نے پاکستانی اوپنر خرم منظور کو گیند مارنے کی کوشش کی۔ میچ کے پہلے اور دوسرے روز کافی تگ و دو کے باوجود وکٹ حاصل نہ کر پانے کی وجہ سے تیز گیند باز غصہ میں آ گئے اور اسی عالم میں انہوں نے پاکستانی اوپنر کا نشانہ لے کر گیند پھینکی۔ جواباً سنچری اننگ کھیلنے والے خرم منظور نے اشتعال میں آئے بغیر نہ صرف اگلی دونوں گیندوں پر انتہائی تحمل مزاجی کا مظاہرہ کیا بلکہ ڈیل اسٹین کے غصہ کا بہت ہی پیار جواب بھرا دیا۔

(محارب نسیم)

بوتھا کے بولنگ ایکشن پر پھر شکوک

سابق جنوبی افریقی آل راؤنڈر جوہان بوتھا کا بولنگ ایکشن پھر شکوک کی زد میں آ گیا۔31 سالہ کرکٹر ساؤتھ آسٹریلیا کے کپتان بھی ہیں، وکٹوریہ کے

خلاف میچ میں ان کے ایکشن پر شک ظاہر کیا گیا جس میں انہوں نے 9 اوورز میں بغیر کوئی وکٹ لیے 39 رنز دیے تھے۔ بوتھا کے بولنگ ایکشن کا اب غیر جانبدار ماہرین سے تجزیہ کرایا جائے گا۔ اس وقت تک انھیں بدستور کرکٹ کھیلنے اور بولنگ جاری رکھنے کی اجازت حاصل ہوگی۔2006 میں سڈنی میں جنوبی افریقہ کی جانب سے ٹیسٹ ڈیبیو کے بعد ہی ان کے بولنگ ایکشن کی رپورٹ ہوگئی جس پر آئی سی سی نے بولنگ کرنے پر پابندی عائد کردی تھی۔ اسی سال وہ کلیئر ہوئے مگر 2009 میں پورٹ ایلزبیتھ میں آسٹریلیا کے خلاف ہی کھیلے جانے والے ایک ون ڈے میچ میں پھر ان کی رپورٹ ہوگئی تھی، اس وقت ان کی دوسرا ڈلیوری زد میں آئی اور انھیں اس طرح کی گیند کرنے سے روک دیا گیا۔

جڑواں بھائی انگلش ٹیم کے دروازے پر دستک دینے لگے

جڑواں بھائی جیمی اور کریگ اوورٹن انگلش کرکٹ ٹیم کے دروازے پر دستک دینے لگے، دونوں نے اپنی کاؤنٹی سمرسٹ کے ساتھ مزید تین برس کے لیے معاہدہ کرلیا۔19 سالہ اوورٹن برادرن انگلینڈ لائنز کی جانب سے کھیل چکے جبکہ جیمی کو آسٹریلیا کے خلاف ون ڈے سیریز کیلئے اسکواڈ میں شامل کیا گیا تھا مگر الیون میں جگہ بنانے کا موقع نہیں مل سکا، سمرسٹ کے ڈائریکٹر آف

کرکٹ ڈیو ناس ورتھی کا کہنا ہے کہ اوورٹن برادران نے کاؤنٹی کی اکیڈمی میں ہی گریجویشن کی اور 2012 میں ڈیبیو کیا، ہم ان 2 ہیروں کو اپنے پاس محفوظ کرکے کافی خوش ہیں، دونوں سے ہی کافی توقعات وابستہ کی جارہی ہیں، اس لیے اب یہ ان پر ہی منحصر ہے کہ اپنے پاؤں زمین پر رکھتے ہوئے صرف کھیل پر توجہ مرکوز رکھیں۔ جیمی نے کہا کہ میں کلب سے طویل مدت تک ساتھ نبھانے میں دلچسپی رکھتا ہوں، ہم اس نئی ڈیل پر کافی خوش ہیں۔

سینئر کرکٹرز نے ایک بار پھر معاوضوں پر تشویش ظاہر کردی

سینئر پاکستانی کرکٹرز نے ایک بار پھر معاوضوں پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ ان کے مطابق جونیئرز کو مشکلات سے بچانے کیلئے سینٹرل کنٹریکٹ پر دستخط کا کڑوا گھونٹ پی لیا تھا تاہم صورتحال پر اب بھی افسوس ہوتا ہے، کرکٹ کے میدانوں کی رونقیں اور پی سی بی میں مال و دولت کی ریل پیل کھلاڑیوں کے دم سے ہی ہے تاہم سہولتوں سے فائدہ اٹھانے میں بورڈ حکام پیش پیش ہیں۔ دورۂ انگلینڈ پر روانگی سے قبل قومی کرکٹرز سے خاموشی

سے معاہدوں پر دستخط کرا لیے تھے، عام طور پر پہلے میڈیا کو فہرست جاری کر کے بعد میں سائن کرائے جاتے تھے مگر اب اس کے برعکس کام کیا جاتا ہے۔ پلیئرز کو صرف ایک صفحہ دیا جاتا جس پر لکھا ہوتا ہے ''میں اچھی طرح پڑھنے کے بعد کنٹریکٹ پر دستخط کر رہا ہوں''۔ رواں سال بھی بورڈ کسی اضافے کے موڈ میں نہ تھا مگر مصباح اور محمد حفیظ کے قائل کرنے پر ماہانہ تنخواہوں میں 15 فیصد اور ٹیسٹ میچ فیس میں 50 ہزار روپے کا اضافہ کیا گیا۔ مہنگائی کی تازہ لہر نے ایک بار پھر سینٹرل کنٹریکٹ کے زخم ہرے کردیے، کیمپ میں موجود کئی سینئر کرکٹرز نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر گفتگو کی، انھوں نے کم معاوضوں پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں معاہدے پیش کرتے ہوئے پہلے معاملات غیر ضروری طور پر تاخیر کا شکار کیے جاتے ہیں، پھر کوئی بھی دورہ شروع ہونے سے قبل عین وقت پر کنٹریکٹ قبول کرنے کو کہا جاتا ہے، کیریئر کے آغاز میں ہی تنازعات میں پڑنا جونیئرز کیلئے مناسب نہیں ہوتا۔ لہذا زیادہ تر نوجوان کرکٹرز کی بڑی تعداد پہلے ہی دستخط کر چکی تھی، اس لیے انھیں مشکلات سے بچانے کیلئے کسی لمبی بحث میں پڑنے کے بجائے ہمیں بھی کڑوا گھونٹ پینا پڑا تاہم صورتحال پر افسوس ہوتا ہے، کرکٹ کے میدانوں کی رونقیں اور پی سی بی میں مال و دولت کی ریل پیل کھلاڑیوں کے دم قدم سے ہے تاہم سہولیات سے فائدہ اٹھانے میں حکام پیش پیش ہیں، صرف دفتر میں بیٹھ کر کام کرنے والے بورڈ ملازمین تو آسائشیں، گاڑیاں، موبائل فون، گھر کا کرایہ تک وصول کرتے اور ماہانہ لاکھوں کے اخراجات کرتے ہیں، کرکٹرز کی فلاح و بہبود کی بات آئے تو ان کو سانپ سونگھ جاتا ہے، انھوں نے توقع ظاہر کی کہ حکومت کی طرف سے بورڈ میں بطور سیکریٹری تقرری پانے والے امیر طارق زمان غیر ضروری ملازمین کی چھانٹی کرنے کے ساتھ کرکٹرز کے مسائل حل کرنے پر بھی توجہ دینگے۔

سچن ٹنڈولکر کو ریٹائرمنٹ پر مجبور کرنے کی اطلاعات مسترد

بھارتی کرکٹ بورڈ نے سچن ٹنڈولکر کو 200 واں میچ کھیلنے کے بعد ریٹائرمنٹ پر مجبور کرنے کی اطلاعات مسترد کردیں۔ سیکریٹری سنجے پٹیل کے مطابق مستقبل کا فیصلہ سینئر بیٹسمین خود کریں گے، قبل ازیں یہ خبریں سامنے آئی تھیں کہ سلیکٹرز نے ٹنڈولکر کو عزت سے ریٹائر ہونے کا مشورہ دیا ہے، پٹیل نے کہا کہ بورڈ نے ماسٹر بیٹسمین سے ایسی کوئی بات کی نہ ہی کرے گا، وہ عظیم کھلاڑی ہیں لہٰذا انھیں کیسے ریٹائرمنٹ کا کہا جا سکتا ہے، اس حوالے سے وہ اور سلیکٹرز غور کریں گے۔ یاد رہے کہ ویسٹ انڈیز سے سیریز کا دوسرا اور آخری ٹیسٹ کھیل کر 40 سالہ سچن ٹنڈولکر میچز کی ڈبل سنچری مکمل کرلیں گے۔

بھارت نے ٹائٹل اسپانسر شپ حقوق 2 کروڑ روپے فی میچ کے عوض فروخت کر دئیے

بھارتی کرکٹ بورڈ نے 2013-14 سیزن میں ہوم انٹرنیشنل و ڈومیسٹک مقابلوں کیلئے سیریز ٹائٹل اسپانسر شپ حقوق اسٹار انڈیا اور ای ایس پی این سافٹ ویئر کو فروخت کردیئے۔ یہ ڈیل بنیادی قیمت فی انٹرنیشنل میچ 2 کروڑ روپے کے عوض ہی ہوئی، معاہدہ اکتوبر 2013 سے مارچ 2014 تک جاری رہے گا، اس میں بھارت کی آسٹریلیا اور ویسٹ انڈیز سے ہوم سیریز سمیت ڈومیسٹک مقابلے شامل ہوں گے، یاد رہے کہ سابقہ اسپانسر بھارتی ایئرٹیل نے 2010 سے مارچ 2013 تک جاری رہنے والے معاہدے میں توسیع سے گریز کیا تھا جس کی وجہ سے تازہ ٹینڈرز جاری کیے گئے، سابقہ کنٹریکٹ سے بی سی سی آئی کو ہر انٹرنیشنل میچ کے 3.33 کروڑ روپے ملتے تھے۔

ٹیم میں شمولیت سے کیریئر بچ گیا' مونٹی پانیسر

انگلینڈ کے اسپن بالر مونٹی پانیسر نے کہا ہے کہ ایشز سیریز کے سکواڈ میں شامل ہونے سے ان کا کیریئر بچ گیا ہے۔31 سالہ مونٹی پانیسر پر اگست میں

برائٹن کے ایک شراب خانے میں محافظوں کے ساتھ جھگڑے کے بعد پولیس نے جرمانہ عائد کیا تھا اور اس واقعہ کے بعد ان کا کیریئر خطرے میں پڑ گیا تھا۔بائیں ہاتھ سے بالنگ کرنے والے مونٹی پانیسر نے اتوار کو دی میل کو بتایا کہ میں آپ کو بتا نہیں سکتا کہ میں ٹیم میں شامل ہونے پر کتنا پرجوش ہوں۔انھوں نے کہا ایک کرکٹر اور ایک انسان کے طور پر مجھے اس کی ضرورت تھی اور یہ میرے لیے ایک ناقابل یقین حوصلہ ہے۔انھوں نے مزید کہا کہ برائٹن کے شراب خانے میں پیش آنے والے واقعے پر وہ بہت شرمندہ ہیں۔مونٹی پانیسر نے کہا کہ انھوں نے انگلینڈ کرکٹ ٹیم کے کپتان ایلسٹر کک اور کوچ اینڈی فلاور کو فون کر کے اس واقعے کے دوران اپنے رویے پر معافی مانگی تھی۔مونٹی پانیسر کا یہ آسٹریلیا کا تیسرا دورہ ہوگا، اس سے پہلے وہ سنہ 11-2010 اور 07-2006 میں کھیلی جانے والے ایشز سیریز کے دوران آسٹریلیا کا دورہ کر چکے ہیں۔انگلینڈ کے اسپنر نے مارچ 2006 میں بھارت کے خلاف ناگپور میں اپنے ٹیسٹ کیریئر کا آغاز کیا تھا۔انھوں نے 48 ٹیسٹ میچوں میں 33.78 کی اوسط سے 164 وکٹیں حاصل کر رکھی ہیں۔

سری نواسن خود سے ہی مقابلہ کر کے بھارتی کرکٹ بورڈ کے صدر منتخب

بھارتی کرکٹ کنٹرول بورڈ کے موجودہ صدر این سری نواسن کو لگاتار تیسری بار بی سی سی آئی کا صدر منتخب کر لیا گیا ہے، انتخاب میں ان کا مقابلہ کسی سے نہیں تھا جبکہ رنجیب بسوال کو انڈین پریمیئر لیگ کا چیئرمین مقرر کر دیا گیا ہے۔چنئی میں بی سی سی آئی بورڈ کے سالانہ اجلاس میں این سری نواسن بلامقابلہ صدر کے عہدے کے لیے منتخب کیے گئے۔انہیں جنوبی زون کی تمام چھ کرکٹ ایسوسی ایشن کی حمایت حاصل تھی۔صدر کے علاوہ بورڈ کے پانچ نائب صدور کا بھی بلامقابلہ انتخاب عمل میں آیا۔ سنجے پٹیل کو بورڈ کا نیا

سیکریٹری اور انیرودھ چوہدری کو خزانچی منتخب کیا گیا۔عدالت نے سری نواسن کو انتخاب میں حصہ لینے کی اجازت تو دے دی لیکن ساتھ ہی یہ بھی ہدایت دی تھی کہ اگلے حکم تک وہ عہدہ نہیں سنبھال سکتے۔ وسط زون کے لیے کانگریس لیڈر اور مرکزی وزیر راجیو شکلا، شمالی زون کے لیے ایس بنسل، مغربی زون کے لیے روی ساونت، جنوبی زون کے لیے شیولال یادو اور مشرقی زون کے لیے چترک مترا کو نائب صدر منتخب کیے گئے بی سی سی آئی کے وسط زون کے نائب صدر سدھیر ڈابر اور مغربی زون کے نائب صدر نرنجن شاہ کو ان کے عہدوں سے ہٹا دیا گیا ہر چند کہ ان کی مدت میں توسیع کی جا سکتی تھی۔این سری نواسن بی سی سی آئی کے صدارتی انتخاب کے لیے واحد امیدوار تھے۔سری نواسن آئی پی ایل-6 میں چنئی سپر کنگز کے مالک ہیں۔ ان کے داماد گروناتھ میاپن پر آئی پی ایل میچوں میں فکسنگ کا الزام ہے۔تنازعے میں میاپن کا نام سامنے آنے کے بعد این سری نواسن کو صدر کے طور پر باقاعدہ کام کاج کرنے سے علیحدہ ہونا پڑا تھا۔اس دوران ان کی جگہ جگ موہن ڈالمیا بورڈ کی روزانہ کی ذمہ داریاں نبھا رہے تھے۔ بھارتی سپریم کورٹ نے کرکٹ بورڈ کے صدر این سری نواسن کے اختیارات بحال کر دیے۔ وہ پھر سے بھارتی کرکٹ کی بادشاہت نہ صرف سنبھالیں گے بلکہ دوسرے ممالک کو من چاہے فیصلوں کیلئے دھمکاتے بھی پھریں گے، البتہ انھیں انڈین پریمیئر لیگ کے معاملات میں مداخلت کا کوئی اختیار حاصل نہیں ہوگا۔ یہ فیصلہ بھارتی سپریم کورٹ نے سماعت میں سنایا۔اس موقع پر سپریم کورٹ کی جانب سے آئی پی ایل کے فکسنگ اسکینڈل کی تحقیقات کیلئے نیا تین رکنی پینل بھی تشکیل دیا گیا۔جسکے تمام تر اخراجات بھارتی کرکٹ بورڈ ہی اٹھائے گا، سپریم کورٹ نے گذشتہ روز اس پینل کی تجویز پیش کی تھی جس پر بی سی سی آئی نے رضامندی تو ظاہر کی مگر ساتھ میں یہ استدعا بھی کر دی کہ سری نواسن کے اختیارات بھی بحال کیے جائیں کیونکہ ان کے عہدے پر نہ ہونے سے ملکی کرکٹ کا کام ٹھپ ہو کر رہ گیا ہے۔کیس کی سماعت کرنے والے 2 رکنی بینچ میں شامل جسٹس اے کے پٹنائیک نے کہا کہ سری نواسن اپنا عہدہ سنبھال سکتے ہیں لیکن ہم نے اسکینڈل کی تحقیقات کیلیے جو پینل تشکیل دیا اس کے کام میں بھی وہ مداخلت نہیں کرینگے۔ یہ پینل چار ماہ کے اندر تحقیقات مکمل کر کے اپنی رپورٹ سپریم کورٹ کو پیش کریگا، مکمل طور پر خود مختار پینل پولیس سے ہٹ کر اپنی تحقیقات کریگا۔

اینڈریو اسٹروس نے کیون پیٹرسن سے متعلق چپ کا روزہ توڑ دیا

انگلینڈ کے سابق کپتان اینڈریو اسٹروس نے کیون پیٹرسن سے متعلق چپ کا روزہ توڑ دیا۔ان کا کہنا ہے کہ بیٹسمین نے جنوبی افریقی ٹیم کو میسج بھیج کر تمام حدیں پار کر دی تھیں، اگر انھوں نے میری کمزوروں سے حریف سائیڈ کو آگاہ کیا تو یہ ملک سے غداری تھی، میں اس پر انھیں کبھی معاف نہیں کروں گا۔ان خیالات کا اظہار انھوں نے اپنی آٹو بائیوگرافی میں کیا۔ گذشتہ برس جنوبی افریقی ٹیم کے دورہ انگلینڈ سے قبل ہی کیون پیٹرسن اور انگلش بورڈ میں تناؤ پیدا ہو چکا تھا کیونکہ ان کی صرف ون ڈے فارمیٹ سے ریٹائرڈ ہونے کی درخواست مسترد کر دی گئی تھی، جب کہ انھیں آئی پی ایل کے پورے سیزن میں ڈالر چھاپنے سے بھی روک دیا گیا تھا۔ پھر ٹیسٹ سیریز میں اچانک تنازع سامنے آیا کہ پیٹرسن نے جنوبی افریقی ٹیم کو کپتان اسٹروس اور کوچ اینڈی فلاور کے بارے میں نازیبا میسجز بھیجے اسی سیریز کے آخری ٹیسٹ سے پیٹرسن کو ڈراپ کر دیا گیا تھا جس سے ان کا کیریئر داؤ پر لگ گیا تھا تاہم وہ معافی تلافی کے بعد واپس آ گئے تھے جبکہ اسٹروس نے قیادت سے مستعفی ہونے کے ساتھ انٹرنیشنل کرکٹ سے بھی ریٹائرمنٹ لے لی تھی۔انھوں نے

اس بارے میں اپنی سوانح حیات میں کہا کہ میرے خیال میں کیون پیٹرسن نے میرے اور کوچ کے بارے میں جنوبی افریقی کھلاڑیوں کو میسجز بھیج کر تمام حدیں پھلانگ دی تھیں۔ پیٹرسن ایک روز میرے گھر پر آئے اور تمام صورتحال کی وضاحت کرنے کے ساتھ معافی بھی مانگی، میں اس معاملے پر اصولی موقف ہے کہ اگر اس نے حریف کیمپ کو یہ بتایا کہ میں کس طرح آؤٹ ہو سکتا ہوں تو یہ کھلی غداری اور میں اس کو کسی صورت معاف نہیں کر سکتا تاہم مجھے یقین ہے کہ انھوں نے ایسا کوئی میسج نہیں بھیجا ہوگا۔اینڈریو اسٹروس نے کہا کہ جب کیون پیٹرسن کو جنوبی افریقہ کے خلاف آخری ٹیسٹ سے ڈراپ کیا گیا تھا تو اس وقت مجھے کافی صدمہ ہوا میں نے اپنا سر ہاتھوں میں تھام لیا تھا کیونکہ یہ ایک طرح سے اس کے کیریئر کا اختتام دکھائی دے رہا تھا۔

کرکٹ بورڈ خواتین ٹیم پر زیادہ توجہ نہیں دے رہا، عروج ممتاز

پاکستان کی خواتین کرکٹ ٹیم مخصوص چہروں پر مشتمل ایک دستہ ہے، جہاں کوئی کارکردگی دکھائے یا نہ دکھائے، ٹیم میں اس کی جگہ برقرار رہتی ہے۔ شاید مردوں کی طرح یہاں بھی پلیئر پاور کا راج ہے جس کی وجہ سے نئے اور باصلاحیت کھلاڑیوں کو ٹیم میں شامل نہیں کیا جاتا اور اگر کر بھی لیا جائے تو

بیچارے سیر سپاٹے کرکے ہی واپس آجاتے ہیں، میدان میں کھیل کے لیے نہیں لائے جاتے۔اس حوالے سے پاکستان کی خواتین کرکٹ ٹیم کی سابق کپتان عروج ممتاز کا کہنا ہے کہ واقعتاً طویل عرصے سے قومی خواتین ٹیم میں مخصوص چہرے ہی موجود ہیں اور گزشتہ دو سالوں کے نتائج کے اعداد وشمار بھی دیکھ لیے جائیں تو کہانی سامنے آجاتی ہے کہ کون سے کھلاڑی بغیر کسی کارکردگی کے ٹیم میں جگہ مضبوط کیے بیٹھے ہیں عروج ممتاز کا کہنا تھا کہ شاید قومی کرکٹ بورڈ خواتین ٹیم پر زیادہ توجہ نہیں دے رہا، یہ گلا مجھے اپنے دور میں بھی تھا اور آج بھی بدستور موجود ہے لیکن اگر بورڈ نے روش نہ بدلی اور خواتین کرکٹ ٹیم میں نیا خون شامل نہیں کیا گیا "قابض گروپ " کے کرکٹ چھوڑنے کے بعد ہمارے پاس کوئی متبادل موجود نہ ہوگا اور نتیجہ یہ کہ قومی کرکٹ دھڑام سے گرجائے گی۔عروج ممتاز کہتی ہیں کہ ہمیں بہرصورت ٹیم میں نئے ٹیلنٹ کو شامل کرنا ہوگا، چاہے ایک دو سیریز میں شکست بھی ہو جائے لیکن اس کا فائدہ ہی ہوگا کیونکہ نئی کھلاڑیوں کو بین الاقوامی کرکٹ کا تجربہ ملے گا اور مستقبل کے لیے ایک ونگ کمبی نیشن تیار ہوگا۔ایک ٹیسٹ، 38 ایک روزہ اور 9 ٹی ٹوئنٹی مقابلوں میں پاکستان کی نمائندگی کرنے والی عروج ممتاز حال ہی میں لندن سے لیول II کوچنگ کورس کرکے آئی ہیں اور ملک میں کم عمر بچیوں کی کوچنگ بھی کررہی ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ جلد لیول III کورس بھی مکمل کرلیں گی، گی جس کے بعد وہ قومی ویمنز ٹیم کی کوچنگ کیلئے دستیاب ہوں گی کیونکہ ایک عورت جتنے بہتر انداز سے عورتوں کے مسائل سمجھ سکتی ہے اتنا کوئی مرد نہیں سمجھ سکتا۔انہوں نے کہا کہ "مجھے بین الاقوامی کرکٹ کا بھی تجربہ ہے، اس لیے اگر ملک کی کوچنگ کروں تو اس کا فائدہ ٹیم کو زیادہ ہوگا۔"

ویرات کوہلی کمائی میں ٹنڈولکر اور دھونی سے آگے نکل گئے

بھارتی کرکٹ ٹیم کے بلے باز ویرات کوہلی ان دنوں دنیائے اشتہارات کی آنکھوں کا تارا بنے ہوئے ہیں۔ مستقبل میں بھارت کے ممکنہ کپتان نے حال ہی میں کھیلوں کا ساز وسامان بنانیوالی بڑی جرمن کمپنی سے 10 کروڑ روپے سالانہ کا ایک معاہدہ کیا ہے۔یہ 3 سالہ معاہدہ بھارت میں کسی بھی کھلاڑی کی جانب سے اب تک کا سب سے بڑا ممکنہ معاہدہ ہے، جس کے تحت کوہلی ملبوسات اور جوتوں کے اشتہارات میں کام کرینگے۔ بھارتی میڈیا

کے مطابق دہلی کے رہنے والے کوہلی نے ایک ٹائر کمپنی کیساتھ بھی سالانہ 6.5 کروڑ روپے کا معاہدہ کیا ہے۔ان 2 معاہدوں کے بعد کوہلی نے اشتہارات کے ذریعے آمدنی میں کپتان مہندرا سنگھ دھونی اور سچن ٹنڈولکر کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے۔امسال اپنی 25ویں سالگرہ منانے والے کوہلی نے پچھلے سال اشتہارات سے تقریباً 40 کروڑ روپے کمائے تھے، لیکن ان دو معاہدوں کے بعد ان کا بینک بیلنس مزید بڑھ جائیگا۔اس وقت کوہلی 13 مختلف برانڈز کیلئے ماڈلنگ کررہے ہیں۔ جرمن کمپنی سے منسلک اور شاندار کیریئر کے حامل ٹنڈولکر کا کیریئر اختتام کی جانب گامزن ہے، ایسے میں ان کی جگہ کوہلی ہی لے سکتے ہیں جو 2015 کے آئی سی سی ورلڈ کپ کے بعد انڈین ٹیم کی کپتانی سنبھال لیں گے۔کوہلی نے رواں سال برانڈز کیساتھ معاہدوں کی فیس میں بہت زیادہ اضافہ کردیا ہے اور اس حوالے سے ان کا مقابلہ بالی ووڈ کے رنبیر کپور سے ہونے لگا ہے جو ہندوستانی فلمی دنیا میں سب سے بڑے برانڈ سفیر ہیں۔

شعیب ملک نے بگ بیش لیگ کیلئے ہوبارٹ سے معاہدہ کرلیا

قومی کرکٹ ٹیم کے سابق کپتان شعیب ملک نے آسٹریلیا کی بگ بیش لیگ کے اگلے سیزن کے لئے ہوبارٹ ہوری کینز سے معاہدہ کرلیا ہے، وہ شاہد آفریدی کے بعد دوسرے پاکستانی کرکٹر ہیں جو اس لیگ میں شرکت کریں گے۔ ہوبارٹ کے کوچ ڈیمن رائیٹ نے کہا ہے کہ شعیب ملک غیر معمولی صلاحیتوں کے حامل کھلاڑی ہیں۔ان کی شمولیت سے ہماری ٹیم کو فائدہ پہنچے گا۔

ماضی کے عظیم کرکٹر میانداد بطور منتظم مکمل طور پر ناکام

ماضی کے عظیم ترین کرکٹر جاوید میانداد بطور منتظم مکمل طور پر ناکام ہوگئے، 6 برس میں کروڑوں روپے معاوضہ لینے کے باوجود وہ بطور ڈائریکٹر جنرل پی سی بی کوئی کارنامہ نہیں دکھا پائے۔ پاکستانی کرکٹ میں بہتری کے

آثار تک نہیں پیدا ہوسکے، سابق کپتان نے ہواؤں کا رخ دیکھتے ہوئے خود ہی عہدہ چھوڑنے کی پیشکش کردی۔ جاوید میانداد نے انٹرنیشنل کرکٹ میں بے شمار کارنامے انجام دیئے، پاکستان کرکٹ ان کے بغیر ممکن ہی نہیں ہوتی، اب بھی ٹاپ ٹیسٹ اسکورر کا مقامی ریکارڈ ان کے نام کے آگے درج ہے، ان کی کرکٹ خدمات کا ایک زمانہ معترف مگر ماضی کے اتنے بڑے کھلاڑی بطور منتظمین بری طرح ناکام ہوگئے، انھیں 2008 میں پی سی کے اس وقت کے چیئرمین اعجاز بٹ نے ڈائریکٹر جنرل مقرر کیا تھا، ان کا معاوضہ کبھی نہیں بتایا گیا مگر رپورٹس کے مطابق یہ سات لاکھ روپے ماہانہ کے لگ بھگ ہے، اس حساب سے میانداد 6 برس میں کروڑوں روپے لے چکے ہیں مگر ان کے بے مثال تجربے کا پاکستان کرکٹ کو کوئی فائدہ نہیں ہوا۔صورتحال اب بھی ویسی ہے جیسی ان کے آنے سے قبل تھی بلکہ اس سے بھی بدتر ہوگئی۔حکومت کی جانب سے پی سی بی میں نئے سیکریٹری کا تقرر کیا گیا جس کی بنیادی ذمہ داری ادارے پر بوجھ ملازمین کو فارغ کرنا ہے، ہواؤں کا رخ دیکھتے ہوئے جاوید میانداد نے بھی عہدہ چھوڑنے کی پیشکش کردی۔ اسلام آباد ہائیکورٹ نے پی سی بی کے بارے میں اپنے فیصلے میں کہا تھا کہ بطور بیٹسمین شاندار صلاحیتوں کی وجہ سے میانداد کو ڈی جی کے بجائے کوچ ہونا چاہیے۔سابق کپتان نے اپنے بیان میں کہا کہ میں کافی عرصے سے سن اور پڑھ رہا ہوں کہ ڈی جی کے طور پر کام کرنے میں میرا کوئی مفاد ہے، مگر میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے کرکٹ میں بڑے پیمانے پر کامیابیاں حاصل کیں۔حکومت نے مجھے ہلال امتیاز سے نوازا، آئی سی سی نے ہال آف فیم میں شامل کیا، صدر پاکستان نے چین میں پاکستان کا کرکٹ سفیر مقرر کیا، میں اپنی خدمات کو تسلیم کرنے پر معزز عدالت کا بھی مشکور ہوں، میں نے پاکستان کرکٹ کیلئے بہت کچھ کیا، اسے اب بھی میری ضرورت ہے اگر میرے جانے سے بورڈ کے چھوٹے ملازمین کی ملازمتیں بچتی ہیں تو میں عہدہ چھوڑنے والا پہلا شخص ہوں گا، دنیائے کرکٹ مجھے ڈی جی نہیں بلکہ جاوید میانداد کے نام سے جانتی اور دنیا میں بہت سے لوگ کرکٹ میں میری خدمات کی وجہ سے پاکستان سے واقف ہیں، مجھے پاکستانی ہونے پر فخر اور ملک نے مجھے یہ شناخت دی، میں نے ہمیشہ عزت سے کرکٹ کھیلی اور ہر فورم پر اسی طرح کام کرتا رہوں گا۔

پاک جنوبی افریقہ ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل میچوں کے ریکارڈز!!

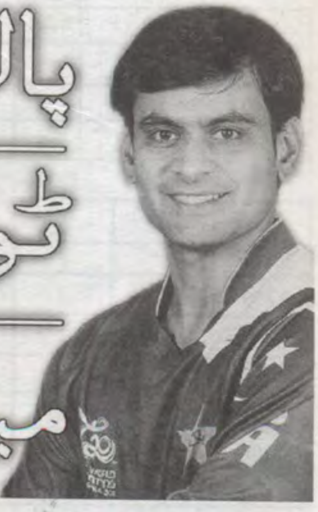

میچوں کے نتائج

مقام	تاریخ	سال	فاتح	مارجن
جوہانسبرگ	2 فروری	2007	جنوبی افریقہ	10 وکٹ
ناٹنگھم	18 جون	2009	پاکستان	7 رنز
گروس آئیلیٹ	10 مئی	2010	پاکستان	11 رنز
ابوظہبی	26 اکتوبر	2010	جنوبی افریقہ	6 وکٹ
ابوظہبی	27 اکتوبر	2010	جنوبی افریقہ	6 وکٹ
کولمبو	28 ستمبر	2012	پاکستان	2 وکٹ
ڈربن	یکم مارچ	2013	بے نتیجہ	-
سینچورین	3 مارچ	2013	پاکستان	95 رنز

کپتانوں کی فہرست

کپتان	میچ	جیتے	ہارے	ٹائی	فتح تناسب
شاہد آفریدی	3	1	2	0	33.33
گریم اسمتھ	3	1	2	0	33.33
یوہان بوتھا	2	2	0	0	100.00
یونس خان	2	1	1	0	50.00
محمد حفیظ	2	2	0	0	100.00
ابراہم ڈی ویلیئر	1	0	1	0	0.00
فیف ڈوپلیسس	1	0	1	0	0.00

140 یا زائد اسکور

ٹیم	اسکور	اننگز	مقام	سال	تاریخ
پاکستان	195/	1	سینچورین	2013	3 مارچ
پاکستان	149/4	1	ناٹنگھم	2009	18 جون
پاکستان	148/7	1	گروس آئیلیٹ	2010	10 مئی
جنوبی افریقہ	142/5	2	ناٹنگھم	2009	18 جون

135 یا کم اسکور

ٹیم	اسکور	اننگز	مقام	سال	تاریخ
جنوبی افریقہ	100	2	سینچورین	2013	3 مارچ
پاکستان	119	1	ابوظہبی	2010	26 اکتوبر
پاکستان	120/9	1	ابوظہبی	2010	27 اکتوبر
پاکستان	129/8	1	جوہانسبرگ	2007	2 فروری
جنوبی افریقہ	133/6	1	کولمبو	2012	28 ستمبر

100 یا زائد رنز بنانے والے کھلاڑی

بیٹسمین	میچز	اننگز	رنز	بہترین	اوسط	بالز	100	50
جین پال ڈومنی	5	5	156	48	52.00	144	0	0
محمد حفیظ	6	6	154	86	25.66	112	0	1
گریم اسمتھ	5	5	145	71*	36.25	121	0	1
شاہد آفریدی	7	7	135	51	22.50	93	0	1
ابراہم ڈی ویلیئر	7	6	126	53	21.00	104	0	1
عمر اکمل	5	5	124	51	31.00	105	0	1

نصف سنچری بنانے والے کھلاڑی

بیٹسمین	رنز	گیندیں	4s	6s	مقام	سال	تاریخ
گریم اسمتھ	71*	40	9	4	جوہانسبرگ	2007	2 فروری
جیک کیلس	64	54	7	1	ناٹنگھم	2009	18 جون
لوٹس بوسمین	53*	32	5	2	جوہانسبرگ	2007	2 فروری
ابراہم ڈیویلیئر	53	41	1	2	گروس آئیلیٹ	2010	10 مئی
شاہد آفریدی	51	34	8	0	ناٹنگھم	2009	18 جون
عمر اکمل	51	33	2	4	گروس آئیلیٹ	2010	10 مئی

زیادہ چھکے لگانے والے کھلاڑی (4 یا زائد)

بیٹسمین	میچز	اننگز	رنز	بہترین	اوسط	گیندیں	4s	6s
محمد حفیظ	6	6	154	86	25.66	112	17	6
جین پال ڈومنی	5	5	156	48	52.00	144	10	5
عمر اکمل	5	5	124	51	31.00	105	9	5
ابراہم ڈیویلیئر	7	6	126	53	21.00	104	7	5
گریم اسمتھ	5	5	145	71*	36.25	121	18	4
شاہد آفریدی	7	7	135	51	22.50	93	16	4

زیادہ وکٹیں لینے والے بالرز (5 یا زائد)

بالرز	میچز	اوورز	میڈن	رنز	وکٹیں	بہترین	اوسط	4w
سعید اجمل	6	21	1	135	8	4/26	16.87	1
محمد حفیظ	6	15	0	82	7	3/25	11.71	0
ٹی سوٹ سوب	3	12	0	64	6	3/16	10.66	0
عمر گل	5	14.2	0	93	6	5/06	15.50	1
ڈیل اسٹین	3	12	0	76	5	3/22	15.20	0

4 یا زائد وکٹ میچ میں

بالرز	اوورز	میڈن	رنز	وکٹ	اکنامی	بمقام	سال
عمر گل	2.2	0	6	5	2.57	سینچورین	2013
چارل لینگویلیڈ	4	0	19	4	4.75	گروس آئیلیٹ	2010
سعید اجمل	4	0	26	4	6.50	گروس آئیلیٹ	2010
رسٹی تھیرون	4	0	27	4	6.75	ابوظہبی	2010

وکٹ کیپنگ ریکارڈز

وکٹ کیپر	میچز	اننگز	شکار	کیچ	اسٹمپڈ	بہترین	اوسط اننگ
کامران اکمل	5	4	6	4	2	2	1.500
ابراہیم ڈی ویلیئر	7	5	6	4	2	3	1.200
ذوالقرنین حیدر	3	3	1	0	1	1	0.333

3 یا زائد کیچز (فیلڈنگ)

فیلڈر	میچز	اننگز	کیچز	بہترین	اوسط اننگ
گریم اسمتھ	5	5	5	2	1.00
عمر اکمل	5	5	4	1	0.800
راب پیٹرسن	3	3	3	1	1.00
یوہان بوتھا	5	5	3	1	0.600
جین پال ڈومنی	5	5	3	2	0.600
مورون مورکیل	6	6	3	1	0.500
شاہد آفریدی	7	7	3	1	0.428

پارٹنر شپ ریکارڈز

وکٹ	رنز	بیٹسمین	بمقام	سال
1	132*	گریم اسمتھ، لوٹس بوسمین	جوہانسبرگ	2007
2	83	احمد شہزاد، محمد حفیظ	سینچورین	2013
3	67	شاہد آفریدی، شعیب ملک	ناٹنگھم	2009
4	66	جین پال ڈومنی، کالن انگرام	ابوظہبی	2010
5	61	عمر اکمل، شاہد آفریدی	گروس آئیلیٹ	2010
6	45	مصباح الحق، عبدالرزاق	ابوظہبی	2010
7	35	مصباح الحق، ذوالقرنین	ابوظہبی	2010
8	49	عمر اکمل، عمر گل	کولمبو	2012
9	24*	رانا نوید، عبدالرحمن	جوہانسبرگ	2007
10	20	مصباح الحق، شعیب اختر	ابوظہبی	2010

تینوں بھائی آپس میں دوست ہیں اکمل برادران

قومی ٹیسٹ کرکٹر کامران اکمل نے کہا ہے کہ پاکستان میں اسپورٹس کا ماحول نہیں بن رہا۔ میری دعا ہے کہ پاکستان میں جلد عالمی کرکٹ شروع ہو، اس سے ہماری ڈومیسٹک کرکٹ اور لیگ کرکٹ اور بھی بہتر ہوجائیگی۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں عالمی کرکٹ نہ ہونے کی وجہ سے بہت نقصان ہورہا ہے اور اس وجہ سے ہمارا بہت سا ٹیلنٹ بھی ضائع ہورہا ہے۔ ہوم سیریز کھیلنے کا اپنا ہی مزہ ہے۔ اگر میرا پاکستان ٹیم میں اثر ورسوخ ہوتا تو آج میں ٹیم میں ہوتا۔ جب آسان کیچ چھوٹ جاتا ہے تو اس کا مطلب ہوتا ہے کہ اس وکٹ کیپر کا برا وقت شروع ہوگیا ہے۔ میں نے 206 کیچ پکڑے ہیں جن میں بہت مشکل کیچ بھی تھے، ماں باپ کی دعاؤں سے جلد کم بیک کروں گا۔ میں نے انضمام الحق کے ساتھ بہت کرکٹ کھیلی ہے، ان کو پاکستان ٹیم کا بہترین کپتان سمجھتا ہوں۔ اس کے علاوہ عالمی سطح پر اس وقت دھونی سب سے بہتر کپتان ہیں۔ ٹیسٹ کرکٹر عمر اکمل نے کہا کہ میری کرکٹ میں فیملی کے بعد مدثر نذر اور ڈاکٹر فیصل کا ہاتھ ہے کیونکہ میری ٹانگ پر چوٹ لگی اور فریکچر کی وجہ سے کہا گیا کہ آپ کرکٹ نہیں کھیل سکتے لیکن انھوں نے مجھے بہت گائیڈ کیا۔ کامران بھائی کا میچ اکثر ابو کے ساتھ دیکھا کرتا تھا، ایک روز انھوں نے کہا کہ کاش میرا دوسرا بیٹا بھی قومی ٹیم میں کھیلے، میں یہ بات اپنے دل میں بٹھالی اور محنت کرتا رہا پھر ایک دن پی سی بی سے فون آیا کہ آپ کل کھیل رہے ہیں، میں نے پہلے میچ میں سنچری کی۔ بھائی کے ساتھ کھیلنے کا خواب بھی پورا ہوگیا۔ ابھی شادی کا کوئی پلان نہیں ہے ساری توجہ کرکٹ پر ہے۔ پریکٹس کے دوران سعید اجمل کی باؤلنگ زہر لگتی ہے لیکن بطور انسان وہ بہت اچھے ہیں۔ مچل جانسن، شان ٹیٹ کو مارنے کا بہت مزہ آتا ہے۔ میرے لیے بھارت کا ٹور اہم ہوتا ہے۔ میری تمام نوجوانوں سے درخواست ہے کہ وہ موٹر سائیکل پر ویلنگ نہ کریں۔ انتہائی محتاط انداز میں موٹر سائیکل چلائیں کیونکہ ان کے ماں باپ کو ان سے بڑی امیدیں اور توقعات وابستہ ہیں۔ ٹیسٹ کرکٹر عدنان اکمل نے کہا کہ کامران اکمل اور عمر اکمل کے بعد میری شدید خواہش تھی کہ میں بھی ٹیم میں کھیلوں اللہ نے میری سن لی۔ میری خواہش ہے کہ اپنے بھائی کامران اکمل کا 206 کیچ پکڑنے کا ریکارڈ توڑوں۔ وکٹ کے پیچھے سعید اجمل اور حفیظ کو مشکل سمجھتا ہوں۔ ہم سارے بھائی آپس میں دوست ہیں، ہر میچ کو آخری سمجھ کر کھیلتا ہوں۔ عالمی کرکٹ نہ ہونے کی وجہ سے بہت سا ٹیلنٹ ضائع ہورہا ہے، میری دعا ہے کہ پاکستان میں جلد عالمی کرکٹ شروع ہو۔

فاسٹ باؤلر اسٹیو ہارمیسن نے پروفیشنل کرکٹ کو خیر باد کہہ دیا!!!

2005 میں انگلینڈ کی ایشز فتح میں شامل رہنے والے فاسٹ بالر اسٹیو ہارمیسن نے پروفیشنل کرکٹ کو خیر باد کہہ دیا۔34 سالہ پیسر نے226 ٹیسٹ وکٹیں اپنے نام کیں لیکن رواں برس اپنی جسمانی حالت کے پیش نظر ڈرہم کی جانب سے کوئی بھی فرسٹ کلاس میچ نہیں کھیل پائے، کرکٹ سے ریٹائرمنٹ کا اعلان کرتے ہوئے اسٹیو ہارمیسن نے کہا کہ مجھے معلوم تھا کہ2013 سیزن کے اختتام پر مجھے یہ فیصلہ کرنا ہے، میں اپنے اختتامی سیزن میں عمدہ کھیل کے ساتھ رخصت ہونے کا ارادہ رکھتا تھا لیکن میری جسمانی حالت نے مجھے اس کا موقع نہیں دیا اور میں ڈرہم کیلئے اس سیزن میں کوئی بھی فرسٹ کلاس میچ نہیں کھیل پایا، کاؤنٹی سے میرا معاہدہ سیزن کے اختتام پر مکمل ہوگیا ہے، اسی طرح 2005 کی ایشز میں انگلینڈ کی تاریخی فتح میں شامل رہنے والے تقریباً تمام فاسٹ بولرز منظر نامے سے ہٹ گئے، میتھیو ہوگارڈ نے گذشتہ ماہ کھیل کو چھوڑنے کا اعلان کیا جبکہ اینڈریو فلنٹوف نے2010 میں یہ فیصلہ کرلیا تھا جبکہ سیمون جونز بدستور ٹی20 اسپیشلسٹ بنے ہوئے ہیں۔اسٹیو ہارمیسن کا کہنا تھا کہ وہ کھیل جاری رکھنا چاہتے ہیں مگران کا جسم مزید کھیلنے کا اجازت نہیں دے رہا۔انہوں نے کہا کہ میری فٹنس پہلے جیسے نہیں رہی اور اسی وجہ سے رواں سیزن ایک میچ بھی نہیں کھیل سکا۔فاسٹ باؤلر کا کہنا تھا کہ وہ مزید کرکٹ نہیں کھیل سکتے اس لئے ریٹائرمنٹ کا اعلان کر رہے ہیں۔6 فٹ 4 انچ کے اسٹیو ہارمیسن کا شمار انگلینڈ کے اچھے فاسٹ باؤلرز میں ہوتا ہے، انہوں نے کئی مواقعوں پر انگلینڈ کی جیت میں اہم کردار ادا کیا۔2005 میں انہوں نے ایشز سیریز میں 17 وکٹیں حاصل کیں اور انگلینڈ کو سیریز جتوانے میں اہم کردار ادا کیا۔2004 میں انہوں نے بہترین باؤلنگ کا مظاہرہ کرتے ہوئے ویسٹ انڈیز کے خلاف12 رنز کے عوض سات وکٹیں حاصل کیں۔بلند و بالا، ڈھیلی چال اور چمگادڑ جیسی انگلیوں کی دردناک صلاحیت کے ساتھ، اسٹیو ہارمیسن مارچ2004ء میں جمیکا میں سامنے آیا جہاں کیریبین ٹیم محض 47 رنز پر بک ہوگئی اور اس کا ذمہ دار طویل قامت بالر اسٹیو ہارمیسن تھا جس نے محض 12 رنز کے عوض سات وکٹیں اکھاڑ پھینکیں، ہارمیسن کے اعداد و شمار سبینا پارک میں ٹیسٹ میچوں میں سب سے بہتر تھے، اس کا موازنہ عظیم کرٹلے امبروز سے کیا جانے لگا یہ اس لحاظ سے بھی اچھی کارکردگی تھی کہ ایک ماہ قبل ہی وہ بنگال ٹور سے انجرڈ ہو کر وطن واپس لوٹا تھا اسٹیو ہارمیسن نے ایشنگٹن میں جنم لیا99-1998 میں انگلینڈ اے کے ہمراہ پروٹیز کا ٹور کیا تاہم انجریز کے باعث اسے پس پردہ جانا پڑا لیکن بدقسمتی سے اسے انجری کے باعث سائمن جونز کیلئے2002 کے وسط میں ٹیسٹ ٹیم میں جگہ خالی کرنا پڑی۔تاہم اس کے بعد جب اسے موقع ملا تو اس نے پیچھے مڑ کر نہ دیکھا خاص کر فاسٹ بالرز کے روحانی گھر کیریبین کے جزائر میں اس نے تہلکہ مچادیا۔جہاں وہ اپنے کیریئر کی بہترین فارم میں نظر آیا2004 میں نیوزی لینڈ اور ویسٹ انڈیز کے خلاف ٹیسٹ سیریز میں ایسا لگا کہ نئے ہارمیسن نے جنم لیا ہے، لیکن جنوبی افریقہ کے خلاف سیریز میں اسے شدید مایوسی کا سامنا کرنا پڑا جہاں گردن میں تکلیف کے باعث ایک بار پھر وہ وطن واپس لوٹ گیا بنگلہ دیش کے خلاف ہوم گراؤنڈ درہم میں اننگز میں پانچ وکٹیں اس کی فٹنس کا ثبوت دے رہی تھیں جبکہ لارڈز میں بھی وہ اس سے قبل ایشز میں پانچ وکٹیں اننگز میں حاصل کرچکا تھا لیکن بدقسمتی یہ تھی کہ اس کی کارکردگی ٹیم کو شکست سے نہ بچاسکی۔اس کے بعد بھی فٹنس مسائل نے اس کا پیچھا نہ چھوڑا اولڈ ٹریفورڈ میں2006 میں 11 وکٹوں کی کارکردگی نے پاکستان کے خلاف انگلینڈ کی اننگز فتح میں اہم کردار ادا کیا فٹنس مسائل نے اسے اپنے خوابوں کی تعبیر چیمپئنز ٹرافی میں کھیلنے کا موقع فراہم نہ

ٹیسٹ میں ہر ملک کے خلاف کارکردگی

ملک	میچز	رنز	وکٹیں	بہترین	اوسط	اکنامی	5w	10w
آسٹریلیا	17	1886	45	5/43	41.91	3.50	1	0
بنگلہ دیش	3	280	19	5/35	14.73	2.78	2	0
بھارت	4	403	11	3/57	36.63	2.75	0	0
نیوزی لینڈ	4	585	22	4/74	26.59	2.97	0	0
پاکستان	7	931	32	6/19	29.09	3.39	2	1
جنوبی افریقہ	10	1205	22	4/33	54.77	3.31	0	0
سری لنکا	2	215	6	3/104	35.83	2.83	0	0
ویسٹ انڈیز	14	1539	60	7/12	25.65	3.23	3	0
زمبابوے	2	148	9	4/55	16.44	2.51	0	0

کیا، اس کے بعد وہ برسبین ٹیسٹ میں نمودار ہوا مگر مختصر اسپیل نے اسے واپسی کا راستہ دکھادیا دو ٹیسٹ کے بعد وہ دوبارہ ٹیم کا حصہ بنا مگر ایشنز سیریز انگلینڈ گنوا چکا تھا اس کے بعد اسٹیو ہارمیسن نے ون ڈے انٹرنیشنل سے علیحدگی کا اعلان کردیا 2007 میں اس نے درہم کی جانب سے کھیلتے ہوئے ایک دفعہ پھر اپنی فارم ظاہر کی۔ ویسٹ انڈیز کے خلاف کھیلنے کے لئے سلیکٹرز نے انہیں جنوبی افریقہ کی ڈومیسٹک کے ذریعے اپنی فٹنس پیش کرنے کی ہدایت کی وہ یہ شرط پوری کرنے کے بعد سری لنکا ٹیسٹ سیریز کھیلنے پہنچا لیکن کمر کی تکلیف نے اسے ایک ٹیسٹ سے محروم کردیا مسلسل انجریز نے اسے جنوبی افریقہ کے خلاف سیریز سے علیحدگی پر مجبور کردیا لیکن درہم کی جانب سے عمدہ پرفارمنس پر اسے چوتھے ٹیسٹ کیلئے انگلینڈ کی ٹیم میں دوبارہ طلب کرلیا گیا جہاں اوول میں اس نے شاندار انداز میں واپسی کی انگلینڈ اس وقت کے کپتان کیون پیٹرسن نے اسے ون ڈے انٹرنیشنل میں واپسی پر قائل کرنے کی کوشش کی اور وہ ویسٹ انڈیز میں اسٹین فورڈ سپر سیریز میں ایکشن میں دکھائی دیا۔ 2009 میں ایشنز سیریز میں انگلینڈ کی فتح میں اس کا کردار بھی نمایاں رہا جہاں وہ آخری دو ٹیسٹ میں کھیلا تاہم اسے سینٹرل کنٹریکٹ نہ ملنا یہ ظاہر کررہا تھا کہ اس کی ٹیم میں مستقل جگہ اب بھی سوالیہ نشان ہے، اس کے بعد ہارمیسن درہم کی جانب سے مستقل اچھی کارکردگی دیتا رہا اور 2013 میں اس کا اعتراف بھی کیا گیا اس کی بہترین بالنگ کے باعث 2008 اور 2009 میں درہم نے کاؤنٹی چیمپئن شپ جیتی۔ اسٹیو ہارمیسن کی عمدہ کارکردگی اپنی جگہ مگر فٹنس مسائل نے اس کی کامیابیوں کو محدود رکھا اگر یہ فٹنس مسائل سے دوچار نہ ہوتا تو یقینی طور پر آج کی حاصل کردہ وکٹوں کی تعداد اس سے زیادہ ہوتی۔

اسٹیو ہارمیسن کیریئر ریکارڈز:

تاریخ پیدائش: 23 اکتوبر 1978 (ایشنگٹن)

نمایاں ٹیمیں، انگلینڈ، درہم، آئی سی سی ورلڈ الیون، لائنیز

بیٹنگ اسٹائل، سیدھے ہاتھ کے بیٹسمین

بالنگ اسٹائل، رائٹ آرم میڈیم فاسٹ

پہلا ٹیسٹ، بمقابلہ بھارت، بمقام ناٹنگھم 8 تا 12 اگست 2002

آخری ٹیسٹ، بمقابلہ آسٹریلیا، بمقام اوول 20 تا 23 اگست 2009

پہلا ون ڈے انٹرنیشنل، بمقابلہ سری لنکا، بمقام برسبین 17 دسمبر 2002

آخری ون ڈے انٹرنیشنل، بمقابلہ ویسٹ انڈیز، بمقام گروس آئیلیٹ 3 اپریل 2009

پہلا ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل، بمقابلہ آسٹریلیا، بمقام ساؤتھمپٹن 13 جون 2005

آخری ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل، بمقابلہ سری لنکا، بمقام ساؤتھمپٹن 15 جون 2006

کیریئر ریکارڈز (بالنگ)

فارمیٹ	بالز	رنز	وکٹیں	بہترین	اوسط	اکنامی	5w	10w
ٹیسٹ	13375	7192	226	7/12	31.82	3.22	8	1
ون ڈے	2899	2481	76	5/33	32.64	5.13	1	0
ٹی ٹوئنٹی	39	42	1	1/13	42.00	6.46	0	0

کیریئر ریکارڈز: (بیٹنگ)

فارمیٹ	میچز	اننگز	رنز	بہترین	اوسط	4s	6s	کیچ
ٹیسٹ	63	86	743	49*	11.79	97	10	7
ون ڈے	58	25	91	18*	8.27	3	0	10
ٹی ٹوئنٹی	2	-	-	-	-	-	-	1

ون ڈے میں ہر ملک کے خلاف کارکردگی

ملک	میچز	رنز	وکٹیں	بہترین	اوسط	اکنامی	4w	5w
آسٹریلیا	10	466	16	5/33	29.12	5.08	0	1
بنگلہ دیش	2	94	4	4/39	23.50	5.22	1	0
بھارت	7	323	13	4/22	24.84	5.39	1	0
آئرلینڈ	1	58	3	3/58	19.33	5.80	0	0
نیوزی لینڈ	2	76	4	3/38	19.00	4.75	0	0
پاکستان	4	199	3	1/27	66.33	5.52	0	0
جنوبی افریقہ	7	230	7	2/4	32.85	5.22	0	0
سری لنکا	10	477	14	3/31	34.07	5.50	0	0
ویسٹ انڈیز	13	511	9	3/31	56.77	4.73	0	0
زمبابوے	2	47	3	3/29	15.66	3.61	0	0

انٹرنیشنل کرکٹ کونسل کے متعارف کردہ نئے قوانین کا اطلاق!

انٹرنیشنل کرکٹ کونسل کے متعارف کردہ نئے قوانین کا اطلاق کردیا گیا۔ آئی سی سی کے اعلامیہ کے مطابق کرکٹ کے نئے قوانین کا اطلاق چٹاگانگ میں نیوزی لینڈ اور بنگلہ دیش کے درمیان ٹیسٹ میچ سے ہوچکا ہے۔ انٹرنیشنل کرکٹ کے تینوں فارمیٹ میں ڈی آر ایس سسٹم، بال ٹمپرنگ کے قوانین میں تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ اگر امپائر کو گیند کی حالت خراب نظر آئی تو ٹیم کا کپتان بال ٹیمپرنگ کا ذمہ دار ہوگا۔ کپتان کو اس وقت صرف وارننگ دی جائے گی۔ جو اس ٹیسٹ، ون ڈے اور ٹی 20 سیریز کے پورے میچز تک برقرار رہے گی۔ اگر میچ کے دوران گیند کی کنڈیشن میں تبدیلی ہوئی تو نہ صرف بولنگ ٹیم کو سزا کے طور پر مخالف ٹیم کو 5 رنز دے دیئے جائینگے بلکہ کپتان بال ٹیمپرنگ کا ذمہ دار ہوگا۔ اگر بال ٹمپرنگ کرتے ہوئے کوئی کھلاڑی پکڑا گیا تو اس کے خلاف ایکشن لیتے ہوئے مخالف ٹیم کو 5 رنز دے دیئے جائینگے۔ نئے ڈی آر ایس سسٹم کو چھ ماہ تک ٹرائل بیس پر شروع کیا جارہا ہے۔ نیوزی لینڈ اور بنگلہ دیش کے درمیان ٹیسٹ سیریز میں نئے ڈی آر ایس سسٹم کو نافذ کردیا گیا ہے۔ نئے ڈی آر ایس سسٹم کیمطابق ہر ٹیم کو ٹیسٹ میچز میں دو اپیل کرنے کی اجازت ہوتی ہے اسی طرح 80 اوورز کے بعد ٹیم کو مزید دو اپیل کرنے کا حق حاصل ہوگا۔ اگر اب کسی گیند کی ساخت خراب کرنے کا ثبوت ملا تو فوری طور پر اسے تبدیل کردیا جائیگا، اگر یہ معلوم نہیں ہوسکا کہ گیند کس نے خراب کی تو کپتان کو پہلی اور آخری وارننگ دی جائے گی، اگر گیند خراب کرنے والے پلیئر کا علم ہوگیا تو پانچ رنز کی پنالٹی اور وارننگ کے ساتھ پلیئر کی رپورٹ بھی کی جائے گی۔ جن ٹیسٹ میچز میں ڈی آر ایس کا استعمال ہوا، ان میں 80 اوورز مکمل ہونے پر دونوں ٹیموں کے ریویو پھر سے 2،2 ہوجائیں گے چاہے اس سے قبل اس کے تمام ریویوز ختم ہوچکے ہوں یا دونوں ہی باقی کیوں نہ ہوں، اس قانون کا اطلاق 30 اپریل 2014 تک آزمائشی طور پر کیا جارہا ہے۔

International Cricket Council

اسٹیو ہارمیسن

ماہنامہ
کرکٹر
پاکستان
سچن ٹنڈولکر
ٹیسٹ کیریئر

npower
SAHARA
adidas

آسٹریلیا بمقابلہ بھارت۔ ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل تصویری جھلکیاں

یوراج نے واحد ٹی ٹوئنٹی میچ میں بھارت کو فتح دلادی!

یوراج سنگھ نے انٹرنیشنل کرکٹ میں دھماکا خیز واپسی کرتے ہوئے بھارت کوآسٹریلیا کیخلاف واحد ٹوئنٹی 20 میں 6 وکٹ سے فتح دلادی۔انھوں نے35 گیندوں پرنا قابل شکست 77 رنز کی طوفانی اننگز کھیلی،202 رنز کا ہدف میزبان سائیڈ نے2 بالز قبل 4 وکٹ پر حاصل کیا،اس سے قبل کینگروز نے 7 وکٹ پر201 رنز بنائے، ایرون فنچ کے 89 رنز رائیگاں رہے، بھونیشورکماراور ونے کمار نے3،3وکٹیں لیں۔

پہلا ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل
بمقام راجکوٹ10 اکتوبر

ہندوستانی کپتان مہندرا سنگھ دھونی نے ٹس جیت کر پہلے بیٹنگ کا فیصلہ کیا جوابتدا میں غلط ثابت ہوااور آسٹریلین ٹیم نے ایرون فنچ کے شاندار89 رنز کی بدولت اسکور بورڈ پر201 رنز کا بھاری مجموعہ ترتیب دیا۔آسٹریلیا کی پہلی وکٹ 54 کے مجموعی اسکور پر گری جب نک میڈنسن 34 رنز بنا کر بھونیشور کمار کی گیند پر بولڈ ہوگئے۔آسٹریلیا کی جانب سے پہلا ٹی ٹوئنٹی کھیلنے والے نک میڈنسن 16 گیندوں پر34 رنز کی جارحانہ باری کھیلی جبکہ شین واٹسن کا آئی پی ایل کھیلنے کا تجربہ کسی کام نہ آیا انھیں صرف 6 رنز پر ونے کمار نے ایل بی ڈبلیو کر کے واپسی کا پروانہ تھمادیا، کپتان جارج بیلی کو تو ونے کمار نے کھاتہ تک کھولنے کی مہلت فراہم نہیں کی، کیچ تھامنے والے ہاتھ جڈیجا کے تھے۔ گلین میکسویل جب جڈیجا کی گیند پر ایشانت شرما کا کیچ بنے تو ان کے نام کے آگے 27 رنز درج تھے۔میکس ویل نے چار چھکوں کی مدد سے 27 رنز بنائے ایرون فنچ نے 89 رنز بنا کر ونے کمار کی گیند واپس ان کے ہاتھوں میں تھمادی۔55 گیندوں پر کھیلی گئی فنچ کی اس اننگ میں 14 چوکے اور ایک چھکا شامل تھا۔ٹاس جیت کر پہلے فیلڈ سنبھالنے والی بھارتی ٹیم کو202 رنز کا ہدف ملا جو اس نے 4 وکٹ پر19.4 اوورز میں حاصل کیا،انڈین اننگ کا آغاز کچھ اچھا نہ تھا اور روہت شرما آٹھ رنز بنانے کے بعد پویلین لوٹ گئے تاہم اس کے بعد شیکھر دھون اور سریش رائنا نے اسکور کو50 تک پہنچایا۔اسی اسکور پر رائنا19 رنز بنانے کے بعد زیویئر ڈوہرٹی کا شکار بن گئے جبکہ 32 رنز بنانے والے دھون کی اننگ بھی80 کے مجموعی اسکور پر اختتام پذیر ہوئی۔جب بارہویں کی پہلی گیند پر ویرات کوہلی آؤٹ ہوئے تو ہندوستانی ٹیم شدید مشکلات سے دوچار ہوگئی اور اس موقع پر اسے 53 گیندوں پر جیت کے لیے102 رنز درکار تھے۔تاہم دوسرے اینڈ پر موجود یوراج کے عزائم ہی کچھ اور تھے جنہوں نے کلنٹ میک کے کی جانب سے کرائے گئے 14 ویں اوور میں 18 رنز بٹورے۔ہندوستانی بلے باز نے جارحانہ بلے بازی کا سلسلہ جاری رکھا اور دو گیندوں قبل ہی اپنی ٹیم کو چھ وکٹوں کی فتح سے ہمکنار کرادیا۔یوراج نے35 گیندوں پر آٹھ چوکوں اور پانچ چھکوں کی مدد سے 77 رنز کی ناقابل شکست اننگ کھیلی اور مین آف دی میچ قرار پائے۔

ٹی ٹوئنٹی میچ (آسٹریلیا)

بلے باز	بیٹنگ	بالنگ
ایرون فنچ	89	-
نک میڈنسن	34	-
شین واٹسن	6	0/29
جارج بیلی	0	-
گلین میکسویل	27	-
بریڈ ہیڈن	5	-
موئسیس ہینرکس	12	0/15
عیتھن کالٹرنائل	12*	1/44
جیمز فالکنر	10*	0/36
کلنٹ میک کے	DNb	2/50
زیوائر ڈوہرتی	DNb	1/24
فاضل	6	13
مجموعی	201/7	202/4

انڈیا

بلے باز	پہلی اننگز	دوسری اننگز
روہیت شرما	8	-
شیکھر دھون	32	-
سریش رائنا	19	-
ویرات کوہلی	29	0/24
یوراج سنگھ	77*	-
مہندر سنگھ دھونی	24*	-
رویندر جڈیجا	DNb	1/23
روی چندرا یشون	DNb	0/41
بھونیشور کمار	DNb	3/35
ونے کمار	DNb	3/26
ایشانت شرما	DNb	0/52
فاضل رنز	13	6
مجموعی	202/4	201/7

چٹاگانگ ٹیسٹ ہار جیت کا فیصلہ ہوئے بغیر ختم ہوگیا!

بنگلہ دیش اور نیوزی لینڈ کی ٹیموں کے درمیان پہلا کرکٹ ٹیسٹ میچ ہار جیت کے فیصلے کے بغیر ختم ہوگیا۔ بنگال ٹائیگرز کی ٹیم نے آخری روز کھیل ختم ہونے تک 3 وکٹوں پر173 رنز بنالئے تھے۔شکیب الحسن 50 اور مومن الحق22 رنز بنا کر ناٹ آؤٹ رہے۔ نیوزی لینڈ کی ٹیم نے287 رنز 7 کھلاڑی آؤٹ پر دوسری اننگز ڈیکلیئر کر کے بنگال ٹائیگرز کو فتح کیلئے255 رنز کا ہدف دیا سوہاگ غازی نے عمدہ بالنگ کا مظاہرہ کرتے ہوئے کیریئر کی پہلی ہیٹ ٹرک کرڈالی اور 6 کھلاڑیوں کو پویلین کی راہ دکھائی260 کے مجموعی اسکور پر سوہاگ غازی نے اپنے اوور میں مسلسل تین گیند پر تین کھلاڑیوں کو پویلین کی راہ دکھائی،کوری اینڈرسن 8 جبکہ بی جے واٹلنگ اور ڈگ بریسویل صفر پر آؤٹ ہوئے،سوہاگ غازی کو میچ میں سنچری اور ہیٹ ٹرک کرنے پر مین آف دی میچ ایوارڈ کھلاڑی قرار دیا گیا۔بنگلہ دیشی اسپنر سوہاگ غازی ٹیسٹ کرکٹ کی تاریخ میں منفرد ریکارڈ کے مالک بن گئے،وہ ٹیسٹ میچ میں سنچری اور ہیٹ ٹرک بنانے والے دنیا کے پہلے کھلاڑی بن گئے۔چٹاگانگ میں نیوزی لینڈ کے خلاف کھیلے گئے سیریز کے پہلے ٹیسٹ میچ میں سوہاگ غازی نے پہلی اننگز میں شاندار بیٹنگ کا مظاہرہ کرتے ہوئے کیریئر کی پہلی سنچری مکمل کی اور اس کے بعد انہوں نے نیوزی لینڈ ٹیم کی دوسری اننگز میں تباہ کن بالنگ کا مظاہرہ کرتے ہوئے شاندار ہیٹ ٹرک بھی مکمل کی،انہوں نے دوسری اننگز میں چھ کھلاڑیوں کو پویلین کی راہ دکھائی۔ وہ ایک میچ میں سنچری اور ہیٹ ٹرک کرنے والے دنیا کے پہلے کھلاڑی بن گئے۔ سوہاگ غازی نے میچ میں 8 وکٹیں حاصل کیں۔

پہلا ٹیسٹ بمقام چٹا گانگ 9 تا 13 اکتوبر

چٹاگانگ کے ظہور احمد چوہدری اسٹیڈیم میں کھیلے جانے والے دو ٹیسٹ میچز پر مشتمل سیریز کے پہلے میچ میں کیوی کپتان برینڈن میک کولم نے ٹاس جیت کر پہلے بیٹنگ کا فیصلہ کیا۔بنگلہ دیش 3 نے مارشل ایوب اور نیوزی لینڈ نے کورے اینڈریسن اور بھارتی نژاد اندر بیر سنگھ سودھی کو ٹیسٹ کیپ دی۔ مہمان ٹیم کو پہلا نقصان 57 کے مجموعے پر اٹھانا پڑا جب اوپنر ہمیش ردر فرڈ34 رنز بنا کر عبدالرزاق کی گیند پر سوہاگ غازی کے ہاتھوں کیچ ہوئے۔ دوسری وکٹ پر پیٹر فلٹن مڈل آرڈر بیٹسمین کین ولیم سن کے ہمراہ 126 سے زائد رنز کی شراکت قائم کی۔183 کے مجموعی اسکور پر دوسری وکٹ گری جب پیٹر فلٹن 73 رنز بنا کر ناصر حسین کا نشانہ بنے۔244 کے مجموعی اسکور پر راس ٹیلر28 رنز بنا کر سوہاگ غازی کا شکار ہوئے،کین ولیمسن نے بنگال ٹائیگرز کے حملے ناکام بناتے ہوئے سنچری داغ دی،فلٹن نے ولیمسن کے ساتھ دوسری وکٹ کی شراکت میں 1 2 6 رنز جوڑے،کنٹربری سے تعلق رکھنے والے34 سالہ اوپنر چائے کے وقفے سے کچھ دیر قبل پارٹ ٹائم اسپنر ناصر حسین کی شارٹ پچ گیند کو ہٹ کرتے ہوئے کورز پر مومن الحق کا کیچ بن گئے۔دوسرے اینڈ پر موجود ولیمسن نے سنچری کی جانب سفر جاری رکھا،انھوں نے اسپنر سوہاگ غازی کو چوکا رسید کر کے انفرادی اسکور98 تک پہنچایا اور پھر عبدالرزاق کو اگلے اوور میں گیند باؤنڈری کے پار بھیج کر اپنی چوتھی ٹیسٹ سنچری مکمل کی۔ سابق کپتان روس ٹیلر نے ولیمسن کے ساتھ تیسری وکٹ کی شراکت میں61 رنز جوڑے جس میں ان کا حصہ28 تھا،وہ عبدالرزاق کی گیند پر کورز پر نعیم اسلام کا کیچ بنے۔ جیسے ہی80 اوورز مکمل ہوئے بنگلہ دیشی کپتان مشفیق الرحیم نے دوسری نئی گیند لی جس کی مدد سے دن کے اختتام سے قبل کین ولیمسن اور برینڈن میک کولم کو پویلین واپس بھیج دیا گیا۔کین ولیم سن114 رنز بنا کر شکیب الحسن کی گیند پر ایل بی ڈبلیو ہوگئے۔280 کے مجموعی سکور پر برینڈن میک کولم21 رنز بنا کر عبدالرزاق کی گیند پر ایل بی ڈبلیو ہوئے۔ پہلے روز کھیل کے اختتام پر بی جے واٹلنگ اور بروس مارٹن بغیر کوئی رن بنائے کریز پر موجود تھے۔ نیوزی لینڈ نے ابتدائی دن کا اختتام 5 وکٹ پر280 رنز بنا کر کیا،دوسرے روز مارٹن اور اینڈرسن 1،1 رن بنا کر جلد ہی رخصت ہوگئے، وکٹیں بالترتیب ربیع الحسن اور عبدالرزاق کے حصے میں آئیں،282 پر 7وکٹوں کے حصول نے بنگال ٹائیگرز میں نیا جوش بھر دیا،مگر واٹلنگ اور بریسویل نے آٹھویں وکٹ کیلئے57 رنز جوڑ کر مہمان ٹیم کی مشکلات کم کر دیں،اس میں بریسویل کا حصہ29 رنز کا رہا،انھیں سوہاگ غازی نے بولڈ کیا،سودھی کو شکیب نے 1 رن پر ایل بی ڈبلیو کر دیا۔واٹلنگ کا شاندار کھیل جاری رہا،ٹریور بولٹ نے بھی ان کا بھرپور ساتھ دیا،میزبان بولرز کے تمام حربے ان کیخلاف ناکام ہوتے گئے،یوں آخری وکٹ کیلئے127 رنز کی

شراکت وجود میں آئی، واٹلنگ 103 رنز بنانے کے بعد مشفق کے ہاتھوں اسٹمپڈ ہوئے، کامیاب بولر مومن الحق تھے، انھوں نے 182 گیندوں کا سامنا کیا اور 6 چوکے و 2 چھکے لگائے، بولٹ نے ناقابل شکست 52 رنز اسکور کیے، عبدالرزاق نے 147 رنز کی پٹائی برداشت کرتے ہوئے 3 وکٹیں لیں، کیوی ٹیم پہلی اننگز میں 469 رنز بنا کر آؤٹ ہوئی جواب میں بنگلہ دیش کے اوپنرز 8 رنز پر رخصت ہوگئے، تمیم اقبال (صفر) کو دوسری ہی گیند پر بولٹ نے ولیمسن کا کیچ بنوادیا، انعام الحق 3 رنز پر بریسول کا شکار بنے، مارشل ایوب 21 اور مومن الحق 77 نے دن کے اختتام تک مجموعے کو 103 تک پہنچایا۔ تیسرے روز مارشل (25) گذشتہ روز کے اسکور میں صرف 4 رنز کا اضافہ کرکے اینڈرسن کی اولین وکٹ بن گئے، یوں تیسری وکٹ کیلئے 126 کی پارٹنرشپ ٹوٹ گئی، شکیب الحسن کی اننگز بھی 19 رنز سے آگے نہ بڑھ سکی، مومن بدستور ڈٹے رہے، انھوں نے اولین سنچری مکمل کرنے کیساتھ مشفق کی شراکت میں 121 رنز بھی جوڑے، کیوی بولرز ہرممکن کوشش کے باوجود انھیں پریشان نہ کرسکے۔ آخری سیشن میں جس وقت اینڈرسن نے مومن کو ایل بی ڈبلیو کیا وہ 181 رنز بنا چکے تھے، انھوں نے 274 میں 27 گیندوں کو باؤنڈری کی سیر کرائی، فوراً ہی مشفق (67) بھی رخصت ہوگئے، بریسویل کی گیند پر سلپ میں ڈائیو لگا کر روس ٹیلر نے کیچ لیا، سوہاگ غازی اور ناصر حسین نے مزید سلو پچ پر ساتویں وکٹ کیلئے 70 رنز کی شراکت سے کیویز کو مزید فرسٹریشن کا شکار کیا، ناصر 46 رنز بنانے کے بعد سودھی کی اولین ٹیسٹ وکٹ بنے، جب تیسرے روز کا کھیل ختم ہوا تو بنگلہ دیش نے 7 وکٹ پر 380 رنز بنائے تھے، سوہاگ غازی 28 اور عبدالرزاق 1 رن پر ناٹ آؤٹ رہے، چٹاگانگ میں چوتھے دن رنز کی برسات کے بعد آسمان بھی برس پڑا مومن الحق کے بعد سوہاگ غازی بھی کیوی بولرز کیلئے سوہان روح بن گئے۔ ان کی ناقابل شکست سنچری سے تقویت پاتے ہوئے بنگلہ دیش نے 501 کا مجموعہ ترتیب دے دیا، یوں اسے 32 رنز کی برتری ملی، بنگلہ دیش نے اپنی پہلی نامکمل اننگز کو 380-7 سے شروع کیا۔ 7 رنز کے اضافے سے عبدالرزاق (7) کو ٹرینٹ بولٹ نے ایل بی ڈبلیو کردیا، دوسرے اینڈ پر موجود سوہاگ غازی نے روبیع الاسلام کے ہمراہ نویں وکٹ کیلئے 105 رنز جوڑے، روبیع لنچ کے فوری بعد کیریئر بیسٹ 33 رنز بنا کر بریسویل کی گیند پر وکٹ کیپر برینڈن ٹیلر کا کیچ بن گئے، روبیل حسین (4) کا کیچ ایش سودھی کی گیند پر ٹیلر نے ہی قابو کیا، سوہاگ غازی نے 161 گیندوں کا سامنا کرتے ہوئے کیریئر کی اولین ٹیسٹ سنچری (101 ناٹ آؤٹ) بنائی، انھوں نے 10 چوکے لگائے، سوہاگ کے 2 کیچز بھی ڈراپ ہوئے، ایک موقع پر بروس مارٹن ریٹرن کیچ تھامنے میں ناکام رہے جبکہ دوسرے موقع پر ٹرینٹ بولٹ بھی گیند کو نہ سنبھال سکے، 22 سالہ آف اسپنر کا اس سے قبل 6 ٹیسٹ اننگز میں سب سے زیادہ انفرادی اسکور 32 تھا۔ مہمان ٹیم نے چوتھے دن ایک وکٹ کے نقصان پر 117 رنز جوڑ لیے، کھیل تیز بارش کے سبب مقررہ وقت سے قبل ختم ہوا، نیوزی لینڈ نے دوسری اننگز میں ایک وکٹ پر 117 رنز بنا کر 85 کی مجموعی سبقت پالی، اوپنر پیٹر فلٹن 44 اور کین ولیمسن 28 رنز کے ساتھ وکٹ پر موجود تھے، ہمیش رودرفورڈ 32 رنز بنانے کے بعد ناصر حسین کی گیند پر ایل بی ڈبلیو ہوئے، آخری روز نیوزی لینڈ ٹیم نے اتوار کو 117 رنز ایک کھلاڑی آؤٹ پر دوسری ادھوری اننگز دوبارہ شروع کی تو پیٹر فلٹن 44 اور کین ولیمسن 28 رنز پر کھیل رہے تھے، پیٹر فلٹن 59 رنز بنانے کے بعد سوہاگ غازی کی گیند پر ایل بی ڈبلیو ہوگئے، اس موقع پر کین ولیمسن نے روز ٹیلر کے ساتھ مل کر اسکور 200 رنز تک پہنچادیا، ولیمسن 74 رنز بنانے کے بعد سوہاگ غازی کی گیند پر کیچ آؤٹ ہوگئے۔ روز ٹیلر اور کپتان برینڈن میک کولم کے درمیان پانچویں وکٹ کی شراکت میں 50 رنز بنے، میک کولم 22 رنز بنا کر سوہاگ کی گیند پر کلین بولڈ ہوگئے۔ کیویز نے ایک مرحلے پر 4 وکٹ کے نقصان پر 260 رنز جوڑ لیے تھے۔ ایسے میں بنگلہ دیش کیلئے پہلی باری میں کیریئر کی اولین سنچری داغنے والے آف اسپنر سوہاگ غازی کی قسمت کا ستارہ پھر چمکا اور انھوں نے ہیٹ ٹرک کا کارنامہ بھی انجام دے ڈالا، جس کی بدولت کیویز کا اسکور یکدم 7 وکٹ پر 260 رنز ہوگیا، اس موقع پر ٹم ساؤتھی نے روز ٹیلر کا ساتھ دیا روز ٹیلر 54 اور ساؤتھی 22 رنز بنا کر ناٹ آؤٹ رہے۔ مہمان سائیڈ نے 90 اوورز میں 7 وکٹ پر 287 رنز بنا کر اننگز ختم کرنے کا اعلان کیا، کیریئر کا ساتواں ٹیسٹ کھیلنے والے سوہاگ غازی نے اختتامی دن کیویز کی تمام چھ وکٹیں اپنے نام کیں، جس میں ہیٹ ٹرک بھی شامل ہے، میزبان سائیڈ کو کم سے کم 45 اوورز میں 256 کا ہدف ملا، تاہم انھوں نے کھیل کے خاتمے تک 3 وکٹ پر 173 رنز جوڑے، اوپنر تمیم اقبال 46 رنز بنا کر میدان بدر ہوئے، مارشل ایوب 31 اور انعام الحق 18 رنز سے آگے نہیں بڑھ پائے، شکیب الحسن 50 اور مومن الحق 22 پر ناٹ آؤٹ رہے، بروس مارٹن نے 62 رنز کے عوض 2 وکٹیں لیں۔

بیٹنگ (نیوزی لینڈ)

بلے باز	پہلی اننگز	دوسری اننگز
پیٹر فلٹن	73	59
ہمیش رودرفورڈ	34	32
کین ولیمسن	114	74
راس ٹیلر	28	54*
برینڈن میک کولم	21	22
بروس مارٹن	1	DNB
کورے اینڈرسن	1	8
برائن واٹلنگ	103	0
ڈگ بریسویل	29	0
ایش سوڈھی	1	22*
ٹرینٹ بولٹ	52	DNB
فاضل رنز	12	16
مجموعی	469	287

بیٹنگ (بنگلہ دیش)

بلے باز	پہلی اننگز	دوسری اننگز
تمیم اقبال	0	46
انعام الحق	3	18
مارشل ایوب	25	31
مومن الحق	181	22*
شکیب الحسن	19	50*
مشفق الرحیم	67	DNB
ناصر حسین	46	DNB
سوہاگ غازی	101	DNB
عبدالرزاق	7	DNB
روبیع السلام	33	DNB
روبیل حسین	4	DNB
فاضل رنز	15	6
مجموعی	501	173/3

بالنگ (نیوزی لینڈ)

بالرز	پہلی اننگز	دوسری اننگز
ٹرینٹ بولٹ	2/50	0/9
ڈگ بریسویل	3/96	0/14
بروس مارٹن	0/113	2/62
ایش سوڈھی	2/112	1/57
کورے اینڈرسن	2/34	0/0
کین ولیمسن	1/83	0/24
راس ٹیلر	-	0/5

بالنگ

بالرز	پہلی اننگز	دوسری اننگز
روبیع السلام	0/23	0/9
روبیل حسین	1/77	0/21
عبدالرزاق	3/147	0/116
سوہاگ غازی	2/79	6/77
شکیب الحسن	2/89	1/20
مارشل ایوب	0/15	-
ناصر حسین	1/19	1/20
مومن الحق	1/10	0/10

بھارتی ٹیسٹ کرکٹ ٹیم میں کھیلنے والے مسلمان کھلاڑی!

آج ہم آپکو بھارت کے ان مسلمان کرکٹرز کے بارے میں بتاتے ہیں جنہوں نے ٹیسٹ کرکٹ میں بھارتی ٹیم کی نمائندگی کرتے ہوئے اسکی کامیابیوں میں اہم کردار ادا کیا ان کھلاڑیوں میں سب سے پہلے ہم ذکر کریں گے محمد نثار کا جنہوں نے 1932ء میں بھارتی ٹیم میں شمولیت حاصل کی 8 جنوری 1910ء کو ہوشیار پور پنجاب پاکستان میں پیدا ہونے والے برق رفتار اور بڑے اچھے بیٹسمین ماضی میں سب سے زیادہ وکٹیں حاصل کرنیوالے بولر تھے سید نذیر علی اور سید وزیر علی ان دونوں مسلمان بھائیوں نے 1932ء میں بھارتی ٹیم کی نمائندگی کی اور 7 ٹیسٹ میچ کھیلے وزیر علی 1903ء اور نذیر علی 1906ء میں جالندھر میں پیدا ہوئے محمد جہانگیر خان نہ صرف منجھے ہوئے بالر تھے بلکہ ایک زبردست بیٹسمین بھی تھے انہوں نے 1932ء میں ہی انگلینڈ کے خلاف 4 وکٹیں حاصل کیں اور 32 رنز کی شاندار اننگ کھیلی۔

بھارتی ٹیم کے ایک اور مسلمان کھلاڑی دلاور حسین نے اپنا پہلا ٹیسٹ 34-1933ء میں کلکتہ میں کھیلا 3 نصف سنچریوں کی مدد سے 254 رنز بنانے والے دلاور حسین پر اعتماد بیٹسمین اور پھرتیلے وکٹ کیپر تھے تاہم تقسیم کے بعد وہ پاکستان آگئے سید مشتاق علی کا شمار بہترین کھلاڑیوں میں ہوتا تھا انہوں نے 1934ء میں انگلینڈ کے خلاف ٹیسٹ کیریئر کا آغاز کیا اور 612 رنز بنائے اسی طرح بھارتی ٹیم کا حصہ بننے والے جمشید ایرانی بھی مسلمان کرکٹر تھے جنہوں نے بطور وکٹ کیپر ٹیم کو جوائن کیا تاہم وہ صرف ایک ہی ٹیسٹ کھیل سکے۔

بھارتی کرکٹ ٹیم کے مشہور و معروف کھلاڑی افتخار علی خان پٹودی کا شمار بھارتی لیجنڈز میں ہوتا ہے وہ 16 مارچ 1910ء کو پنجاب میں پیدا ہوئے اور شاندار کارکردگی دکھانے کے عوض بھارتی ٹیم کی قیادت کے فرائض بھی سرانجام دیئے اور اس طرح انہوں نے بھارت کے پہلے مسلمان کپتان بننے کا اعزاز حاصل کیا اسی طرح ایک اور مسلمان کھلاڑی غلام احمد حسن بھی ہیں جو 4 جولائی 1922ء کو حیدرآباد میں پیدا ہوئے آف اسپنر کی حیثیت سے کیریئر کا آغاز کرنے والے غلام احمد حسن کو بھی 49-1948ء میں بھارت کی ٹیسٹ کرکٹ ٹیم کا کپتان بننے کا اعزاز حاصل ہے۔

بھارتی کرکٹ ٹیم کا حصہ بننے والے ایک اور مسلمان کرکٹر غلام احمد پارکر نے 1982ء سے 74-1984ء تک صرف ایک ٹیسٹ اور 10 ون ڈے میچز کھیلے جبکہ سلیم درانی کا شمار چھکے لگانے والے بیٹسمینوں میں ہوتا تھا وہ 11 دسمبر 1934ء کو قابل میں پیدا ہوئے اور 29 ٹیسٹ میچوں میں 1202 رنز بنائے اور 75 وکٹیں حاصل کیں وہ بہترین بیٹسمین اور بہترین اسپنر تھے عباس علی بیگ نے 10 ٹیسٹ میچز کھیلے وہ 19 مارچ 1939ء کو حیدرآباد میں پیدا ہوئے اور انگلینڈ کے خلاف 1959ء میں اپنے کیریئر کا آغاز کیا۔

منصور علی خان پٹودی 5 جنوری 1941ء کو بھوپال میں پیدا ہوئے اور اپنے والد سابق ٹیسٹ کرکٹر افتخار علی خان پٹودی کی طرح مسلمان کپتان ہونے کا اعزاز بھی اپنے نام کیا 46 ٹیسٹ میچوں میں 2793 رنز بنانے والے کھلاڑی نے 1961ء میں کرکٹ کی شروعات کی ایک کار حادثہ میں انکی ایک آنکھ ضائع ہوگئی تاہم 1974ء میں دوبارہ وہ صرف ایک آنکھ ضائع ہونے کے باوجود کرکٹ کھیلی انکی قیادت میں بھارت نے 9 ٹیسٹ میچز جیتے سید عابد علی 9 اکتوبر 1941ء کو پیدا ہوئے اور 1967ء میں آسٹریلیا کے خلاف اپنے کیریئر کا آغاز کیا۔ اگر وکٹ کیپرز کی بات کی جائے تو سید مجتبیٰ حسین کرمانی کا شمار بھارت کے ممتاز وکٹ کیپرز میں ہوتا ہے۔ وہ 29 دسمبر 1949ء کو پیدا ہوئے اور 28 میچز میں نمائندگی کی ایک لمبے عرصے تک بطور وکٹ کیپر خدمات سرانجام دینے والے کرمانی 1983ء ورلڈکپ فاتح ٹیم کا بھی حصہ تھے محمد اظہر الدین 8 فروری 1963ء کو حیدرآباد میں پیدا ہوئے اور 85-1984ء میں اپنے پہلے تینوں ٹیسٹ میچوں میں متواتر 3 سنچریاں داغ کر ورلڈ ریکارڈ قائم کیا جو ابھی تک ان ٹوٹ ہے 1990ء میں انہیں کپتان بننے کا اعزاز حاصل ہوا اور 14 ٹیسٹ میچوں میں کامیابی سمیٹی 2000ء میں جنوبی افریقہ کے کپتان ہنسی کرونیئے نے ان پر میچ فکسنگ کا الزام لگایا جسکی بنا پر بی سی سی آئی نے ان پر کرکٹ کھیلنے پر تاحیات پابندی لگادی۔

بھارتی کرکٹ ٹیم کے ایک اور مسلمان کھلاڑی رشید غلام محمد پٹیل ہیں جو کیم جون 1964ء میں گجرات میں پیدا ہوئے وہ بائیں ہاتھ کے فاسٹ بالر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک ذمہ دار کرکٹر تھے انہوں نے 89-1988ء میں نیوزی لینڈ کے خلاف اپنا پہلا ٹیسٹ میچ کھیلا 2 اگست 1958ء کو حیدرآباد میں جنم لینے والے ارشد ایوب نے 1982ء اور 1990ء کے دوران 13 ٹیسٹ اور 32 ون ڈے میچز کھیلے وہ ایک عمدہ اسپنر اور ایک بہترین بیٹسمین تھے لیکن وہ زیادہ دیر تک ٹیم میں نہ ٹک سکے۔

سید کرمانی کے بعد دوسرے مسلمان وکٹ کیپر سید صباء کریم 14 نومبر 1967ء کو پٹنہ میں پیدا ہوئے وکٹ کیپنگ کے ساتھ ساتھ اچھی بیٹنگ بھی کرتے تھے انہوں نے اپنا پہلا ٹیسٹ 1999ء میں بنگلہ دیش کے خلاف کھیلا وسیم جعفر کی صورت میں بھارتی ٹیم کو ایک اور

عابد علی

عامر الٰہی

گل محمد

منصور پٹودی

کاردار

محمد ناصر

صبا کریم

وسیم جعفر

اظہر الدین

محمد نثار

عباس علی بیگ

مشتاق علی

افتخار پٹودی

اقبال صدیقی

مسلمان کھلاڑی2000ء کو ملا جو06-2005ء تک کھیلے وسیم جعفر 16 فروری1978ء کو پیدا ہوئے تھے اسی طرح محمد کیف کیم دسمبر1980ء میں آلہ آباد میں پیدا ہوئے جنہوں نے2000ء میں اپنا پہلا انٹرنیشنل کرکٹ میچ بنگلور میں کھیلا انہوں نے ورلڈکپ اور چیمپئن ٹرافی کے علاوہ ٹیسٹ میچز میں بھی شاندار کارکردگی پیش کی لیکن شومئی قسمت کہ وہ طویل عرصہ تک بھارتی ٹیم کی نمائندگی سے قاصر رہے۔

جبکہ موجودہ دور کی بات کی جائے تو ظہیر خان کا کھیل بھی بہت عمدہ ہے تاہم وہ ٹیم میں کبھی ان کبھی آؤٹ ہوتے ہیں انہی کے ساتھ یوسف پٹھان اور عرفان پٹھان یہ دونوں مسلمان بھائی ہیں بھارتی ٹیم کا حصہ بنتے رہتے ہیں دونوں بھائی ایک سے بڑھ کر ایک ہی ایسے ہی بہترین کھلاڑیوں کی صف میں محمد مناف پٹیل بھی شامل ہیں جو بہترین کھلاڑی ہیں جبکہ مستقبل قریب میں 24 سالہ کشمیری کرکٹر پرویز رسول بھی بھارتی ٹیم کیلئے پر تول رہے ہیں آف اسپین بولر اور بہترین بیٹسمین جموں کشمیر کے نوجوان کھلاڑی پرویز رسول میں بے پناہ صلاحیت ہے حالانکہ پرویز رسول عابد نبی کے بعد دوسرے کشمیری کھلاڑی ہیں جنہیں بھارت اے ٹیم کی نمائندگی کا اعزاز ملا ان کے علاوہ بعض ایسے بھی کرکٹرز گزرے ہیں جنہوں نے ابتداء میں بھارت کی نمائندگی کی اور تقسیم کے بعد پاکستان سے چلے گئے اور وہاں کی ٹیم میں شامل ہو گئے ان میں امیر الٰہی‘ عبدالحفیظ کاردار اور گل محمد شامل ہیں جنہوں نے بھارتی ٹیم میں بھی کھیلنے کا اعزاز حاصل کیا۔

سید کرمانی

محمد کیف

عرفان پٹھان

محمد بقا جیلانی نے اوول میں اگست 1936ء میں واحد ٹیسٹ انگلینڈ کیخلاف کھیلا گل محمد نے لارڈز میں جون1946ء میں انگلینڈ کیخلاف کیریئر کا آغاز کیا جبکہ آخری ٹیسٹ پاکستان کی جانب سے اکتوبر1956ء میں آسٹریلیا کیخلاف کھیلا گل محمد نے 9 ٹیسٹ کھیلے۔ عبدالحفیظ کاردار نے جون1946ء میں لارڈز میں بھارت سے پہلا ٹیسٹ کھیلا بعد ازاں پاکستان کی جانب سے کھیلے۔ امیر الٰہی نے1947ء میں آسٹریلیا کیخلاف ٹیسٹ کھیل کر پاکستان کی جانب سے مزید میچز کھیلے۔ اقبال صدیقی نے2001ء میں انگلینڈ کیخلاف واحد ٹیسٹ موہالی میں کھیلا۔

عبدالوحید مزاج (میانوالی)

کم عمری میں وفات پانے والے کرکٹرز!

یہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ موت کا ایک دن متعین ہے اور انسان چاہے جس صورت میں بھی ہو موت آخر اُسے آ کر ہی رہتی ہے اور قدرت کے اس نظام سے کھلاڑی بھی الگ نہیں تاہم یہ ضرور ہے کہ کچھ کھلاڑی جو کہ بہت کم کرکٹ کھیلے ہیں یا بہت کم شہرت رکھتے ہیں وہ بھی اس میں شامل ہیں۔

جیسے1876.77ء کے پہلے ٹیسٹ سے لیکر اب تک2000 سے زائد کھلاڑی ٹیسٹ کیپس حاصل کر چکے ہیں مگر ان میں صرف چھ کھلاڑی ایسے ہیں جو25 سال کی عمر سے قبل وفات پاگئے جن میں سرفہرست حالیہ ورلڈکپ2007ء کے دوران وفات پاجانے والے بنگلہ دیش کے کھلاڑی منظور السلام ہیں جنکی موٹر سائیکل تیزی سے اپنی منزل کی جانب گامزن تھی کہ کھلنا کی مرکزی شاہراہ پر دوڑتی بائیک اچانک ہی ڈگمگائی اور سامنے سے آنے والی بس سے جاٹکرائی جس سے منظور السلام اور ان کے ساتھی فرسٹ کلاس کرکٹر سجاد الحسن سڑک پر ڈھیر ہو گئے جہاں منظور السلام موقع پر جبکہ سجاد الحسن اسپتال میں دم توڑ گئے حالانکہ وفات سے صرف ایک دن پہلے منظور السلام نے آخری فرسٹ کلاس میچ میں 31 رنز بنانے کے علاوہ113 رنز دیکر4 وکٹوں کی کارکردگی بھی دکھائی قاضی منظور السلام رانا4 مئی1984ء کو پیدا ہوئے اور22 سال317 دن کی عمر میں16 مارچ2007ء کو انتقال کر گئے اور اس طرح وہ وفات پانے والے سب سے کم عمر ٹیسٹ کھلاڑی قرار پائے آسٹریلیا سے تعلق رکھنے والے کھلاڑی آرچی جیکسن بھی ایسے کھلاڑی ہیں جو25 سال کی عمر سے پہلے اس دنیا سے ناطہ توڑ گئے5 ستمبر1909ء کو پیدا ہونے والے جیکسن ٹی بی کے مرض میں مبتلا ہوئے اور 23 سال اور 164 دن کی عمر میں16 فروری1933ء کو انتقال کر گئے۔ 11 نومبر1977ء کو پیدا ہونے والے انگلش کرکٹر بین ہولی اوک کی کار کے حادثے میں ہلاکت کا واقعہ 23 مارچ2002ء کو رونما ہوا تو اس وقت انکی عمر 24 سال اور132 دن تھی اور اس طرح وہ دنیا کو خیر باد کہنے والے تیسرے کرکٹر ثابت ہوئے۔

28 اکتوبر1913ء کو آنکھ کھولنے والے ویسٹ انڈیز کھلاڑی سائرل کرسٹیانی 4 اپریل1938ء کو ملیریا میں مبتلا ہونے کے سبب 24 سال اور 158 دن کی عمر میں انتقال کر گئے تو اس طرح وہ25 سال کی عمر سے قبل وفات پاجانے والے چوتھے کرکٹر بنے۔

تراور یڈ انڈو

منظور اسلام

بین ہولی ہک

پانچویں کم عمرترین وفات پا جانے والے کھلاڑی زمبابوے کے ٹریور مڈونڈا ہیں جو22 اکتوبر1976ء کو پیدا ہوئے اور11 جون 2001ء کو ملیریا کے سبب انتقال کر گئے۔ اس وقت انکی عمر24 سال اور 201 دن تھی اسی طرح جنوبی افریقہ کے کھلاڑی گس کیمپس نے4 اگست 1865 کو جنم لیا تو19 مئی1890ء کو24 سال اور288 دن کی عمر میں وہ25 ویں سالگرہ سے قبل ہی بخار میں مبتلا ہو کر خالق حقیقی سے جاملے یوں ٹیسٹ کرکٹ کی تاریخ میں چھ کھلاڑیوں کے ساتھ زندگی نے وفا نہیں کی اور25 ویں سالگرہ سے پہلے ہی انہیں موت کا ذائقہ چکھادیا۔

قارئین کی معلومات میں اضافہ کے پیش نظر بتاتے چلیں کہ 39 کھلاڑی ٹیسٹ کرکٹ میں ایسے گزرے ہیں جو کہ35 ویں سالگرہ سے قبل اس دنیا کو خیرباد کہہ گئے تاہم انگلینڈ کے مونٹی باؤڈن ہمیشہ یاد رکھے جائیں گے کیونکہ وہ پہلے کھلاڑی ہیں جو26 سال اور110 دن کی عمر میں انتقال کر گئے رہوڈیشیا میں ایک گاڑی سے گر جانے کے بعد ان کے جسم کے بعض حصوں میں دوران خون رک گیا تھا جس سے19 فروری1892ء کو انکی موت واقع ہوئی۔ دوسرے ٹیسٹ ممالک کی فہرست میں بھارت کی جانب سے وفات پانے والے سب سے کم عمر کھلاڑی امر سنگھ لدھا ہیں جو20 کوئی1940ء کو نمونیا میں مبتلا ہوئے اور29 سال کی اور168 دن کی عمر میں آنجہانی ہو گئے۔

نیوزی لینڈ کے وکٹ کیپر کین ووڈز ورڈ بھی ان بدقسمت کھلاڑیوں میں سے ہیں جو کم عمری میں ہی داغ مفارقت دے گئے وہ19 اگست1976ء کو لیوکیمیا کا شکار ہوئے اور29 سال اور263 دن کی عمر میں چل بسے۔

پاکستان کی طرف سے یہ بدقسمتی مفسر الحق کے حصہ میں آئی جو 27 جولائی1983ء کو حرکت قلب بند ہوجانے کے باعث38 سال اور345 دن کی عمر میں اس دنیا سے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے کوچ کر گئے۔ جبکہ سری لنکا کے کھلاڑی انورا وراناسنگھے بھی حرکت قلب بند ہوجانے کے بعد9 ستمبر1998ء کو42 سال اور27 دن کی عمر میں انتقال کر گئے اور اس طرح وفات پانے والے اپنے ملک کے کم عمر ترین کھلاڑی بنے اور اگر اس کے برعکس دیکھا جائے تو نیوزی لینڈ کے ایرک ٹنڈل وہ خوش قسمت کھلاڑی جو18 دسمبر1910ء کو پیدا ہوئے اور اس وقت معمر ترین حیات ٹیسٹ کرکٹر کے طور پر پہچانے جاتے ہیں لیکن بے وقت موت مرنے والے مذکورہ چھ ٹیسٹ کرکٹرز کو بھلانا اتنا آسان نہیں جنہیں انکی بے وقت موت کے سبب ہمیشہ یاد رکھا جاتا رہیگا۔

''دوسرا'' ہتھیار اب بھی موثر ہے: سعید اجمل

سعید اجمل کو جنوبی افریقا کے خلاف دو ٹیسٹ میچوں کی سیریز کے لئے ٹرمپ کارڈ قرار دیا جا رہا ہے۔ سعید اجمل کی 36 ویں سالگرہ والے دن 14 اکتوبر کو پاکستانی ٹیم ابوظہبی کے شیخ زید اسٹیڈیم میں جنوبی افریقا کے خلاف پہلا ٹیسٹ کھیلا پاکستان نے جنوبی افریقا کی مضبوط بیٹنگ لائن اپ کو قابو کرنے کے لئے اسپین بولنگ کے ذریعے حملہ آور ہونے کی کوشش کی ہے۔ پاکستان کے نمبر ون اسپین بالر سعید اجمل نے جنوبی افریقہ کے خلاف سیریز سے قبل ایک مختصر گفتگو کی جو کہ قارئین کے لئے پیش کی جا رہی ہے۔

اس سال آپ کی کارکردگی یکساں نہیں رہی؟

اس سال پانچ ٹیسٹ میچوں میں 25 وکٹیں حاصل کر چکا ہوں، اس کے علاوہ ون ڈے انٹرنیشنل میں حاصل کردہ وکٹوں کی تعداد 37 ہے، اس کارکردگی کو کون خراب کہے گا؟ میرا ماضی کا ریکارڈ نکال کر دیکھا جائے۔ 19 ون ڈے میچز میں 37 وکٹیں جب کہ 5 ٹیسٹ میچز کے دوران 25 وکٹیں حاصل کیں ہیں، یہ کوئی بری پرفارمنس نہیں اس سے زیادہ وکٹیں حاصل نہیں کر سکا لیکن ٹیم کو جتوانے کے لئے اہم کردار ادا کرتا رہا ہوں ہار جیت کھیل کا حصہ ہوتا ہے لیکن ٹیم کو کامیابی دلوانے کیلئے اہم کردار ادا کرتا رہا ہوں ایک میچ میں ناقص کارکردگی کا مطلب یہ نہیں کہ ٹیم خراب ہے، پاکستان کی بیٹنگ لائن مشکلات کا شکار ہے لیکن اتنی بری بھی نہیں۔

دوسرا' ہتھیار اب بھی موثر ہے؟

میں نے 70 فیصد وکٹیں 'دوسرا' سے حاصل کی ہیں اور اب بھی خود کو ایک موثر بولر سمجھتا ہوں اور اپنی کارکردگی سے مطمئن ہوں۔ اگر بلے باز میری بولنگ کو سمجھ چکے ہیں تو ان کے توڑ کے لیے بھی مختلف ویری ایشین کے ذریعے کامیابی حاصل کرنے کی کوشش میں لگا رہتا ہوں۔

جنوبی افریقہ کے ساتھ سیریز مشکل نہیں ہے؟

ہماری بالنگ اچھی ہے جنوبی افریقہ سے اچھا مقابلہ کریں گے۔ جنوبی افریقہ کے ساتھ سیریز مشکل ہے لیکن ہم بھرپور تیاری کے ساتھ کیساتھ آئے ہیں اچھا کھیلیں گے اور حریف کو سخت مقابلے کا سامنا کرنا پڑے گا۔ گذشتہ سال پاکستان نے اُس وقت کی عالمی نمبر ایک ٹیم انگلینڈ کو متحدہ عرب امارات میں شکست دی تھی اور اب اس کا مقابلہ ایک بار پھر عالمی نمبر ایک ٹیم جنوبی افریقہ سے ہے۔ گذشتہ سال کی کارکردگی دوہرانے کی ہر ممکن کوشش کریں گے۔ خواہش ہے کہ جنوبی افریقہ کے خلاف سیریز میں بھی مین آف سیریز بنوں۔ پاکستانی بولنگ اٹیک جنوبی افریقہ کی 20 وکٹیں حاصل کرنے کی اہلیت رکھتا ہے، اور گذشتہ تین سالوں سے یہی ٹیم حریف کی 20، 20 وکٹیں حاصل کر کے میچ جیت رہی ہے لہذا صرف ایک شکست کے بعد ٹیم اور اس کی بولنگ کے بارے میں منفی رائے قائم کر لینا درست نہیں۔ پاکستانی ٹیم جنوبی افریقہ کے خلاف سیریز کی اہمیت سے بخوبی آگاہ ہے اور اس کی بھرپور تیاری کی گئی ہے اور یقین ہے کہ دونوں ٹیسٹ میچوں میں کارکردگی اچھی رہے گی۔ جنوبی افریقا نے اپنے گراؤنڈ میں گھاس والی وکٹیں بنا کر ہمیں تینوں ٹیسٹ میں وائٹ واش کیا تھا۔ اب ہماری باری ہے کہ شکست کا بدلہ لیں۔ ہم کوشش کریں گے ہوم ایڈوانٹیج حاصل کرتے ہوئے جنوبی افریقہ کو متحدہ عرب امارات میں شکست دیں۔ جنوبی افریقا نے ہمارے بیٹسمینوں کی خامیوں کو سامنے رکھتے ہوئے گھاس والی وکٹیں تیار کی تھیں۔ ہم نے بھی یہی پلان بنایا ہے کہ پروٹیز سے اسپن بولنگ کے لئے سازگار وکٹیں بنا کر اپنی شکست کا بدلہ لیں اور ان کے خلاف اپنی قوت کو سامنے رکھتے ہوئے وکٹیں تیار کریں۔ ہم انہی گراؤنڈز پر عالمی نمبر ایک انگلینڈ کو تین صفر سے شکست دے چکے ہیں۔ دبئی اور ابوظہبی کی وکٹوں پر ٹرن موجود ہے اور یہی ہمارا ایڈوانٹیج ہوگا زمبابوے کے ہاتھوں شکست کے بعد ہم سے توقعات بڑھ گئی ہیں۔ میں اس سیریز کے لئے بھرپور محنت کر رہا ہوں اور کوشش کر رہا ہوں کہ دنیا کی نمبر ایک ٹیم کے خلاف وہ بولنگ کروں جس کی مجھ سے توقع کی جا رہی ہے۔

خود پر کوئی دباؤ محسوس کرتے ہیں؟

کپتان مصباح الحق کی جانب سے خود پر ضرورت سے زیادہ اعتماد کرنے سے میں خود پر کوئی دباؤ محسوس نہیں کرتا نارمل رہنے کی کوشش کرتا ہوں۔

رینکنگ میں نمبر ون کی کوشش کریں گے؟

اس وقت آئی سی سی ٹیسٹ رینکنگ میں جنوبی افریقا کے ڈیل اسٹین پہلے اور فلینڈر دوسرے نمبر پر ہیں میرا اس وقت رینکنگ میں چوتھا نمبر ہے جبکہ سری لنکا کے رنگانا ہراتھ تیسرے نمبر پر ہیں۔ میرا ہدف ہے کہ آئی سی سی ٹیسٹ رینکنگ میں دونوں بولروں کو پیچھے چھوڑتے ہوئے نمبر ایک پوزیشن حاصل کروں۔

ٹیسٹ میں ملنے والے معاوضے سے مطمئن ہیں؟

کرکٹ بورڈ کو ٹیسٹ میچ کھیلنے والے کھلاڑیوں کو زیادہ معاوضہ دینا چاہیے۔ دیگر بین الاقوامی کھلاڑیوں کے مقابلے میں پاکستانی پلیئرز کو کم رقم دی جاتی ہے۔ اب کھلاڑی صرف ایک روزہ اور ٹی ٹوئنٹی میچ کھیلنا چاہتے ہیں کیوں کہ اُنھیں ان سے زیادہ پیسے ملتے ہیں جب کہ ٹیسٹ میچ کھیلنے والے کھلاڑیوں کو اُتنی رقم نہیں ملتی۔ میں نے چھ سالوں میں صرف 28 ٹیسٹ میچ کھیلے اس لیے ایک روزہ اور ٹی ٹوئنٹی میچوں کے برعکس پیسے کمانے کے بہت کم مواقع ہوتے ہیں۔

پاکستان کو ٹیسٹ میچز کم ملنے کی کیا وجہ سمجھتے ہیں؟

پاکستان کے ٹیسٹ میچ کم کھیلنے کی وجہ ملک میں سلامتی کے خدشات کے باعث غیر ملکی ٹیموں کا یہاں نہ آنا ہے پاکستان اور بھارت کو آپس میں زیادہ سے زیادہ ٹیسٹ میچز کھیلنے چاہئیں۔ میں نے 2008 کے ایشیا کپ میں بھارت کے خلاف انٹرنیشنل کرکٹ کا آغاز کیا تھا لیکن اب تک بھارت کے خلاف ایک بھی ٹیسٹ میچ نہیں کھیل پایا ہوں۔ سیاست کو ایک طرف رکھا جانا چاہیے۔ مجھے کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ کیوں دونوں ٹیمیں ایک دوسرے کے خلاف نہیں کھیلتیں۔ پاک بھارت کرکٹ میچ کسی تیسرے ملک میں ہو تب بھی میدان تماشائیوں سے بھرا ہوتا ہے۔

''فیس بک'' پر جعلی اکاؤنٹ سے پریشانی ہوئی تھی؟

تمام اکاؤنٹس جعلی اور میں خود ان سے تنگ ہوں، میں نے تحقیقات کیں تو علم ہوا کہ کراچی کا ایک شخص اس کام میں ملوث ہے۔ اسے تنبیہ کی پھر بھی باز نہ آیا اب اگلے لائحہ عمل پر غور کر رہا ہوں، میں اپنے پرستاروں سے درخواست کرتا ہوں کہ اگر وہ مجھ سے رابطے میں رہنا چاہتے ہیں تو ٹویٹر پر تصدیق شدہ اکاؤنٹ ''رئیل سعید اجمل'' کو فالو کریں۔

جنوبی افریقی بیٹسمین اسپن کو کھیلتے ہوئے گھبراہٹ کا شکار ہوتے ہیں، آپ کیا کہیں گے؟

پروٹیز نمبرون ہیں، اس مقام تک پہنچنے کے لیے ٹاپ کلاس بیٹسمینوں اور بولرز کی ضرورت ہوتی ہے، میرا نہیں خیال کہ انھیں کوئی گھبراہٹ ہوتی ہوگی، دنیا کی بہترین بیٹنگ لائن کو آؤٹ کرنے کے لیے ہمیں سخت محنت کی ضرورت ہوگی، ہمارے بولرز بھی صلاحیتوں میں کسی سے کم نہیں، امید ہے کہ ہم یو اے ای کی کنڈیشنز میں ان کا بھرپور مقابلہ کرتے ہوئے مثبت نتائج حاصل کرنے میں کامیاب ہوں گے۔

آپ کو خاصی تاخیر سے انٹرنیشنل کیریئر شروع کرنے کا موقع ملا، اس طویل سفر میں کسی مایوسی کا بھی شکار ہوئے؟

انٹرنیشنل ڈیبیو کے انتظار میں کئی پاپڑ بیلے، روزگار کے لیے مختلف کام کیے، گرمیوں میں خاندانی کاروبار کپڑے کی تجارت کے لیے دکان پر جاتا، سردیوں میں کرکٹ کھیلتا، شادی بھی ہوگئی، کے آر ایل کی طرف سے تنخواہ اتنی نہیں ملتی تھی کہ گزارا ہوتا، اسٹیٹ لائف کے ساتھ وابستہ ہوگیا تا کہ اضافی آمدنی حاصل ہوسکے، ان حالات میں گھر والوں نے وارننگ دیدی کہ تمہارے پاس آخری سال ہے، کرکٹ میں کیریئر آگے نہ بڑھا تو خاندانی کاروبار مستقل بنیادوں پر سنبھالنا ہوگا، خدا کا شکر ہے کہ مجھے قومی ٹیم میں جگہ مل گئی اور انٹرنیشنل کامیابیوں کا سفر بھی شروع ہوگیا، پھر پیچھے مڑ کر دیکھنے کی ضرورت نہیں پڑی۔

پاکستان کی نمائندگی کا موقع کیسے ملا، کچھ احوال بتائیں گے؟

حیرت کی بات یہ ہے کہ 2005ء میں سیزن میں ٹاپ کیا تو بھی قومی ٹیم کے لیے منتخب نہ کیا گیا، تربیتی کیمپ میں بلائے جانے کے باوجود کھیلنے کا موقع نہیں مل سکا۔ اگلے سال بھی بھرپور فارم میں تھا مگر زیر غور نہیں لایا گیا۔

2007ء میں صرف 17 آؤٹ کیے تھے کہ گرین شرٹ زیب تن کرنے کا موقع مل گیا۔

کس نے شناخت کیا کہ آپ کا ٹیلنٹ ملک کے کام آسکتا ہے؟

مصباح الحق میرے اچھے دوست ہیں، انھوں نے مینجمنٹ سے کہا کہ ٹیم میں کوالٹی اسپنر کی کمی محسوس ہوتی ہے، آپ ایک بار سعید کو چیک ضرور کرلیں، بعدازاں جو بھی فیصلہ کیا گیا قبول ہوگا، تربیتی کیمپ میں آیا تو یہاں ایک اور چیلنج کا سامنا کرنا پڑ گیا۔ سرفراز نواز اور چند دیگر افراد نے کہا کہ یہ لڑکا بال تھرو کرتا ہے، انٹرنیشنل کرکٹ میں چل نہیں سکتا۔ انھوں نے حادثے کی وجہ سے ہڈی میں خم اور بائیومکینک ٹیسٹ تقاضوں کو نظرانداز کرتے ہوئے اپنا فیصلہ صادر کردیا۔ مصباح الحق نے میری وکالت کرتے ہوئے کہا کہ ایک بولر 15 سال سے ڈومیسٹک کرکٹ کھیل رہا ہے، ایکشن میں کوئی مسئلہ نظر نہیں آیا، آپ ایک بار اسے انٹرنیشنل میچ میں کھیلنے کا موقع دیں، اگر کوئی مشکوک بات ہوئی تو آئی سی سی کے اعتراض پر کیریئر ختم ہوجائے گا، مجھے دوبارہ کیمپ میں بلا کر اچھی طرح چیک کرکے بھارت کیخلاف آزمانے کا فیصلہ کیا گیا۔ روایتی حریف کے ہوم گراؤنڈ پر کیریئر کا آغاز کرنے کی سوچ سے ہی میری ٹانگیں کانپ رہیں تھیں، پھر اپنی ہمت بندھائی کہ اتنا عرصہ ہوگیا فرسٹ کلاس کرکٹ میں پرفارم کررہا ہوں، تجربہ کس دن کام آئے گا۔ مصباح الحق نے بھی خاصی حوصلہ افزائی کی۔ انھوں نے کہا کہ آج کیریئر کا پہلا اور آخری موقع سمجھ کر بولنگ کرو، کامیاب رہوگے۔

اولین میچ میں کیسی کارکردگی رہی؟

وکٹ تو صرف ایک ہی حاصل کرسکا لیکن ایک ایسے وقت میں جب دیگر بولرز کی بھرپور پٹائی ہورہی تھی، میں نے رنز روکے، آخر میں 5 اوورز کرکے بھارت کو 350 کا ٹوٹل حاصل کرنے سے باز رکھا، اس میچ میں میری ورائٹی اور لائن لینتھ نے گہرا اثر چھوڑا، مبصرین نے بھی کارکردگی کو سراہا جس کے بعد قومی ٹیم کا مستقل رکن بن گیا۔

ٹیسٹ میں کامیابیوں کا سلسلہ کیسے شروع ہوا؟

یونس خان کپتان تھے، انھوں نے کہا کہ سری لنکا اسپنرز کی جنت ہے، اپنی صلاحیتوں کے مطابق پرفارم کرو، تمھیں یہی ٹیسٹ نہیں، اگلے دو میچ بھی کھیلنا اور ٹیم کے لیے اہم کردار ادا کرنا ہے۔ ان کی طرف سے اعتماد اور حوصلہ دیے جانے کے بعد میں اننگز میں 5 وکٹیں حاصل کرنے میں کامیاب ہوگیا۔ بعدازاں آسٹریلیا کیخلاف ٹوئنٹی 20 کیریئر کے آغاز کا بھی موقع ملا جس میں بہترین کارکردگی سے مورال بلندیوں پر جا پہنچا۔

''دوسرا'' میں مہارت کب اور کیسے حاصل کیا؟

فیصل آباد کے ایک بولر عقیل مرلی ''دوسرا'' کو بطور خاص ہتھیار استعمال کرتے تھے۔ ثقلین مشتاق کے بعد انھیں اس حوالے سے پہچان حاصل ہوئی، فیصل آباد کی ٹیم بنی تو عقیل مرلی کو اسی اضافی خوبی کی وجہ سے مجھ پر ترجیح دی گئی۔ اس فیصلہ کے بعد میں ذرائع آمدن میں اضافے کی سوچ لے کر کلب کرکٹ کھیلنے کے لیے انگلینڈ چلا گیا، وہاں ہفتے میں 2 دن میچ کھیلتے باقی 5 دن فراغت ہوتی۔ میں نے ثقلین مشتاق کی ویڈیوز دیکھیں، سابق بولر کی انگلیوں کی حرکات کا باریک بینی سے مشاہدہ کرتے ہوئے ڈیڑھ ماہ تک صرف اور صرف ''دوسرا'' کی مشق کی۔

ثقلین مشتاق نے آپ کو سکھانے میں کوئی کردار ادا کیا؟

میں نے صرف ان کی ویڈیوز دیکھ کر اپنے تجربات اور مسلسل مشق سے سیکھا، اس دوران ان سے ملاقات کا موقع نہیں مل سکا، تاہم ٹیسٹ کیپ

حاصل کرنے کے بعد ان سے ملا اور بولنگ کے حوالے سے بات چیت ہوئی، انھوں نے قیمتی مشوروں سے بھی نوازا۔

چند سابق کرکٹرز کا کہنا ہے کہ بیٹسمین آپ کی گیند کو سمجھنے لگے ہیں، بولنگ غیر مئوثر ہونے سے آپ کا کیریئر مختصر ہوجائے گا؟

اس میں کوئی شک نہیں کہ دنیا بھر کے کوچز اور بیٹسمین حریف بولرز کے ویڈیوز کا جائزہ لے کر خوب ہوم ورک کرتے ہیں۔ ان کی کوشش ہوتی ہے کہ مختلف حربوں کو ناکام بنانے کے طریقے تلاش کیے جائیں لیکن ہم بھی آرام سے نہیں بیٹھے رہتے، اپنی ورائٹیز، لائن اور لینتھ پر مختلف تجربات کرتے رہتے ہیں تا کہ بیٹ اور بال کی جنگ میں ہمیں کامیابی حاصل ہو۔

ساری دنیا کو معلوم ہے کہ میں ''دوسرا'' کرتا ہوں، پھر بھی بیشتر بیٹسمین اچھی طرح کھیل نہیں پاتے اور غلطی کرنے پر مجبور ہوجاتے ہیں۔ گیند درست لینتھ پر پڑنے کے بعد گھومتی ہے تو سمجھنا آسان نہیں رہتا، میں تو اللہ کا نام لے کر میدان میں اترتا اور ہر گیند پر وکٹ لینے کی کوشش کرتا ہوں۔ کئی بار بیٹسمین بہت زیادہ ہوم ورک کے باوجود بولنگ کو نہیں سمجھ پاتے، میرا کام سو فیصد پرفارمنس دینا ہے، کامیابی اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

کبھی کبھی آخری اوورز میں آپ کو خلاف توقع زیادہ رنز پڑجاتے ہیں، اس کی کیا وجہ ہے؟

کوئی بولر صورتحال کو ہاتھ سے نکلتا دیکھنا پسند نہیں کرتا۔ تاہم کرکٹ میں ایسے لمحات بھی آجاتے ہیں کہ کچھ بھی آپ کے حق میں نہیں جاتا، پوری کوشش ہوتی ہے کہ ایک ایک گیند ناپ تول کر پھینکوں، جس سے نتائج ہمارے حق میں ہوں لیکن کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ آپ بھرپور کوشش کے باوجود اپنی حکمت عملی میں کامیاب نہیں ہوتے، بیٹسمین کا دن اچھا اور آپ کا برا ہوتا ہے۔

کسی بیٹسمین کے سامنے بولنگ کرتے ہوئے گھبراہٹ محسوس کرتے ہیں؟

مجھے اکثر اوقات مشکل صورتحال یا اہم مواقع پر ہی بولنگ کے لیے کہا جاتا ہے، اسی لیے خود کو ہر چیلنج کے لیے تیار رکھتا ہوں۔ کسی سے خوفزدہ نہیں ہوتا، اسی اعتماد کی بدولت کرس گیل سمیت کئی چھکے چھڑانے والے بیٹسمین قابو کیے۔ کیون پیٹرسن کی بھی ایک نہ چلنے دی، کسی کے سامنے گھبراہٹ نہیں ہوتی، اگر کسی کا اسٹائل جارحانہ ہے تو ہم بھی ایک ایک بیٹسمین کی ویڈیوز

دیکھ کر کوچ اور کپتان کی مشاورت سے پورا ہوم ورک کرتے ہیں کہ ان کو کس طرح قابو کیا جائے۔ ٹیسٹ میں مجھے سنگا کارا نے بے حد متاثر کیا ہے۔ سری لنکن بیٹسمین ابتدا میں بڑے محتاط انداز میں پچ اور بولنگ کو سمجھتے ہیں، کریز پر سیٹ ہونے کے بعد ان کو روکنا ممکن نہیں ہوتا۔

آپ کے بولنگ ایکشن پر بھی کئی بار خوب شور مچایا گیا، کیا وجہ ہے؟

سری لنکن اسپنر مرلی دھرن کی طرح میرے بھی کندھے میں بچپن سے ہی ٹیڑھا پن ہے جس کی وجہ سے شکوک ظاہر کیے گئے تاہم ایک بار بائیومکینک لیب میں مکمل ہر ٹیسٹ مکمل کرنے کے بعد آئی سی سی نے کلیئر کر دیا تو کوئی مسئلہ نہیں رہا۔

حال ہی میں جان ایمبری نے ایک بار شکوک پیدا کرنے کی کوشش کی؟

ان کا اپنے ملک کا بولر ہو تو سب صحیح ہے۔ انھیں بھارت، آسٹریلیا کے بولرز میں کوئی نقص نظر نہیں آتا، پاکستان، سری لنکا، بنگلہ دیش، زمبابوے کے کھلاڑیوں پر کوئی انگلی اُٹھے تو جواب میں کوئی کچھ نہیں کر سکتا۔ میرے پاس کلیئرنس سرٹیفکیٹ موجود ہے، آئی سی سی اعتراض کرے تو چلا جاؤں گا، بے جا تنقید کرنے والوں کی باتوں سے کوئی فرق نہیں پڑتا، کپتان کا بھی مشورہ ہے کہ فضول بیانات کو خاطر میں لانے کے بجائے اپنی پرفارمنس پر نظر رکھو۔

آپ کے خیال میں کیریئر کے مزید کتنے سال باقی ہیں؟

خود کو ورلڈ کپ 2015ء تک سپر فٹ دیکھنا چاہتا ہوں۔ لمبی چوڑی منصوبہ بندی نہیں کرتا، پوری کوشش ہوگی کہ جب تک ہمت ہے ملک و قوم کے لیے پرفارم کرتا رہوں، تاہم جب محسوس کیا کہ کوئی نوجوان اسپنر میرا خلا پر کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے تو خود ہی اس کے لیے جگہ خالی کر دوں گا۔

آپ ان دنوں بیٹنگ سے بھی لطف اندوز ہو رہے ہیں، رواں سال آپ کے ٹیسٹ رنز محمد حفیظ سے زیادہ ہیں؟

کبھی کبھی ایسا ہو جاتا ہے، ایک سال فرسٹ کلاس میں بھی میرے محمد حفیظ سے زیادہ رنز تھے، آل راؤنڈر بہت اچھے کھلاڑی ہیں، ہر بیٹسمین پر کبھی نہ کبھی برا دور آ جاتا ہے، ویسے بھی ہماری بیٹنگ ایسی جا رہی ہے کہ ٹیل انڈرز بھی رنز کریں تو ٹیم کے مفاد میں ہوتا ہے، کوچ کا خیال ہے کہ مجھ میں وکٹ پر قیام کرنے اور رنز بنانے کی صلاحیت موجود ہے، اسی لیے بیٹنگ بہتر بنانے پر بھی تھوڑی توجہ دی، جس کا فائدہ بھی ہو رہا ہے، کریز پر جا کر کبھی صورتحال سے گھبراتا نہیں، بولنگ میں مجھے مشکل مواقع پر آزمایا جاتا ہے، رنز بھی روکنا ہوتے ہیں اور وکٹیں گرانے کی ذمے داری بھی مجھ پر ہوتی ہے، بیٹنگ میں بھی اسی جذبہ سے پرفارم کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔

سچن ٹنڈولکر کو آؤٹ کر کے اس کا کیریئر ختم کرنے کی بات پر بھارتی میڈیا نے خوب شور مچایا، آپ نے کیا کہا تھا؟

اتفاق سے آخری اننگز میں ماسٹر بلاسٹر کی وکٹ حاصل کرنے کا موقع مجھے مل گیا، میں نے مذاق میں ایک بات کر دی تھی جس کا غلط مطلب نکال کر رائی کا پہاڑ بنا دیا گیا، ٹیم منیجر نے بھی مجھے کہا کہ تم نے کیا بول دیا، ٹنڈولکر ورلڈ کلاس پلیئر ہیں، انھوں نے ڈھیروں ریکارڈز اپنے قدموں تلے روند دیے، ان کو تین چار بار آؤٹ کرنا بھی اپنے لیے اعزاز سمجھتا ہوں، کوئی بولر اتنے بڑے اسٹار کو کیریئر ختم کرنے پر مجبور کیسے کر سکتا ہے۔ بھارتی میڈیا نے اس معاملے کو کسی اور ہی انداز میں اچھالا، اس معاملے میں وضاحت کے سوا کیا کر سکتا تھا۔

دورہ زمبابوے میں ٹیم کی کارکردگی توقعات کے مطابق نہ رہی اس کی کیا وجوہات تھیں؟

میزبان ٹیم نے اپنی قوت اور پلاننگ کے مطابق بہترین کھیل پیش کرتے ہوئے اپنی کنڈیشنز کا بھرپور فائدہ اٹھایا۔ پہلے ٹیسٹ میں ہمارے اسپنرز نے 15 آؤٹ کیے، دوسرے میں انھوں نے وینیو تبدیل کر کے ایسی پچ پر کھلایا جس پر 10 ملی میٹر گھاس تھی، ان حالات میں ان کے میڈیم پیسر بھی بڑے مئوثر ثابت ہوئے۔

انھوں نے اپنی لائن اور لینتھ میں مستقل مزاجی کے ساتھ پاکستانی بیٹنگ کا

امتحان لیا، ڈاٹ بالز کے نتیجے میں ہمارے پلیئرز نے بالآخر صبر کا دامن ہاتھ سے چھوڑ کر وکٹیں گنوائیں، مصباح کو بھی انھوں نے اسی پلاننگ کے ساتھ آؤٹ کیا، میں منفی بولنگ کرنے کے بجائے وکٹ لینے کے لیے گیند کرتا ہوں، میں نے ایسے ہی کیا، تاہم مجموعی طور پر انھوں نے توقعات سے بڑھ کر کھیل پیش کیا۔

دورہ زمبابوے کو بیٹنگ کی ناکامی کہہ سکتے ہیں؟

صرف بیٹنگ کی ناکامی نہیں کہہ سکتے۔ گزشتہ 3 سال سے سلسلہ ایسے ہی چل رہا ہے۔ زمبابوین پلیئرز کا دونوں شعبوں میں ڈسپلن نہ صرف ٹیسٹ بلکہ ون ڈے اور ٹوئنٹی 20 میں بہترین رہا، فتح و شکست سے قطع نظر انھوں نے ہر فارمیٹ میں ہمیں ٹف ٹائم دیا۔

فیصل آباد وولفز کی چیمپئنز لیگ میں کارکردگی اچھی نہیں رہی، بیٹنگ، بولنگ اور فیلڈنگ میں معیار کا واضح فرق دیکھنے میں آیا۔ کیا ہماری فرسٹ کلاس اتنی کمزور ہوگئی؟

ہماری اور دوسرے ملکوں کی فرسٹ کلاس کرکٹ میں واضح فرق موجود ہے۔ معیار کے لحاظ سے ہم انگلینڈ کی کلب کرکٹ کے برابر ہیں۔ ہمارے ہاں بڑی تعداد میں کھلاڑی فرسٹ کلاس کرکٹر کا لیبل حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں، ڈومیسٹک سیزن کے دوران 420 کے قریب پلیئر ایکشن میں ہوتے ہیں، ہمیں مختلف لیول بنا کر ترجیحات طے کرنا ہوں گی تاکہ ڈومیسٹک سطح پر کوئی معیار سامنے آ سکے، کھلاڑی مختلف مدارج طے کر کے آگے آئیں اور ٹاپ 60 یا 70 فرسٹ کلاس کھیلیں، اسی طرح معاوضے بھی طے کیے جائیں، کرکٹر سی گریڈ کے ساتھ شروع کر کے اگلے مرحلوں میں جائے تو اسے ملنے والی رقم بھی بڑھائی جانی چاہیے، معاوضہ اتنا ضرور ہونا چاہیے کہ کھلاڑی معاشی تفکرات سے آزاد ہو کر صرف اور صرف اپنی پرفارمنس پر توجہ مرکوز رکھ سکے۔

ہمارے فرسٹ کلاس میچ کی 4 سے 5 ہزار فیس ہے، اس سے گھر کا خرچہ نہیں چل سکتا، کرکٹر کھیل کے ساتھ روزگار کے لیے کوئی اور کام دھندا کرنے پر بھی مجبور ہوتے ہیں۔ ان کے لیے دوسرا راستہ ہے کہ کلب اور لیگ کھیلنے انگلینڈ چلے جائیں، ٹاپ پلیئر کو باہر جانے سے روکنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ ان کے معاوضے معقول کیے جائیں۔ بھارت کا کرکٹر فرسٹ کلاس سیزن میں ایک کروڑ جبکہ ہمارا صرف لاکھ کماتا ہے، ان کی رنجی ٹرافی میچ کی فیس ہماری ٹیسٹ فیس سے زیادہ ہے۔ پی سی بی فرسٹ کلاس کرکٹرز کی ایسوسی ایشنز کو الگ کر دے، ان کو سپانسرز تلاش کرنے کی اجازت دی جائے، کھلاڑیوں کے معاشی مسائل حل ہونا شروع ہو جائیں گے۔

کیا آپ کی تجویز کے مطابق فرسٹ کلاس ٹیموں کو سپانسرز مل جائیں گے؟

لوگ کرکٹ سے بے پناہ لگاؤ رکھتے ہیں، سپانسرز کی کوئی کمی نہیں ہوگی، فیصل آباد میں ہی کئی ایسے ادارے موجود ہیں جو اس ضمن میں بھرپور کردار ادا کر سکتے ہیں، کوئی ٹیم خریدے تو بورڈ کے اخراجات میں کمی ہوگی، کھلاڑیوں کو معقول معاوضے ملیں گے مگر ہماری ایسوسی ایشنز میں تو سیاست ہی ختم نہیں ہوتی۔

فیصل آباد میں کرکٹ اکیڈمی بنانے کا خیال کیسے آیا، کام کہاں تک پہنچا؟

پاکستان نے مجھے عزت، شہرت، دولت دی، مٹی کا قرض اتارنے کے لیے ملکی کرکٹ کی خدمت کرنا چاہتا تھا۔ حمزہ شہباز ایک تقریب کے لیے زرعی یونیورسٹی آئے تو اس سلسلے میں بات چیت ہوئی۔ وائس چانسلر رانا اقرار احمد نے اپنے ادارے میں ہی جگہ فراہم کرنے کا وعدہ پورا کر دیا۔

اس اراضی پر پہلے فش فارم تھے، سطح ہموار کرنے میں کئی ماہ لگ گئے، پوری کوشش ہے کہ یہاں ایسا سسٹم بناؤں کہ قومی ٹیم کو 3 یا 4 کھلاڑی دے سکوں۔ یہاں ہر باصلاحیت کرکٹر کو خوش آمدید کہا جائے گا، کسی سے کوئی معاوضہ نہیں لیں گے بلکہ پلیئرز کو تنخواہیں دیں گے۔ میں 3 ٹیمیں بنا کر ٹاپ سائیڈ میں شامل تمام کھلاڑیوں کو معقول معاوضہ دوں گا تاکہ میری طرح ان کو معاشی مسائل کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ اسکول کالج گلی محلوں میں بن گئے، گراؤنڈز نہیں ہیں، ان حالات میں اچھی اکیڈمیز کی اشد ضرورت ہے، اس کمی کو کسی حد تک پورا کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔

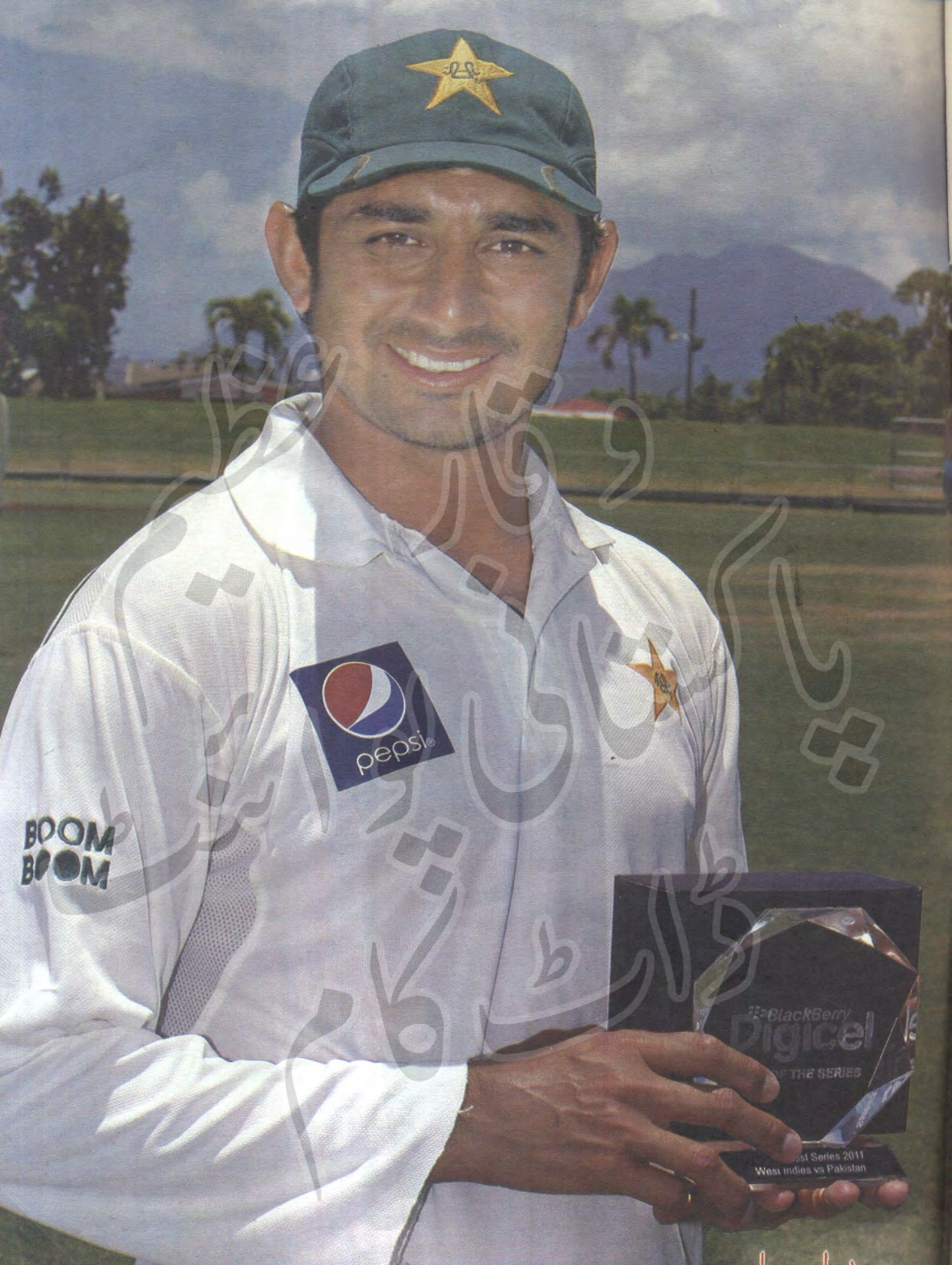
pepsi
BOOM BOOM
BlackBerry
Digicel
OF THE SERIES
West Indies vs Pakistan

سعید اجمل

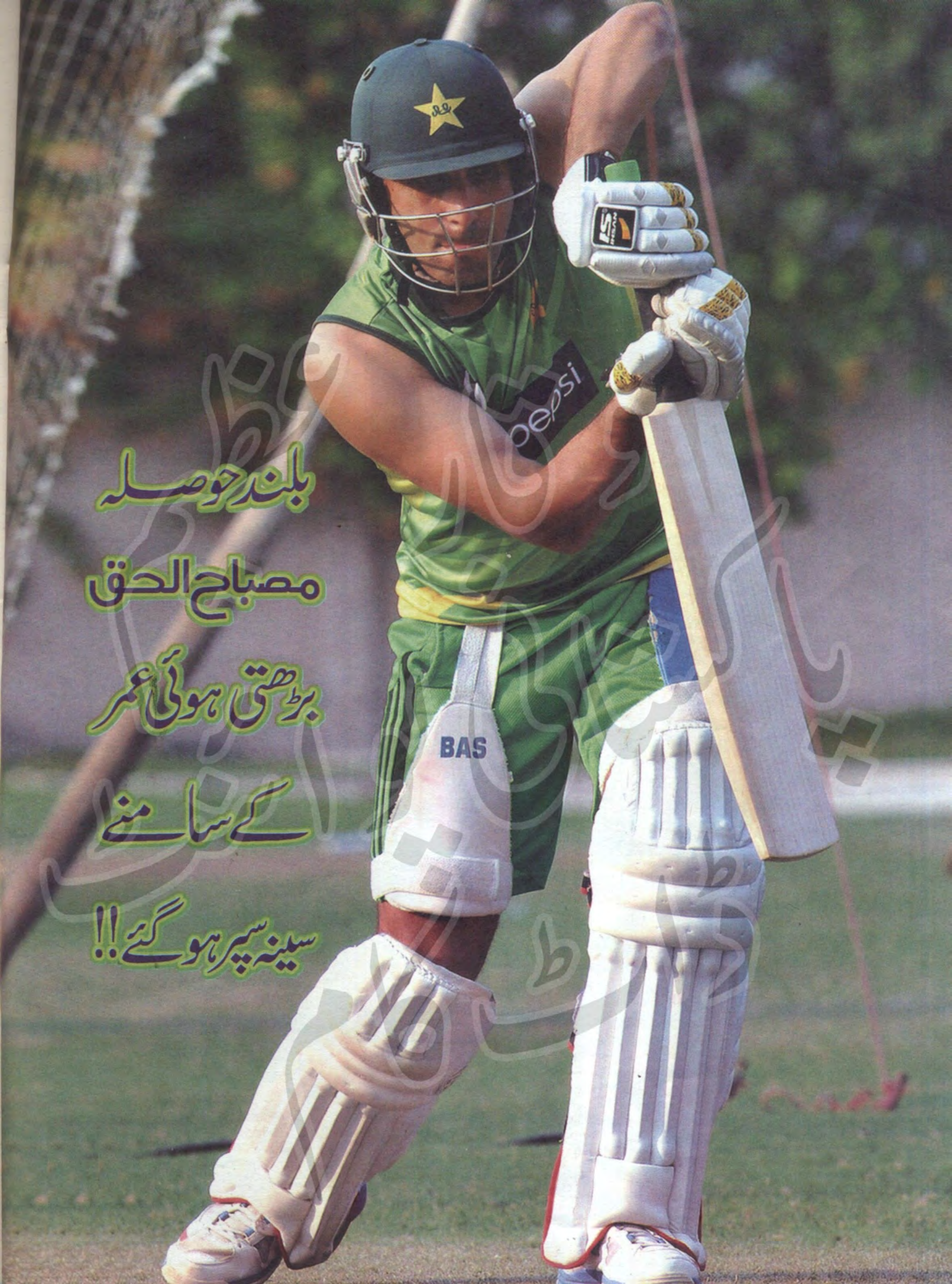
بلند حوصلہ
مصباح الحق
بڑھتی ہوئی عمر
کے سامنے
سینہ سپر ہو گئے!!

کچھ عرصے سے ہدف تنقید پاکستان کرکٹ کیپٹن مصباح الحق ساؤتھ افریقا کیخلاف پہلے ٹیسٹ میں فتح پر اب ستائش سمیٹنے میں لگے ہوئے ہیں۔ وسیم، وقار جیسے سابق کرکٹرز بھی ورلڈ نمبر ون ساؤتھ افریقا کیخلاف اپنی ٹیم کو فتح دلوانے پر انہیں خراج تحسین پیش کرر ہے ہیں۔ ہرارے میں زمبابوے کے ہاتھوں اب سیٹ شکست پر سابق کپتان اور کمنٹیٹر رمیز راجہ کی طرف سے آڑھے ہاتھوں لئے جانے والے مصباح الحق کو جنوبی افریقا کیخلاف پہلے ٹیسٹ میچ میں فتح کے بعد قومی ٹیم کیلئے ناگزیر قرار دیا جارہا ہے۔ رمیز راجہ نے زمبابوے سے ہارنے کے بعد کپتان کی تبدیلی کا مطالبہ کیا تھا جبکہ دیگر سابق کھلاڑیوں اور کرکٹ فینز نے بھی بطور کپتان مصباح الحق کے کھیل کو سست رو اور دفاعی قرار دیتے ہوئے ان پر شدید تنقید کی تھی لیکن اب صورت حال اس کے الٹ ہے۔ وسیم اکرم کہتے ہیں کہ میں کئی بار دہرا چکا ہوں کہ پاکستانی ٹیم کو نہ صرف بطور کپتان بلکہ ایک کھلاڑی کی حیثیت سے بھی مصباح کی ضرورت ہے۔ زمبابوے سے شکست کھانے کے بعد پاکستان کے اس شان سے کم بیک کا کریڈٹ انہیں جاتا ہے۔ وقار یونس نے کہا کہ میرے خیال میں مصباح الحق کو لوگ وہ کریڈٹ نہیں دیتے جس کے وہ مستحق ہیں انہوں نے 2010 میں اس وقت ٹیم کی قیادت سنبھالی جب پاکستانی کرکٹ بہت مشکل دور سے گزر رہی تھی، مصباح نے ٹیم پر پائیدار اور مثبت اثر ڈالا۔ سابق وکٹ کیپر اور کپتان راشد لطیف نے کہا کہ میں مصباح الحق کو "کیپٹن کول" کا خطاب دونگا، مجھے ان سے ہمدردی ہے کیونکہ وہ پاکستانی ٹیم کے سب سے زیادہ تنقید کا نشانہ بنانے والے کپتان اور کھلاڑی ہیں جبکہ انکی اپنی کوئی غلطی نہیں لیکن اس سب کو جھیلتے ہوئے بھی وہ پرسکون رہتے ہیں۔ مسلسل دباؤ کے باوجود ایسی مستقل مزاجی ظاہر کرتی ہے کہ وہ کتنے مضبوط اعصاب کے مالک ہیں۔ سابق کوچ اور اوپنر محسن خان نے کہا کہ ان پر تنقید کرنے والے انصاف سے کام نہیں لے رہے۔ مصباح الحق متحمل مزاج ہیں اور جس انداز سے وہ ٹیم کی قیادت کرر ہے ہیں ہمیں ان کا احترام کرنا چاہیے۔ پاکستان کرکٹ ٹیم کے سابق فاسٹ بولر شعیب اختر نے کہا کہ جس طرح پاکستان کرکٹ ٹیم نے کم بیک کیا اسی طرح ہمارا ملک بھی کم بیک کرے گا۔ اور اسی ملک میں غیر ملکی ٹیموں کا میلہ ایک بار پھر سجے گا۔ اسپیڈ اسٹار شعیب اختر نے پاکستان ٹیم کی جیت پر اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے ٹیم کی کارکردگی کو سراہا اور کہا کہ پاکستان ٹیم نے جلد کم بیک کیا، انھوں نے ینگسٹرز کو مشورہ دیا کہ ان کو مصباح الحق سے سیکھنا چاہئے، مصباح جس طرح وکٹ پر ٹھہرتے ہیں، وہ قابل تعریف ہے، شعیب اختر نے کہا کہ مصباح الحق دلیری کے ساتھ اب ون ڈاؤن پر کھیلیں۔ انہوں نے کہا کہ مصباح الحق اس وقت بہترین فارم میں ہیں، انہیں ون ڈاؤن پوزیشن پر بیٹنگ کے لئے آنا چاہیے، اس سے ان کی رینکنگ میں بھی بہتری آئے گی، انہوں نے کہا کہ جنوبی افریقا کے خلاف ٹیم نے ہر شعبے میں عمدہ فارمنس کا مظاہرہ کیا جس کی وجہ سے ٹیم کو کامیابی ملی۔ پاکستانی کرکٹ ٹیم کا انداز سب سے منفرد ہے کہ نہ کھیلنے پہ آئے تو عالمی رینکنگ کی سب سے نچلی ٹیم زمبابوے سے بھی ہار جائے اور جب اپنے موڈ میں ہو تو عالمی نمبر ایک ٹیم بھی اس سے نہ بچ پائے۔ گزشتہ سال اسی ابوظہبی میں اسوقت کی عالمی نمبر ایک انگلینڈ کی ٹیم پر بھی حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے تھے اور آج کی عالمی نمبر ایک جنوبی افریقی ٹیم بھی حیران ہے کہ کیا یہ وہی پاکستانی ٹیم ہے جسے اس نے صرف دس ماہ پہلے کہیں کا نہیں چھوڑا تھا لیکن ابوظہبی میں سب کچھ بدل گیا۔ پاکستانی ٹیم ٹیسٹ میچ جیت گئی لیکن کلک چالیس رنز کے معمولی ہدف کو پہاڑ جیسا بنانے کے بعد۔ ایک کے بعد ایک گرنے والی تین وکٹوں نے جوہانسبرگ ٹیسٹ یاد دلا دیا جب پاکستانی ٹیم اپنی تاریخ کے سب سے کم اسکور 49 پر ڈھیر ہوئی تھی لیکن اس بار ذہنوں میں آنے والے وسوسے کپتان مصباح الحق نے دور کردیئے۔ پہلی اننگز میں بہتر پوزیشن میں بیٹنگ کر کے سنچری بنانے والے مصباح الحق نے دوسری اننگز میں خود کو اسی پوزیشن میں پایا جس میں وہ ابتدائی وکٹیں جلد گرنے کے بعد عام طور پر بیٹنگ کرتے ہیں

لیکن پرسکون اور اعتماد سے وہ ٹیم کو ایک یادگار جیت سے ہمکنار کر گئے۔ تیسرے دن چار اہم وکٹیں حاصل کر لینے کے باوجود مصباح کو بخوبی اندازہ تھا کہ جنوبی افریقی ٹیم آسانی سے قابو نہیں آئے گی اسی لئے انہوں نے تمام وقت اپنے چاروں بولروں کو عمدگی سے استعمال کرتے ہوئے دباؤ برقرار رکھا۔ جنید خان نے ڈینجر مین اے بی ڈی ولیئرز کو آؤٹ کیا۔ نائٹ واچ مین ڈیل اسٹین اور جے پی ڈومنی کی وکٹیں پاکستان کو جلد مل گئیں۔ لیکن اصل خطرہ اے بی ڈی ولیئرز سے تھا جو اسی گراؤنڈ پر تین سال پہلے پاکستانی بولنگ پر ڈبل سنچری بنا چکے تھے ان کی مزاحمت سنچری سے دس رنز کی کمی پر ختم ہوئی تو گریم اسمتھ نوشتہ دیوار پڑھ چکے تھے۔ رابن پیٹرسن نے پاکستان کے خلاف کیپ ٹاؤن کی بیٹنگ کی یاد تازہ کرنے کی کوشش کی لیکن سعید اجمل کے مہلک وار نے ڈوپلیسس، فلینڈر اور مورکل کو شکار کر لیا اور پیٹرسن کے ہاتھ کچھ بھی نہ بچا۔ سعید اجمل کا غصہ اسوقت فطری تھا جب عدنان اکمل نے پیٹرسن کا کیچ ڈراپ کیا۔ فلینڈر کا کیچ بھی وہ دوسری کوشش میں لے پائے۔ سعید اجمل کے بارے میں مصباح الحق زیادہ فکرمند تھے کہ جنوبی افریقی بیٹسمینوں کو ان کی بولنگ کے بارے میں کافی پتہ چل چکا ہے لیکن اجمل نے اس چیلنج کو قبول کیا اور ثابت کردیا کہ پاکستانی بولنگ انہی کے گرد گھومتی ہے۔ پہلا ٹیسٹ کھیلنے والے ذوالفقار بابر نے خوب بولنگ کی، محمد عرفان اور جنید خان نے بھی اپنے کپتان کو مایوس نہیں کیا۔ جبکہ سرپرائز پیکج ذوالفقار بابر نے کسی بھی موقع پر یہ احساس نہیں ہونے دیا کہ وہ اپنا پہلا ٹیسٹ میچ کھیل رہے ہیں جو اعتماد ان میں ویسٹ انڈیز کے خلاف ٹی ٹوئنٹی کھیلتے ہوئے تھا وہ ابوظہبی میں بھی واضح طور پر موجود تھا۔ بابر ذوالفقار نے پہلی اننگز میں تین وکٹیں حاصل کرنے کے بعد وہ دوسری اننگز میں بھی دو کھلاڑی آؤٹ کرنے میں کامیاب رہے جن میں ہاشم آملا کی قیمتی وکٹ بھی شامل ہے۔ پاکستان کرکٹ ٹیم کے کپتان حقیقی معنوں میں خود کو مرد بحران ثابت کرر ہے ہیں، مصباح الحق ٹیسٹ کرکٹ میں 21 نصف سنچریاں بنا چکے ہیں۔ انھوں نے ٹیسٹ میچوں میں اپنی گزشتہ پانچ اننگز میں چار مرتبہ پچاس سے زیادہ رنز بنائے ہیں۔ وہ رواں برس ہر قسم کی انٹرنیشنل کرکٹ میں رنز کے اعتبار سے دنیا بھر میں تیسرے نمبر پر ہیں۔ پاکستان کی ابوظہبی ٹیسٹ میں کامیابی جنوبی افریقا کے خلاف 22 میچز میں چوتھی فتح ہے جبکہ 11 میں اسے شکست ہوئی اور سات ڈرا ہوئے ہیں۔ یہ یو اے ای میں پاکستان کی مسلسل چوتھی فتح ہے جبکہ یہاں اسے گذشتہ نو میں سے کسی ٹیسٹ میں شکست نہیں ہوئی۔ زمبابوے سے ایک ٹیسٹ میں شکست کے بعد ہر طرف سے مصباح کو قیادت سے ہٹانے کا مطالبہ سامنے آرہا تھا، مگر اب ان کی قیادت میں پاکستان نے پہلے ٹیسٹ میں جنوبی افریقہ کو شکست دے دی، انھوں نے خود بھی شاندار سنچری اسکور کی جس سے ناقدین وقتی طور پر خاموش ہو چکے، مصباح الحق اپنی بہترین فٹنس کی وجہ سے بڑھتی ہوئی عمر کے آگے ڈٹے ہوئے ہیں لیکن سب سے بڑا سوال یہ ہے کہ کہ وہ ورلڈ کپ 2015 کھیل پائیں گے یا نہیں۔ سابق کپتان عمران خان نے پاکستان کو جب ورلڈ چیمپئن بنایا تھا اس وقت وہ 40 برس کے ہونے والے تھے، اگر مصباح میگا ایونٹ کھیلے تو وہ ان سے ایک سال بڑے ہوں گے۔ سابق کپتان رمیز راجہ کا کہنا ہے کہ میں یہ نہیں جانتا کہ مصباح ورلڈ کپ 2015 تک ٹیم میں برقرار رہ پائیں گے یا نہیں، یہ کافی مشکل ہوگا اور ان کی عمر مسلسل آڑے آتی رہے گی، اس کے ساتھ بے پناہ دباؤ بھی ہوگا لیکن مصباح کے لیے میگا ایونٹ کھیلنے کیلیے زیادہ اہم ان کی فٹنس اور پرفارمنس ہوگی۔ سابق بیٹسمین باسط علی کا کہنا ہے کہ مصباح الحق نے 2010 میں فکسنگ اسکینڈل کے بعد بکھری ہوئی پاکستانی ٹیم کو سنبھالا، اس کے بعد سے انھوں نے اچھا پرفارم کیا اور ایک کمزور ٹیم کو مستحکم کیا جس کی وجہ سے مجھے امید ہے کہ شائقین انھیں اپنے کیریئر کا فیصلہ کرنے کے لیے وقت ضرور دیں گے۔ یاد رہے کہ گذشتہ ماہ مصباح الحق نے واضح کیا تھا کہ فی الحال ریٹائرمنٹ کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ (شکیل غوری)

اس ماہ جنم لینے والے کھلاڑی!

محمد مناف

تاریخ پیدائش، 2 نومبر 1935 (ممبئی)
نمایاں ٹیمیں، پاکستان، پی آئی اے، کراچی، سندھ
پوزیشن، سیدھے ہاتھ کے بیٹسمین، میڈیم فاسٹ بالر
پہلا ٹیسٹ، بمقابلہ آسٹریلیا بمقام لاہور، 21 تا 26 نومبر 1959
آخری ٹیسٹ، بمقابلہ انگلینڈ بمقام ڈھاکہ 19 تا 24 جنوری 1962

کیرئیر ریکارڈز

کیریئر ریکارڈز: (بیٹنگ)

فارمیٹ	میچز	اننگز	رنز	بہترین	اوسط	50	100	کیچز
ٹیسٹ	4	7	63	19	12.60	0	0	0
فرسٹ کلاس	71	90	1356	76	17.61	0	4	47

کیریئر ریکارڈز (بالنگ)

فارمیٹ	میچز	گیندیں	رنز	وکٹ	بہترین	اوسط	اکنامی	5w
ٹیسٹ	4	769	341	11	4/42	31.00	2.66	0
فرسٹ کلاس	71	9115	4360	180	8/84	24.22	2.86	6

یونس خان

تاریخ پیدائش، 29 نومبر 1977 (مردان)
نمایاں ٹیمیں، پاکستان، حبیب بینک، ناٹنگھم شائر، پشاور،
راجھستان رائلز، ساؤتھ آسٹریلیا، سرے، وارکشائر، یارکشائر
بیٹنگ اسٹائل، سیدھے ہاتھ کے بیٹسمین
بالنگ اسٹائل، رائٹ آرم میڈیم، لیگ بریک
پہلا ٹیسٹ، بمقابلہ سری لنکا بمقام راولپنڈی 26 فروری تا یکم مارچ 2000
آخری ٹیسٹ، بمقابلہ زمبابوے، بمقام ہرارے 10 تا 14 ستمبر 2013
پہلا ون ڈے انٹرنیشنل، بمقابلہ سری لنکا بمقام کراچی 13 فروری 2000
آخری ون ڈے انٹرنیشنل، بمقابلہ جنوبی افریقہ، بمقام بینونی 24 مارچ 2013
پہلا ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل، بمقابلہ انگلینڈ بمقام برسٹل 28 اگست 2006
آخری ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل، بمقابلہ نیوزی لینڈ بمقام کرائسٹ چرچ 30 دسمبر 2010

کیریئر ریکارڈز: (بیٹنگ)

فارمیٹ	میچز	اننگز	رنز	بہترین	اوسط	50	100	کیچز
ٹیسٹ	84	148	7058	313	51.89	27	22	92
ون ڈے	253	243	7014	144	31.88	48	6	131
ٹی ٹوئنٹی	25	23	442	51	22.10	2	0	12

کیریئر ریکارڈز (بالنگ)

فارمیٹ	میچز	گیندیں	رنز	وکٹ	بہترین	اوسط	اکنامی	5w
ٹیسٹ	84	804	491	9	2/23	54.55	3.66	0
ون ڈے	253	272	271	3	1/3	90.33	5.97	0
ٹی ٹوئنٹی	25	22	18	3	3/18	6.00	4.90	0

عرفان فاضل

تاریخ پیدائش، 2 نومبر 1981 (لاہور)
نمایاں ٹیمیں، پاکستان، حبیب بینک، لاہور، پی این ایس سی
پوزیشن، سیدھے ہاتھ کے بیٹسمین، میڈیم فاسٹ بالر
واحد ٹیسٹ، بمقابلہ سری لنکا بمقام کراچی 12 تا 15 مارچ 2000
واحد ون ڈے انٹرنیشنل، بمقابلہ ویسٹ انڈیز
بمقام سینٹ جارج 16 اپریل 2000

کیرئیر ریکارڈز

کیریئر ریکارڈز: (بیٹنگ)

فارمیٹ	میچز	اننگز	رنز	بہترین	اوسط	50	100	کیچز
ٹیسٹ	1	2	4	3	4.00	0	0	2
ون ڈے	1	1	15	15	15.00	0	0	0

کیریئر ریکارڈز (بالنگ)

فارمیٹ	میچز	گیندیں	رنز	وکٹ	بہترین	اوسط	اکنامی	5w
ٹیسٹ	1	48	65	2	1/30	32.50	8.12	0
ون ڈے	1	36	46	0	-	-	7.66	0

وجاہت واسطی

تاریخ پیدائش، 11 نومبر 1974 (پشاور)
نمایاں ٹیمیں، پاکستان، الائیڈ بینک، پشاور، راولپنڈی
پوزیشن، سیدھے ہاتھ کے بیٹسمین، آف بریک بالر
پہلا ٹیسٹ، بمقابلہ بھارت، بمقام کولکتہ 16 تا 20 فروری 1999
آخری ٹیسٹ، بمقابلہ ویسٹ انڈیز بمقام جارج ٹاؤن 5 تا 9 مئی 2000
پہلا ون ڈے انٹرنیشنل، بمقابلہ بنگلہ دیش، بمقام ڈھاکہ 16 مارچ 1999
آخری ون ڈے انٹرنیشنل، بمقابلہ ویسٹ انڈیز بمقام سینٹ جارجز 16 اپریل 2000

کیرئیر ریکارڈز

کیریئر ریکارڈز: (بیٹنگ)

فارمیٹ	میچز	اننگز	رنز	بہترین	اوسط	50	100	کیچز
ٹیسٹ	6	10	329	133	36.55	0	2	7
ون ڈے	15	15	349	84	23.26	1	0	5

کیریئر ریکارڈز (بالنگ)

فارمیٹ	میچز	گیندیں	رنز	وکٹ	بہترین	اوسط	اکنامی	5w
ٹیسٹ	6	18	8	0	-	-	2.66	0
ون ڈے	15	55	69	3	3/36	23.00	7.52	0

عظمت رانا

تاریخ پیدائش، 3 نومبر 1951 (لاہور)
نمایاں ٹیمیں، پاکستان، بہاول پور، مسلم کمرشل بینک، پی آئی اے، پنجاب
پوزیشن، الٹے ہاتھ کے بیٹسمین، رائٹ آرم آف بریک بالر
واحد ٹیسٹ، بمقابلہ آسٹریلیا بمقام لاہور 18 تا 23 مارچ 1980
پہلا ون ڈے انٹرنیشنل، بمقابلہ بھارت، بمقام سیالکوٹ 13 اکتوبر 1978
آخری ون ڈے انٹرنیشنل، بمقابلہ بھارت، بمقام ساہیوال 3 نومبر 1978

کیرئیر ریکارڈز

کیریئر ریکارڈز: (بیٹنگ)

فارمیٹ	میچز	اننگز	رنز	بہترین	اوسط	50	100	کیچز
ٹیسٹ	1	1	49	49	49.00	0	0	0
ون ڈے	2	2	42	22*	42.00	0	0	0

آصف مجتبیٰ

تاریخ پیدائش، 4 نومبر 1967 (کراچی)
نمایاں ٹیمیں، پاکستان، پی آئی اے، کراچی، ایم سی سی،
بیٹنگ پوزیشن، الٹے ہاتھ کے بیٹسمین
بالنگ پوزیشن، سلولیفٹ آرم آرتھوڈکس
پہلا ٹیسٹ، بمقابلہ ویسٹ انڈیز، بمقام لاہور 7 تا 9 نومبر 1986
آخری ٹیسٹ، بمقابلہ سری لنکا، بمقام کولمبو 26 تا 30 اپریل 1997
پہلا ون ڈے انٹرنیشنل، بمقابلہ ویسٹ انڈیز، بمقام گوجرانوالہ 4 نومبر 1986
آخری ون ڈے انٹرنیشنل، بمقابلہ انگلینڈ، بمقام ناٹنگھم یکم ستمبر 1996

کیریئر ریکارڈز: (بیٹنگ)

فارمیٹ	میچز	اننگز	رنز	بہترین	اوسط	50	100	کیچز
ٹیسٹ	25	41	928	65*	24.42	8	0	19
ون ڈے	66	55	1068	113*	26.04	6	1	18

کیریئر ریکارڈز (بالنگ)

فارمیٹ	میچز	گیندیں	رنز	وکٹ	بہترین	اوسط	اکنامی	5w
ٹیسٹ	25	666	303	4	1/0	75.00	2.72	0
ون ڈے	66	756	658	7	2/38	94.00	5.22	0

تنویر مہدی

تاریخ پیدائش، 7 نومبر 1972 (لاہور)
نمایاں ٹیمیں، پاکستان، لاہور، یو بی ایل
پوزیشن، سیدھے ہاتھ کے بیٹسمین، رائٹ آرم میڈیم فاسٹ بالر
واحد ون ڈے انٹرنیشنل، بمقابلہ انگلینڈ، بمقام اوول 22 مئی 1992

کیرئیر ریکارڈز

کیریئر ریکارڈز: (بیٹنگ)

فارمیٹ	میچز	اننگز	رنز	بہترین	اوسط	50	100	کیچز
ون ڈے	1	1	0	0	0.00	0	0	0
فرسٹ کلاس	46	46	458	29*	14.77	0	0	15

کیریئر ریکارڈز (بالنگ)

فارمیٹ	میچز	گیندیں	رنز	وکٹ	بہترین	اوسط	اکنامی	5w
ون ڈے	1	66	72	1	1/72	72.00	6.54	0
فرسٹ کلاس	46	6082	3482	135	7/74	25.79	3.43	8

زاہد فضل

تاریخ پیدائش، 10 نومبر 1973 (سیالکوٹ)
نمایاں ٹیمیں، پاکستان، پی آئی اے، گجرانوالہ، لاہور، پاکو،
پوزیشن، سیدھے ہاتھ کے بیٹسمین، میڈیم فاسٹ، آف بریک بالر
پہلا ٹیسٹ، بمقابلہ ویسٹ انڈیز، بمقام کراچی، 15 تا 20 نومبر 1990
آخری ٹیسٹ، بمقابلہ سری لنکا، بمقام سیالکوٹ 22 تا 26 ستمبر 1995
پہلا ون ڈے انٹرنیشنل، بمقابلہ نیوزی لینڈ، بمقام سیالکوٹ 6 نومبر 1990
آخری ون ڈے انٹرنیشنل، بمقابلہ بھارت، بمقام ساہیوال 11 ستمبر 1994

کیرئیر ریکارڈز

کیریئر ریکارڈز: (بیٹنگ)

فارمیٹ	میچز	اننگز	رنز	بہترین	اوسط	50	100	کیچز
ٹیسٹ	9	16	288	78	18.00	1	0	5
ون ڈے	19	18	348	98*	23.20	2	0	2

نعیم اشرف

تاریخ پیدائش، 10 نومبر 1972 (سیالکوٹ)
نمایاں ٹیمیں، پاکستان، لاہور، نیشنل بینک
پوزیشن، الٹے ہاتھ کے بیٹسمین، لیفٹ آرم میڈیم فاسٹ
پہلا ون ڈے انٹرنیشنل، بمقابلہ بھارت، بمقام شارجہ 7 اپریل 1995
آخری ون ڈے انٹرنیشنل، بمقابلہ سری لنکا، بمقام شارجہ 11 اپریل 1995

کیرئیر ریکارڈز

کیریئر ریکارڈز: (بیٹنگ)

فارمیٹ	میچز	اننگز	رنز	بہترین	اوسط	50	100	کیچز
ون ڈے	2	2	24	16	24.00	0	0	0
فرسٹ کلاس	86	127	3009	139	26.16	10	5	47

کیریئر ریکارڈز (بالنگ)

فارمیٹ	میچز	گیندیں	رنز	وکٹ	بہترین	اوسط	اکنامی	5w
ون ڈے	2	42	52	0	-	-	7.42	-
فرسٹ کلاس	86	14375	6972	289	7/41	24.12	2.91	17

سہیل فضل

تاریخ پیدائش، 11 نومبر 1967 (لاہور)
نمایاں ٹیمیں، پاکستان، لاہور، حبیب بینک
پوزیشن، سیدھے ہاتھ کے بیٹسمین رائٹ آرم میڈیم فاسٹ
پہلا ون ڈے انٹرنیشنل، بمقابلہ ویسٹ انڈیز، بمقام شارجہ 17 اکتوبر 1989
آخری ون ڈے انٹرنیشنل، بمقابلہ بھارت، بمقام شارجہ 20 اکتوبر 1989

کیرئیر ریکارڈز

کیریئر ریکارڈز: (بیٹنگ)

فارمیٹ	میچز	اننگز	رنز	بہترین	اوسط	50	100	کیچز
ون ڈے	2	2	56	32	28.00	0	0	1
فرسٹ کلاس	33	43	742	87*	20.61	4	0	21

کیریئر ریکارڈز (بالنگ)

فارمیٹ	میچز	گیندیں	رنز	وکٹ	بہترین	اوسط	اکنامی	5w
ون ڈے	2	6	4	0	-	-	4.00	0
فرسٹ کلاس	33	1942	1094	26	3/44	42.07	3.38	0

محمد شکیل احمد

تاریخ پیدائش، 12 نومبر 1974 (ڈسکہ)
نمایاں ٹیمیں، پاکستان، بہاولپور ایسٹرن، گجرانوالہ، حبیب بینک لمیٹڈ،
اسلام آباد، راولپنڈی
پوزیشن، سیدھے ہاتھ کے بیٹسمین رائٹ آرم آف بریک بالر (وکٹ کیپر بیٹسمین)
پہلا ون ڈے انٹرنیشنل، بمقابلہ زمبابوے، بمقام ہرارے 22 فروری 1995
آخری ون ڈے انٹرنیشنل، بمقابلہ زمبابوے، بمقام ہرارے 26 فروی 1995
پہلا ٹیسٹ، بمقابلہ ویسٹ انڈیز، بمقام سینٹ جارجز 1 تا 6 مئی 1993
آخری ٹیسٹ، بمقابلہ زمبابوے، بمقام ہرارے 15 تا 19 مئی 1995

کیرئیر ریکارڈز

کیریئر ریکارڈز: (بیٹنگ)

فارمیٹ	میچز	اننگز	رنز	بہترین	اوسط	50	100	کیچز
ٹیسٹ	3	5	74	33	14.80	0	0	4
ون ڈے	2	2	61	36	30.50	0	0	0

نیاز احمد صدیقی

تاریخ پیدائش، 11 نومبر 1945 (بنارس، بھارت)

تاریخ وفات، 12 اپریل 2000 (کراچی)

نمایاں ٹیمیں، پاکستان، ڈھاکہ، ایسٹ پاکستان، ریلویز، پی ڈبلیو ڈی

بیٹنگ پوزیشن، سیدھے ہاتھ کے بیٹسمین،

بالنگ پوزیشن، سیدھے ہاتھ کے میڈیم فاسٹ بالر

پہلا ٹیسٹ، بمقابلہ انگلینڈ بمقام ناٹنگھم 10 تا 15 اگست 1967

آخری ٹیسٹ، بمقابلہ انگلینڈ بمقام ڈھاکہ 28 فروری تا 3 مارچ 1969

فرسٹ کلاس دورانیہ، 1956-1974

کیریئر ریکارڈز: (بیٹنگ)

فارمیٹ	میچز	اننگز	رنز	بہترین	اوسط	50	100	کیچز
ٹیسٹ	2	3	17	16*	-	0	0	1
فرسٹ کلاس	39	48	466	71*	14.56	3	0	31

کیریئر ریکارڈز (بالنگ)

فارمیٹ	میچز	گیندیں	رنز	وکٹ	بہترین	اوسط	اکنامی	5w
ٹیسٹ	2	294	94	3	2/72	31.33	1.91	0
فرسٹ کلاس	39	5185	2384	62	5/86	38.45	2.75	1

زاھد احمد

تاریخ پیدائش، 15 نومبر 1961 (کراچی)

نمایاں ٹیمیں، پاکستان، فیصل آباد، حیدر آباد، پی آئی اے، پشاور

پوزیشن، الٹے ہاتھ کے بیٹسمین، لیفٹ آرم آرتھوڈکس بالر

پہلا ون ڈے انٹرنیشنل، بمقابلہ انگلینڈ بمقام لاہور 18 نومبر 1987

آخری ون ڈے انٹرنیشنل، بمقابلہ انگلینڈ بمقام کراچی 20 نومبر 1987

کیریئر ریکارڈز

کیریئر ریکارڈز: (بیٹنگ)

فارمیٹ	میچز	اننگز	رنز	بہترین	اوسط	50	100	کیچز
ون ڈے	2	2	3	3*	3.00	0	0	0
فرسٹ کلاس	163	254	7302	179	33.80	41	12	101

کیریئر ریکارڈز (بالنگ)

فارمیٹ	میچز	گیندیں	رنز	وکٹ	بہترین	اوسط	اکنامی	5w
ون ڈے	2	96	61	3	2/24	20.33	3.81	0
فرسٹ کلاس	163	22457	9378	365	7/14	25.69	2.50	18

شاداب کبیر

تاریخ پیدائش، 12 نومبر 1977 (کراچی)

نمایاں ٹیمیں، پاکستان، کراچی، کسٹمز، پی این ایس سی، ریڈکو

پوزیشن، الٹے ہاتھ کے بیٹسمین رائٹ آرم آف بریک بالر

پہلا ون ڈے انٹرنیشنل، بمقابلہ انگلینڈ بمقام ناٹنگھم یکم ستمبر 1996

آخری ون ڈے انٹرنیشنل، بمقابلہ بھارت، بمقام ٹورنٹو 23 ستمبر 1996

پہلا ٹیسٹ، بمقابلہ انگلینڈ بمقام لارڈز 25 تا 29 جولائی 1996

آخری ٹیسٹ، بمقابلہ بنگلہ دیش بمقام چٹا گانگ 16 تا 18 جنوری 2002

کیریئر ریکارڈز

کیریئر ریکارڈز: (بیٹنگ)

فارمیٹ	میچز	اننگز	رنز	بہترین	اوسط	50	100	کیچز
ٹیسٹ	5	7	148	55	21.14	1	0	11
ون ڈے	3	3	0	0	0.00	0	0	1

کیریئر ریکارڈز (بالنگ)

فارمیٹ	میچز	گیندیں	رنز	وکٹ	بہترین	اوسط	اکنامی	5w
ٹیسٹ	5	6	9	0	-	-	9.00	0
ون ڈے	3	-	-	-	-	-	-	-

سلیم جعفر

تاریخ پیدائش، 19 نومبر 1962 (کراچی)

نمایاں ٹیمیں، پاکستان کراچی، یو بی ایل

بیٹنگ پوزیشن، سیدھے ہاتھ کے بیٹسمین

بالنگ پوزیشن، لیفٹ آرم میڈیم فاسٹ بالر

پہلا ٹیسٹ، بمقابلہ ویسٹ انڈیز بمقام کراچی

آخری ٹیسٹ۔ بمقابلہ سری لنکا، بمقام فیصل آباد 2 تا 7 جنوری 1992

پہلا ون ڈے انٹرنیشنل، بمقابلہ ویسٹ انڈیز بمقام پشاور 17 اکتوبر 1986

آخری ون ڈے انٹرنیشنل، بمقابلہ ویسٹ انڈیز بمقام لاہور 11 نومبر 1990

کیریئر ریکارڈز: (بیٹنگ)

فارمیٹ	میچز	اننگز	رنز	بہترین	اوسط	50	100	کیچز
ٹیسٹ	14	14	42	10*	5.25	0	0	2
ون ڈے	39	13	36	10*	18.00	0	0	3

کیریئر ریکارڈز (بالنگ)

فارمیٹ	میچز	گیندیں	رنز	وکٹ	بہترین	اوسط	اکنامی	5w
ٹیسٹ	14	2531	1139	36	5/40	31.63	2.70	1
ون ڈے	39	1900	1382	40	3/25	34.55	4.36	0

عمران خان نیازی

تاریخ پیدائش، 25 نومبر 1952

نمایاں ٹیمیں، پاکستان، داؤد کلب، لاہور، نیو ساؤتھ ویلز،

آکسفورڈ یونیورسٹی، پی آئی اے، سسیکس، وورسٹر شائر

بیٹنگ اسٹائل، سیدھے ہاتھ کے بیٹسمین

بالنگ اسٹائل، رائٹ آرم میڈیم فاسٹ

پہلا ٹیسٹ، بمقابلہ انگلینڈ بمقام برمنگھم 3 تا 8 جون 1971

آخری ٹیسٹ، بمقابلہ سری لنکا بمقام فیصل آباد 2 تا 7 جنوری 1992

کیریئر ریکارڈز: (بیٹنگ)

فارمیٹ	میچز	اننگز	رنز	بہترین	اوسط	50	100	کیچز
ٹیسٹ	88	126	3807	136	37.69	18	6	28
ون ڈے	175	151	3709	102*	33.41	19	1	36

کیریئر ریکارڈز (بالنگ)

فارمیٹ	میچز	گیندیں	رنز	وکٹ	بہترین	اوسط	اکنامی	5w
ٹیسٹ	88	19458	8258	362	8/58	22.81	2.54	23
ون ڈے	175	7461	4844	182	6/14	26.61	3.89	1

سلیم الٰہی

تاریخ پیدائش، 21 نومبر 1976 (ساہیوال)
نمایاں ٹیمیں، پاکستان، حبیب بینک لمیٹڈ، یو بی ایل،
بیٹنگ پوزیشن، سیدھے ہاتھ کے بیٹسمین
بالنگ اسٹائل، رائٹ آرم آف بریک بالر
پہلا ٹیسٹ، بمقابلہ آسٹریلیا بمقام برسبین 9 تا 13 نومبر 1995
آخری ٹیسٹ، بمقابلہ جنوبی افریقہ بمقام کیپ ٹاؤن 2 تا 5 جنوری 2003
پہلا ون ڈے انٹرنیشنل، بمقابلہ سری لنکا بمقام گوجرانوالہ 29 ستمبر 1995
آخری ون ڈے انٹرنیشنل، بمقابلہ نیوزی لینڈ بمقام نیپیئر 14 جنوری 2004

کیریئر ریکارڈز: (بیٹنگ)

فارمیٹ	میچز	اننگز	رنز	بہترین	اوسط	50	100	کیچز
ٹیسٹ	13	24	436	72	18.95	1	0	10/1s
ون ڈے	48	47	1579	135	36.72	9	4	10

کیریئر ریکارڈز (بالنگ)

فارمیٹ	میچز	گیندیں	رنز	وکٹ	بہترین	اوسط	اکنامی	5w
ٹیسٹ	13	-	-	-	-	-	-	-
ون ڈے	48	6	10	0	-	-	10.00	-

مشتاق محمد

تاریخ پیدائش، 22 نومبر 1943 (جونا گڑھ بھارت)
نمایاں ٹیمیں، پاکستان، کراچی، نارتھمپٹن شائر، پی آئی اے،
بیٹنگ اسٹائل، سیدھے ہاتھ کے بیٹسمین
بالنگ اسٹائل، لیگ بریک گگلی بالر
پہلا ٹیسٹ، بمقابلہ ویسٹ انڈیز بمقام لاہور 26 تا 31 مارچ 1959
آخری ٹیسٹ، آسٹریلیا بمقام پرتھ 24 تا 29 مارچ 1979
پہلا ون ڈے انٹرنیشنل، بمقابلہ نیوزی لینڈ بمقام کرائسٹ چرچ 11 فروری 1973
آخری ون ڈے انٹرنیشنل، بمقابلہ بھارت، بمقام ساہیوال 3 نومبر 1978

کیریئر ریکارڈز: (بیٹنگ)

فارمیٹ	میچز	اننگز	رنز	بہترین	اوسط	50	100	کیچز
ٹیسٹ	57	100	3643	201	39.17	19	10	42
ون ڈے	10	9	209	55	34.83	1	0	3

کیریئر ریکارڈز (بالنگ)

فارمیٹ	میچز	گیندیں	رنز	وکٹ	بہترین	اوسط	اکنامی	5w
ٹیسٹ	57	5260	2309	79	5/28	29.22	2.63	3
ون ڈے	10	42	23	0	-	-	3.28	0

جاوید اختر

تاریخ پیدائش، 21 نومبر 1940 (دہلی)
نمایاں ٹیمیں، پاکستان، راولپنڈی، سروسز
پوزیشن، سیدھے ہاتھ کے بیٹسمین، آف بریک بالر
واحد ٹیسٹ، بمقابلہ انگلینڈ بمقام لیڈز 5 تا 7 جولائی 1962

کیریئر ریکارڈز

کیریئر ریکارڈز: (بیٹنگ)

فارمیٹ	میچز	اننگز	رنز	بہترین	اوسط	50	100	کیچز
ٹیسٹ	1	2	4	2*	4.00	0	0	0
فرسٹ کلاس	51	63	835	88	15.75	5	0	37

کیریئر ریکارڈز (بالنگ)

فارمیٹ	میچز	گیندیں	رنز	وکٹ	بہترین	اوسط	اکنامی	5w
ٹیسٹ	1	96	52	0	-	-	3.25	0
فرسٹ کلاس	51	9148	3407	187	7/56	18.21	2.23	12

ذوالفقار احمد

تاریخ پیدائش، 22 نومبر 1926 (لاہور)
تاریخ وفات، 3 اکتوبر 2008 (لاہور)
نمایاں ٹیمیں، پاکستان، بہاولپور، پی آئی اے، پنجاب
پوزیشن، سیدھے ہاتھ کے بیٹسمین، آف بریک بالر
پہلا ٹیسٹ، بمقابلہ بھارت بمقام لکھنؤ، 23 تا 26 اکتوبر 1952
آخری ٹیسٹ، بمقابلہ آسٹریلیا بمقام کراچی 11 تا 17 اکتوبر 1956

کیریئر ریکارڈز

کیریئر ریکارڈز: (بیٹنگ)

فارمیٹ	میچز	اننگز	رنز	بہترین	اوسط	50	100	کیچز
ٹیسٹ	9	10	200	63*	33.33	0	1	5
فرسٹ کلاس	61	71	975	73	19.11	4	0	21

کیریئر ریکارڈز (بالنگ)

فارمیٹ	میچز	گیندیں	رنز	وکٹ	بہترین	اوسط	اکنامی	5w
ٹیسٹ	9	1285	366	20	6/42	18.30	1.70	2
فرسٹ کلاس	61	9337	3559	162	7/69	21.96	2.28	12

اکرم رضا

تاریخ پیدائش، 22 نومبر 1964 (لاہور)
نمایاں ٹیمیں، پاکستان، فیصل آباد، حبیب بینک، لاہور، سرگودھا، واپڈا
پوزیشن، سیدھے ہاتھ کے بیٹسمین رائٹ آرم آف بریک بالر
پہلا ون ڈے انٹرنیشنل، بمقابلہ آسٹریلیا بمقام ممبئی 23 اکتوبر 1989
آخری ون ڈے انٹرنیشنل، بمقابلہ زمبابوے، بمقام ہرارے 26 فروری 1995
پہلا ٹیسٹ، بمقابلہ بھارت بمقام لاہور یکم تا 6 دسمبر 1989
آخری ٹیسٹ، بمقابلہ بمقابلہ زمبابوے، بمقام ہرارے
31 جنوری تا 4 فروری 1995

کیریئر ریکارڈز

کیریئر ریکارڈز: (بیٹنگ)

فارمیٹ	میچز	اننگز	رنز	بہترین	اوسط	50	100	کیچز
ٹیسٹ	9	12	153	32	15.30	0	0	8
ون ڈے	49	25	193	33*	17.54	0	0	19

کیریئر ریکارڈز (بالنگ)

فارمیٹ	میچز	گیندیں	رنز	وکٹ	بہترین	اوسط	اکنامی	5w
ٹیسٹ	9	1526	732	13	3/46	56.30	2.87	0
ون ڈے	49	2601	1611	38	3/18	42.39	3.71	0

پاکستانی کرکٹ کے نئے ڈومیسٹک سیزن کا آغاز!

پاکستان کرکٹ بورڈ نے نئے ڈومیسٹک سیزن میں ایک ساتھ چھ ٹورنامنٹ کرانے کا اعلان کیا ہے جبکہ قومی سپر ایٹ ٹورنامنٹ ختم کردیا گیا ہے۔ 2013-14 کے سیزن کے دوران 117 فرسٹ کلاس میچ ہوں گے۔ ایک ٹورنامنٹ کھیلنے والے کھلاڑی کو دوسرے ٹورنامنٹ میں کھیلنے کی اجازت نہیں ہوگی پاکستان کرکٹ بورڈ نے اعلان کیا کہ سیزن کا آغاز اکتوبر کے تیسرے ہفتے میں ہوگا۔ سب سے بڑا فرسٹ کلاس ٹورنامنٹ قائداعظم ٹرافی 23 اکتوبر سے شروع ہوگا۔ جس میں 14 ریجن کی ٹیمیں 61 میچ کھیلیں گی۔ ریجن کا ون ڈے ٹورنامنٹ 28 اکتوبر سے یکم جنوری تک ہوگا جس میں 14 ٹیموں کو دو گروپ میں تقسیم کیا گیا ہے۔ یہ ٹیمیں 45 میچ کھیلیں گی۔ پریذیڈنٹ ٹرافی ڈپارٹمنٹس کی ٹیموں کے لئے مخصوص ہے۔ 23 اکتوبر سے شروع ہونے والے اس ٹورنامنٹ میں کا اختتام 11 فروری کو ہوگا۔ سنگل لیگ کے تحت ہونے والے اس ٹورنامنٹ میں 56 میچ ہوں گے۔ پریذیڈنٹ کپ ون ڈے ٹورنامنٹ 28 اکتوبر سے 11 فروری تک ہوگا۔ اس کے بھی 56 میچ ہوں گے۔ انٹر ریجن انڈر 19 ٹورنامنٹ کے تین روزہ میچ 26 اکتوبر سے ہوں گے۔ انٹر ریجن انڈر 19 ون ڈے ٹورنامنٹ کا آغاز 30 اکتوبر سے ہوگا۔ ملک کا سب سے مقبول ٹورنامنٹ قومی ٹی ٹوئنٹی برائے ریجن 20 سے 29 اکتوبر تک ہوگا اس میں 17 ٹیمیں 35 میچ کھیلیں گی۔ ڈپارٹمنٹس کے ٹی ٹوئنٹی ٹورنامنٹ میں 28 میچ ہوں گے۔ یہ ٹورنامنٹ 18 فروری سے 24 فروری تک ہوگا۔ دونوں ٹی ٹوئنٹی ٹورنامنٹ کے سینٹرز کا اعلان نہیں ہوا ہے۔ پیٹرنز ٹرافی گریڈ ٹو یکم مارچ سے شروع ہوگا۔ قومی سیزن 31 مارچ کو ختم ہوگا۔ اس سال فرسٹ کلاس کرکٹ سیزن میں 25 ٹیموں کے درمیان مجموعی طور پر 117 چار روزہ میچز کھیلے جائیں گے۔ اس کے علاوہ سیزن میں ون ڈے اور ٹی ٹوئنٹی میچز اس کے علاوہ ہوں گے۔ شائقین کا مقبول ٹی ٹوئنٹی ٹورنامنٹ 20 سے 29 نومبر تک کھیلا جائے گا جس میں 17 ریجنل ٹیمیں کھیلیں گی۔ ریجنل ٹیموں کا ایک روزہ ٹورنامنٹ 28 اکتوبر سے یکم جنوری تک ہوگا۔ اس ٹورنامنٹ میں 14 ٹیمیں 45 میچز کھیلیں گی۔ 11 ڈپارٹمنٹس پریذیڈنٹ کپ ایک روزہ ٹورنامنٹ میں حصہ لیں گے۔ 28 اکتوبر سے چار فروری تک کھیلے جانے والے اس ٹورنامنٹ میں میچز کی تعداد 56 ہوگی۔ اس سیزن میں انڈر 19 کے بھی دو ٹورنامنٹس رکھے گئے ہیں۔ سیزن کا اختتام پیٹرنز ٹرافی گریڈ ٹورنامنٹ پر ہوگا جو یکم سے 31 مارچ تک کھیلا جائے گا۔ گذشتہ سیزن میں کراچی بلوز نے قائداعظم ٹرافی جیتی تھی جبکہ سوئی گیس کی ٹیم پریذیڈنٹ ٹرافی کی فاتح بنی تھی۔

پاکستان کرکٹ بورڈ نے ڈومیسٹک سیزن میں مختلف نوعیت کے مقابلے بیک وقت شروع کرانے کا فیصلہ کرتے ہوئے نہ صرف کھلاڑیوں کو مشکل میں ڈال دیا بلکہ اپنے لیے انتظامی مسائل بھی پیدا کر لیے ہیں آج پاکستانی ٹیم میں ایسے کئی کھلاڑی کھیل رہے ہیں جو اگر 90ء کے عشرے میں ہوتے تو شاید پاکستانی ٹیم کے قریب بھی نہ پھٹک سکتے کیونکہ دو عشرے قبل پاکستان کو ڈومیسٹک کرکٹ سے اتنا ٹیلنٹ مل رہا تھا کہ ذرا سی خراب کارکردگی کسی کھلاڑی کو ٹیم سے باہر کروا دیتی تھی کیونکہ اس کی جگہ لینے کیلئے بیک اَپ میں کئی کھلاڑی موجود ہوتے تھے مگر آج کی کرکٹ میں اوسط درجے کے کھلاڑی اس لیے پاکستانی ٹیم میں کھیل رہے ہیں کہ پاکستان کرکٹ میں صلاحیت کا کال پڑ چکا ہے اور بیک اَپ میں ایسے کھلاڑی موجود نہیں ہے جو موجودہ کھلاڑیوں سے بہتر ہوں اس لیے مجبوری کے عالم میں اوسط درجے کی کارکردگی کے حامل کھلاڑیوں پر ہی بھروسہ کرنا پڑ رہا ہے۔ پاکستان کرکٹ میں صلاحیت کا قحط ڈومیسٹک کرکٹ کے ایک مربوط نظام نہ ہونے کے باعث پڑا ہے اور ہر سال ڈومیسٹک سیزن میں ہونے والی تبدیلیاں پاکستان کرکٹ کو پیچھے لے کر جا رہی ہیں۔ پچھلے دس پندرہ سالوں سے ڈومیسٹک کرکٹ میں نہایت تیزی کے ساتھ تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ ماضی میں پاکستان کو خام صلاحیتوں کے حامل کھلاڑی مل رہے تھے اس لیے ڈومیسٹک کرکٹ کے نظام کو بہتر کرنے کیلئے کسی نے توجہ نہ دی حالانکہ یہی وہ وقت تھا جب ڈومیسٹک کرکٹ کے نظام کو بہتر کر لیا جاتا تو آج پاکستان کرکٹ کو مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑتا لیکن ہر سال ڈومیسٹک کرکٹ کو تجربات کی بھینٹ چڑھا کر پاکستان کرکٹ کو مشکلات کا شکار کیا گیا ہے اور 2013-14 کے سیزن کیلئے پی سی بی نے ایک مرتبہ پھر ڈومیسٹک کرکٹ کے فارمیٹ کو تبدیل کر دیا ہے۔ 2013-14 کے سیزن میں ریجنل اور ڈیپارٹمنٹس کے ٹورنامنٹس ایک ساتھ شروع کروانے کا مقصد ریجنل کرکٹ کو فروغ دینا ہے تا کہ کرکٹ کی نرسریوں سے پاکستان کرکٹ کو ٹیلنٹ مل سکے کیونکہ قائداعظم ٹرافی میں ڈیپارٹمنٹس کے کھلاڑی شریک نہیں ہونگے اور ریجن کے لڑکوں کو کھیلنے کا زیادہ موقع ملے گا کیونکہ اس سال ٹیموں کے اسکواڈ میں کھلاڑیوں کی تعداد 20 سے 25 کر دی گئی ہے۔ پی سی بی کی دانست میں یہ فیصلہ بہت اچھا ہوگا لیکن ایسا کرنے سے پی سی بی نے ڈومیسٹک کرکٹ کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے جہاں پریذیڈنٹ ٹرافی میں پاکستان کے ٹاپ کھلاڑی ایک دوسرے کے مدمقابل ہونگے جس سے یقینی طور پر اس ٹورنامنٹ میں کرکٹ کا معیار مختلف دیکھنے کو ملے گا لیکن دوسری طرف قائداعظم ٹرافی میں چونکہ صرف ریجنز کے ناتجربہ اور کم صلاحیتوں کے حامل کھلاڑی نبرد آزما ہونگے اس لیے ریجنل ٹورنامنٹس کا معیار ویسا نہیں ہوگا جو معیار پریذیڈنٹ ٹرافی میں دیکھنے کو ملے گا۔ ڈومیسٹک کرکٹ کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کے علاوہ پی سی بی کے اس فیصلے کا نقصان ریجنز کے باصلاحیت کھلاڑیوں کو بھی اٹھانا پڑ سکتا ہے کیونکہ ماضی قریب میں بھی ریجنل کرکٹ میں عہدیداروں کی من مانیوں کی مثالیں ڈھکی چھپی نہیں ہیں جہاں اقربا پروری اور سفارش کی بنیاد پر نااہل کھلاڑیوں کو فرسٹ کلاس کرکٹ کھیلنے کا موقع فراہم کر دیا جاتا ہے۔ گزشتہ سیزن تک ڈیپارٹمنٹس کے اچھے کھلاڑیوں کو اسکواڈ کو شامل کرنا ریجنز کی مجبوری تھی اس لیے ریجنز کی ٹیموں کے انتخاب میں کرپشن کا امکان کم تھا لیکن اب ڈیپارٹمنٹس کے کھلاڑیوں کی عدم موجودگی کے باعث ریجنز میں کھلاڑیوں کی سلیکشن میں کرپشن کے امکانات کافی بڑھ گئے ہیں۔ 2013-14 کے سیزن میں مجموعی طور پر 117 فرسٹ کلاس، 101 ون ڈے اور ٹی 20 فارمیٹ کے 58 میچز کھیلے جائیں گے۔ گزشتہ سیزنوں کی طرح اس سیزن میں بھی یہ میچز کی بہت بڑی تعداد ہے جو فائنل بیٹنگ اور بالنگ ٹیبل پر ہزار سے زائد رنز اور 80 کے لگ بھگ وکٹیں لینے والے بیٹسمینوں اور بالرز کو تو ابھار دے گی لیکن اس سے پاکستان کرکٹ کا بھلا نہیں ہوگا کیونکہ ڈومیسٹک کرکٹ میں کم تر کوالٹی کے مقابلوں میں رنز کے ڈھیر اور وکٹوں کے انبار لگانے والے جب انٹرنیشنل کرکٹ میں وارد ہوتے ہیں تو ان کی صلاحیتوں اور بھاری بھر کم ریکارڈز کا پول کھل جاتا ہے۔

سعید اجمل اور کوچ واٹمور میں تنازع ختم ہو چکا ہے؟

پاکستان اور جنوبی افریقا کی سیریز شروع ہونے سے پہلے ہی ایک اور تنازع نے پاکستان کرکٹ ٹیم کو اپنی زد میں لے لیا اس بار تنازع میں مرکزی کردار میچ ونر سعید اجمل اور کوچ واٹ مور تھے۔ پاکستانی کرکٹ ٹیم کے آسٹریلوی ہیڈ کوچ کے سامنے عالمی شہرت یافتہ اسپنر سعید اجمل کو گھٹنے ٹیکنا پڑے، پاکستان کرکٹ بورڈ نے سعید اجمل کے متنازع بیان کا نوٹس لے لیا۔ تاہم پی سی بی کے پریس ریلیز کے منظر عام پر آنے سے تین گھنٹے پہلے واٹ مور نے سوشل میڈیا پر ایک گھنٹے میں تین پیغامات جاری کر کے اپنے دل کی بھڑاس نکال دی اور انکشاف کیا کہ سعید اجمل نے ان سے معافی مانگ لی اس طرح سعید اجمل کے انٹرویو کے ڈرامے کا ڈراپ سین 24 گھنٹے میں ہو گیا عام طور پر جب لوگ سونے کی تیاری کر رہے ہوتے ہیں۔ پاکستان کرکٹ بورڈ نے رات گئے میڈیا ریلیز جاری کر کے انکشاف کیا کہ سعید اجمل نے بورڈ کے کہنے پر واٹ مور سے معافی مانگ لی پاکستان کرکٹ بورڈ نے سعید اجمل کے متنازع انٹرویو کا نوٹس لے لیا پی سی بی کے ترجمان کے مطابق انٹرویو کی اشاعت کے بعد پاکستان کرکٹ بورڈ نے سعید اجمل سے کہا کہ آپ کے بیان سے واٹ مور کے جذبات کو ٹھیس پہنچی ہے اس لئے آپ واٹ مور سے معافی مانگیں سعید اجمل ے واٹ مور سے معافی مانگ لی ان کا کہنا تھا کہ میں نے پی سی بی کے کہنے پر معافی مانگی میرے بیان سے واٹ مور کی دل آزاری ہوئی ہے تو میں معافی چاہتا ہوں ایک انٹرویو کے دوران ایک بڑے مشکل سوال پر میں نے یہ بات کہہ دی تھی سعید اجمل نے کہا کہ جب مجھے اس اسٹوری کے بارے میں پتہ چلا تو میں واٹ مور کے پاس گیا اور انہیں بتایا کہ میں نے کس تناظر میں یہ بات کی تھی ڈیو واٹ مور پاکستان ٹیم کے ساتھ جاں فشانی کے ساتھ محنت کر رہے ہیں اس لئے ان کی خدمات اور محنت کی تعریف نہ کرنا ناانصافی ہوگی میرے واٹ مور کے ساتھ اچھے مراسم ہیں اور امید ہے کہ آئندہ سیریز میں بھی یہ تعلقات برقرار رہیں گے پاکستان کرکٹ بورڈ نے بھی واٹ مور کی خدمات کی تعریف کی اور اگلی سیریز کے لئے ان کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کیا گیا تاہم حیران کن طور پر واٹ مور کو سوشل میڈیا میں آ کر اس حساس معاملے کو ڈسکس کرنے پر کلین چٹ دے دی گئی۔ پریس ریلیز میں واٹ مور کے ٹوئیٹر پیغامات کا ذکر نہیں کیا گیا پاکستان کرکٹ بورڈ نے ڈیڑھ سال پہلے کامیاب کوچ محسن خان کو فارغ کر کے اعلیٰ کوالی فائیڈ اور شہرت یافتہ کوچ ڈیو واٹ مور کا تقرر کیا تھا۔ حالانکہ محسن کی کوچنگ میں پاکستان نے عالمی نمبر ایک انگلینڈ کو ٹیسٹ سیریز میں تین صفر سے شکست دی تھی اور واٹ مور پاکستان کے لئے تین میں سے ایک بھی ٹیسٹ سیریز نہیں جیت سکے ہیں۔ پی سی بی کا موقف تھا کہ محسن خان کے پاس سرٹیفکیٹ نہیں ہیں جبکہ واٹ مور ڈگری والے کوچ ہیں واٹ مور کو سولہ لاکھ روپے ماہانہ اور فائیو اسٹار مراعات دی گئیں پاکستان کے دو اسپنرز نے نادانستگی میں محسن کی صلاحیتوں کا اعتراف کر کے انہیں واٹ مور کے ہم پلہ قرار دے دیا محسن کی صلاحیتوں کے اعتراف کی بات واٹ مور کو پسند نہ آئی اس کا اظہار انہوں نے سماجی ویب سائٹ پر کر دیا آسٹریلیا سے تعلق رکھنے والے واٹ مور کہتے ہیں کہ ”انہیں سعید اجمل کا بیان پڑھ کر دکھ ہوا۔ سعید اجمل کے میرے بارے میں اس قسم کے تاثرات ہوں گے، مجھے اس کا اندازہ نہ تھا سعید اجمل کا انٹرویو دنیا بھر کے میڈیا میں شہ سرخیوں کے ساتھ جگہ بنا گیا سعید اجمل نے اپنے انٹرویو میں کہا تھا کہ واٹ مور محسن خان سے پیسے زیادہ لیتے ہیں کوچ بن کر وہ ٹیم میں بڑی تبدیلی نہ لا سکے پی سی بی کے ذرائع کا کہنا ہے کہ حکام سعید اجمل کے انٹرویو کا جائزہ لے رہے ہیں۔ اس بارے میں کہنا مشکل ہے کہ سعید اجمل اور عبدالرحمان نے ڈسپلن کی خلاف ورزی کی ہے یا نہیں۔ تاہم چیئرمین نجم سیٹھی نے اس بیان پر ناراضی ظاہر کی لاہور میں قومی ٹیم کے پریکٹس میچ میں بھی اس انٹرویو کی بازگشت سنائی جاتی رہی واٹ مور نے کہا کہ سعید اجمل نے ملاقات کر کے اپنے انٹرویو کی وضاحت کی اور کہا کہ ان کے بیان کو غلط معنی میں لیا گیا جس پر میں ان سے معذرت خواہ ہوں۔ انہوں نے کہا کہ سعید اجمل کی وضاحت کے بعد میں نے انہیں کھلے دل سے معاف کر دیا۔

پاکستان کے سعید اجمل جتنے عمدہ باؤلر ہیں اتنے ہی سادہ انسان بھی ہیں اور یہی وجہ ہے کہ تیز طرار ذرائع ابلاغ کے سامنے وہ بے خیالی میں ہیڈ کوچ ڈیو

واٹمور کے خلاف ایسا بیان دے بیٹھے جوان کے لیے سنگین مسائل کھڑے کر سکتا تھا۔ نجی ٹیلی وژن چینل کو دیے گئے ایک انٹرویو میں غیر ملکی اور ملکی کوچ کے فرق کے حوالے سے پوچھا گیا سوال کن مقاصد کے لیے تھا، اس سے قطع نظر سعید اجمل اس سوال کی تاب نہ لا سکے اور کہہ ڈالا کہ ملکی اور غیر ملکی کوچ میں فرق صرف تنخواہ کا ہے سعید اجمل نے دوران گفتگو کہا کہ ڈیو واٹمور کی آمد سے کوئی خاص فرق نہیں پڑا بلکہ ہماری زبان نہ آنے کی وجہ سے کھلاڑیوں اور کوچ کے درمیان رابطے کی ایک رکاوٹ موجود ہے۔ سعید اجمل نے اپنے طویل انٹرویو میں کہا کہ غیر ملکی کوچ اور مقامی کوچ میں محض اتنا فرق ہے کہ ہم ان کو تنخواہ زیادہ دے رہے ہیں، اس کے علاوہ مجھے تو کوئی فرق نظر نہیں آتا۔ انہوں نے کہا کہ ڈیو سے قبل وقار یونس نے ٹیم پر اچھی گرفت رکھی ہوئی تھی، محسن خان کی کارکردگی بھی اچھی تھی اور وہ وکٹیں نہ لینے یا رنز نہ بنانے والے کھلاڑی کی پوری ٹیم کے سامنے سرزنش کرتے تھے، چاہے وہ سینئر ہو یا جونیئر۔ گو کہ سعید اجمل کو پاکستان کرکٹ بورڈ کے حکم کی تکمیل کرتے ہوئے اس بیان پر کوچ سے معافی مانگنا پڑی لیکن اس کے باوجود حقیقت کو جھٹلایا نہیں جا سکتا۔ آسٹریلیا سے تعلق رکھنے والے ڈیو واٹمور کی زیر قیادت ڈیڑھ سال میں پاکستان کوئی ٹیسٹ سیریز نہیں جیت پایا حتیٰ کہ اسے اس پورے عرصے میں صرف ایک ٹیسٹ میچ میں کامیابی حاصل ہوئی اور وہ بھی زمبابوے کے خلاف اور بدترین مقام یہ ہے کہ زمبابوے کے خلاف بھی پاکستان سیریز نہ جیت پایا۔ جبکہ واٹمور کی تقرری سے محض چند ماہ قبل محسن خان کی زیر تربیت پاکستان کی اسی ٹیم نے انگلستان کو تین-صفر کی تاریخی شکست دی تھی۔ ڈیو واٹمور سعید اجمل کے بیان پر خوش نہیں دکھائی دیے اور اس کا برملا اظہار انہوں نے اپنے ٹوئٹر اکاؤنٹ پر کیا لیکن بعد ازاں وضاحت کی کہ سعید نے ان سے بالمشافہ اس پر معافی مانگی ہے، جو انہوں نے قبول کر لی۔

پاکستان کرکٹ بورڈ کا کہنا ہے کہ سعید اجمل کے واٹ مور کے بارے میں ریمارکس کے بعد سعید اجمل کی معافی سے معاملہ ختم کر دیا ہے۔ مستقبل میں آف اسپنر کے خلاف کسی کارروائی کا کوئی امکان نہیں ہے۔ یہ کیس فائل میں بند ہو گیا ہے۔ پی سی بی کے ذرائع کے مطابق پاکستان کرکٹ بورڈ اس کیس کو نظر انداز کرنا چاہتا تھا۔ تاہم جب غیر ملکی خبر ایجنسیوں کے ذریعے یہ خبر واٹ مور تک پہنچی تو انہوں نے پاکستان کرکٹ بورڈ سے رابطہ کر کے سعید اجمل کے بیان پر شدید احتجاج کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ اس بیان سے میری ساکھ کو نقصان پہنچا ہے۔ ذرائع کے مطابق واٹ مور اس قدر جذباتی ہو رہے تھے کہ انہوں نے بعض صحافیوں کو قانونی چارہ جوئی کی دھمکی بھی دے دی۔ عینی شاہدین کے مطابق واٹ مور قذافی اسٹیڈیم میں داخل ہو رہے تھے تو انہوں نے ٹیلی وژن کیمروں کو دیکھ کر ایک صحافی سے پوچھا کہ کیا ہو رہا ہے انہوں نے ازراہ مذاق کہا کہ نئے کوچ کا اعلان ہونے والا ہے۔ یہ سنتے ہی واٹ مور ناراض ہو گئے۔ تھوڑی دیر میں میڈیا پر سعید اجمل کا بیان آنے سے وہ آپے سے باہر ہو گئے۔ اسی لئے انہوں نے پاکستان کرکٹ بورڈ سے میڈیا ریلیز جاری کرائی اور اس کے تین گھنٹے پہلے وہ خود سوشل میڈیا پر آ کر یہ کہہ گئے کہ سعید اجمل نے مجھ سے معافی مانگ لی ہے۔

سعید اجمل کے متنازع بیان کا یہ واقعہ پی سی بی، کھلاڑیوں اور میڈیا کیلئے ایک سبق ہے۔ بورڈ کو چاہیے کہ وہ میڈیا سے بات کرنے کے حوالے سے بھی کھلاڑیوں کی تربیت کرے تاکہ وہ مشکل بلکہ متنازع قسم کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے کسی مشکل کا شکار نہ ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ ڈومیسٹک اور انٹرنیشنل میچز کے دوران رات گئے تک براہ راست انٹرویوز دینے کی حوصلہ شکنی کی جائے۔ کھلاڑیوں کا بھی یہ فرض ہے کہ وہ کیمرے کے سامنے ترنگ میں آ کر ایسا کچھ نہ کہیں جس پر انہیں بعد میں پچھتانا پڑے جبکہ میڈیا کو بھی چاہیے کہ وہ ان کھلاڑیوں کو سپورٹ کرے جو پاکستان کی نمائندگی کرتے ہیں اور دوسرے کھلاڑیوں یا کوچز کے بارے میں رائے معلوم کرنے کی بجائے صرف اس کھلاڑی کی کارکردگی پر بات کی جائے جس کا وہ انٹرویو کر رہے ہیں۔ پاکستان کرکٹ بورڈ کو یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ موجودہ دور میں میڈیا ایک کھلی حقیقت ہے جس سے اب کچھ بھی چھپایا نہیں جا سکتا اور کھلاڑیوں کو میڈیا سے دور رکھنا یا متنازع بیان دینے پر انہیں شوکاز نوٹس ارسال کر دینا مسائل کا حل نہیں ہے بلکہ اس حوالے سے کھلاڑیوں کی تربیت کرنا از حد ضروری ہے تاکہ نہ صرف کوئی تنازع نہ کھڑا ہو سکے بلکہ کھلاڑیوں کی توجہ بھی اپنے کھیل کی جانب ہی مرکوز رہے۔

چیمپئنز لیگ کا تاج بھی ممبئی انڈینز کے سر پر سج گیا!!

ممبئی انڈینز نے آئی پی ایل کے بعد چیمپئنز لیگ کا ٹائٹل بھی اپنے نام کرلیا، اس طرح اس نے اپنے اہم ترین ممبر سچن ٹنڈولکر کو شاندار الوداعی تحفہ دیا جو کہ اپنے کیریئر کا آخری لیگ ٹوئنٹی 20 میچ کھیل رہے تھے۔ اس مقابلے میں فتح کے لیے راجستھان رائلز کو 203 رنز کا ہدف ملا مگر پوری ٹیم 18.5 اوورز میں 169 رنز پر آوٹ ہوگئی۔ پہلے ہی اوور کی چوتھی گیند پر کوشل پریرا (8) رن آوٹ ہوگئے تاہم اجنکیا راہنے اور ہیمسن نے مجموعے کو

117 تک پہنچایا۔ سیمسن 60 رنز پر اوجھا کی گیند پر ہربھجن کا کیچ بنے جبکہ 65 رنز بنا کر راہنے ہربھجن کی گیند پر اسمتھ کے ہاتھوں کیچ ہوگئے، اس کے بعد کوئی بھی بیٹسمین سنبھل کر نہیں کھیل پایا۔ اختتامی ٹی ٹوئنٹی کھیلنے والے راجستھان رائلز کے کپتان راہول ڈریوڈ صرف ایک رن بنا پائے، وہ 8 ویں پوزیشن پر بیٹنگ کیلئے آئے، سب سے زیادہ نقصان ہربھجن سنگھ نے پہنچایا جنھوں نے 32 رنز دے کر 4 وکٹیں لیں۔ سیکنڈ لاسٹ اوور میں کیرون پولارڈ نے چار بالز پر تین وکٹیں لیں۔ اس سے قبل ممبئی انڈینز نے 6 وکٹ پر 202 رنز بنائے، سچن ٹنڈولکر نے ٹوئنٹی 20 کیریئر کا اختتام 15 رنز کی اننگز پر کیا، انھیں شین واٹسن نے نشانہ بنایا، ڈیوائن اسمتھ نے 44 رنز پر ٹیمبے کو وکٹ دی۔ گلین میکسویل نے 37 رنز اسکور کیے جبکہ کپتان روہت شرما نے 33 رنز بنائے۔ پراون ٹیمبے نے دو کھلاڑیوں کو آوٹ کیا۔ سچن نے اسی ٹورنامنٹ میں اپنے کرکٹ کیریئر کے 50 ہزار رنز بھی مکمل کیے تھے۔ اس ٹورنامنٹ میں سب سے زیادہ 288 رنز اسکور کرنے کے لیے راجستھان رائلز کے اجنکیا رہانے کو گولڈن بیٹ سے نوازا گیا جب کہ اسی ٹیم کے 41 سالہ بولر پروین تامبے کو سب سے زیادہ 12 وکٹیں لینے پر گولڈن بال ملی۔ پہلے سیمی فائنل میں راجھستان رائلز نے چنئی سپر کنگز کو 14 رنز سے شکست دی۔ رائلز نے 8 وکٹوں پر 159 رنز کا مجموعہ ترتیب دیا اجنکا راہانے 70 اور شین واٹسن 32 رنز کے ساتھ نمایاں تھے۔ ڈیوائن براوو نے 26 رنز کے عوض تین مہرے کھسکائے۔ چنئی الیون 145 رنز تک محدود رہی، روی چندر ایشون 46، سریش رائنا 29، کرس موریس 26 رنز کے ساتھ نمایاں تھے۔ پراوین ٹیمب نے 10 رنز کے عوض 3 وکٹوں کا سودا کیا۔ اور مین آف دی میچ قرار پائے۔ دوسرے سیمی فائنل میں ممبئی نے ویسٹ انڈین چیمپئن ٹرینیڈاڈ اینڈ ٹوباگو کو 6 وکٹ سے پچھاڑ دیا، ڈیوائن اسمتھ ہوم ٹیم کے لیے 'ولن' ثابت ہوئے، انھیں ممبئی کیلئے نصف سنچری بنانے پر میچ کا 'ہیرو' قرار دیا گیا فاتح سائیڈ نے ہدف پانچ گیندیں قبل 4 وکٹ پر حاصل کرلیا، ویسٹ انڈیز سے تعلق رکھنے والے اوپنر ڈیوائن اسمتھ اپنی ملکی سائیڈ کیلئے 'ولن' ثابت ہوئے، انھوں نے بھارتی فرنچائز کیلئے 38 گیندوں کا سامنا کرتے ہوئے سب سے زیادہ 59 رنز بنائے، ان کی اننگز میں 7 چوکے اور 2 چھکے شامل رہے، ریکارڈ ساز بیٹسمین سچن ٹنڈولکر 35 رنز بنانے میں کامیاب رہے، دنیش کارتھک 33 ناٹ آوٹ کے ساتھ نمایاں رہے۔ کپتان روہت شرما 25 رنز بنا کر پویلین واپس ہوئے، حریف اسپنر سنیل نارائن نے 17 رنز کے عوض 3 وکٹیں لیں، ڈیوائن اسمتھ کو میچ کا بہترین کھلاڑی قرار دیا گیا، اس سے قبل ناکام سائیڈ نے مقررہ 20 اوورز میں 5 وکٹ پر 153 کا مجموعہ ترتیب دیا، اوپنر لینڈل سمنز کے صفر پر میدان بدر ہونے کے بعد ایون لیوس اور ڈیرن براوو نے دوسری وکٹ کے لیے 48 رنز کی شراکت بنائی، لیوس 62 رنز کے ساتھ ٹاپ اسکورر بنے جبکہ براوو کی اننگز 14 پر تمام ہوگئی، ان دونوں کے میدان بدر ہونے کے بعد یانیک اوٹلی نے میزبان بولرز کا سامنا اعتماد سے کرتے ہوئے 30 گیندوں پر 41 رنز ناٹ آوٹ بنائے، پولارڈ کے ساتھ مچل جونسن، ہربھجن سنگھ، پراگیان اوجھا اور نیل کولٹر نائل نے ایک، ایک وکٹ حاصل کی۔

ٹورنامنٹ کے ٹاپ ٹین بلے باز

بیٹسمین	ٹیم	میچز	اننگز	رنز	بہترین	اوسط	بالز	50
اجنکا راہانے	راجھستان رائلز	6	6	288	70	57.60	242	4
شیکھر دھون	سن رائز رحیدر آباد	6	6	250	71	41.66	186	2
ڈیوائن اسمتھ	ممبئی انڈینز	5	5	223	63*	55.75	156	2
سریش رائنا	چنئی سپر کنگز	5	5	221	84	44.20	152	1
ایوائن لیوائس	ٹی اینڈ ٹی	5	5	211	70	42.20	149	2
ہنری ڈیوڈز	ٹائٹنز	4	4	197	64	49.25	138	2
مصباح الحق	فیصل آباد وولفز	3	3	195	93*	195.00	134	2
سنجو سیمسن	راجھستان رائلز	3	3	192	60	38.40	151	3
نیل بروم	اوٹاگو	6	6	175	117*	35.00	122	1
روہیت شرما	ممبئی انڈئینز	5	5	173	51*	43.25	114	1

ٹورنامنٹ کے ٹاپ ٹین بالرز

بالرز	ٹیم	میچز	اوورز	میڈن	رنز	وکٹ	اوسط	بیسٹ
پراوین ٹیمب	راجھستان رائلز	5	19	0	78	12	6.50	4/15
سنیل نرائن	ٹی اینڈ ٹی	5	20	1	86	11	7.81	4/9
ائین بٹلر	اوٹا گو	5	18.1	0	155	8	19.37	3/21
ڈیوائن براوو	چنئی سپر کنگز	5	15.1	0	122	7	17.42	3/26
مرچنٹ ڈی لانگ	ٹائیٹنز	4	15	0	127	7	18.14	3/13
دلہارا لوکو ہیٹیج	کنڈور یتا مارونس	3	12	0	79	6	13.16	3/20
پراگیان اوجھا	ممبئی انڈئینز	5	13	0	98	6	16.33	2/17
روان رچرڈز	ٹائیٹنز	4	13.5	0	99	6	16.50	3/29
نیتھن کالٹر نائل	ممبئی انڈئینز	5	18.4	0	135	6	22.50	3/21
روئیڈ ایمرٹ	ٹی اینڈ ٹی	5	19	0	139	6	23.16	4/32

چیمپئنز لیگ فائنل ۔ تصویری جھلکیاں

افغانستان بمقابلہ کینیا۔ ون ڈے انٹرنیشنل' تصویری جھلکیاں

افغانستان تاریخ میں پہلی بار ورلڈ کپ میں پہنچ گیا!!

افغانستان کرکٹ ٹیم نے کینیا کو 7 وکٹ سے شکست دے کر تاریخ میں پہلی مرتبہ کرکٹ ورلڈکپ کے لیے کوالیفائی کرلیا۔شارجہ میں کھیلے گئے آئی سی سی ورلڈ کرکٹ لیگ چیمپئن شپ کے اہم میچ میں افغانستان نے کینیا کی جانب سے دیئے گئے 94 رنز کے ہدف کو باآسانی 20 اوور میں 3 وکٹوں کے نقصان پر حاصل کرکے نئی تاریخ رقم کی اور متحدہ عرب امارات کی امیدوں پر پانی پھیر دیا۔کوالیفائنگ راؤنڈ میں افغانستان نے اس سے پہلے میچ میں کینیا کو 8 وکٹوں سے ہرا کر کامیابی حاصل کی، عالمی کپ میں رسائی کے لئے اسے ایک فتح کی ضرورت تھی۔ورلڈکپ کوالیفائی چیمپئن شپ کے فائنل میچ میں افغانستان نے ٹاس جیت کر فیلڈنگ کا فیصلہ کیا۔ناکام ٹیم نے پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے 43.3 اوورز میں 93 رنز بنائے۔حامد حسن، کریم صدیق، محمد نبی نے دودو، دو جبکہ حمزہ نے تین وکٹیں حاصل کیں۔افغانستان کی ٹیم نے مطلوبہ ہدف 20.5 اوورز میں 3 وکٹوں کے نقصان پر حاصل کر لیا۔محمد نبی نے 46 رنز کی ناقابل شکست اننگز کھیل کر کپتانی کا حق کردیا اور ٹیم کو عالمی کے لیے کوالیفائی کرانے میں اہم کردار ادا کیا۔کینیا کو شکست دینے کے بعد افغانستان نے 14 میں سے 9 میچز جیت کر گروپ میں دوسری پوزیشن حاصل کی اور گروپ سے آئرلینڈ کے ساتھ نیوزی لینڈ اور آسٹریلیا کیلئے اپنا ٹکٹ بک کرالیا۔اس سے قبل افغانستان 2011 ورلڈ کپ میں کوالیفائی کرنے کے قریب تھا۔افغانستان ورلڈکپ کوالیفائرز میچ میں کینیڈا کو شکست دینے میں ناکام رہا اور کینیا کا رن ریٹ افغانستان سے زیادہ تھا جس کے باعث 2011 ورلڈکپ میں کوالیفائی نہ کرسکا۔اس ضمن میں افغانستان ٹیم کے قائد محمد نبی کا کہنا تھا کہ آج کا دن پوری قوم اور ٹیم کے لئے یادگار دن ہے۔عالمی کپ میں رسائی کیلئے ٹیم نے انتھک محنت کی اور اس کا صلہ کامیابی کی صورت میں ملا ہے۔انہوں نے کہا کہ خوشی کی بات ہے کہ بالاخر ہم اپنے عزائم میں کامیاب ہوگئے۔کوالیفائنگ راؤنڈ میں کامیابی کے بعد ٹیم نے پوری قوم کو خاص تحفہ دیا ہے۔جنگ زدہ اور معاشی لحاظ سے دنیا کے بدحال ترین ملک افغانستان کے باسی کھلاڑیوں نے محض چند سالوں میں عالمی سطح پر اپنی صلاحیتوں کو منوا ہے اور ان کا تازہ ترین کارنامہ ہے 2015ء عالمی کپ میں جگہ بنانا۔صرف پانچ سال قبل افغانستان بین الاقوامی کرکٹ کونسل (آئی سی سی) کے سب سے نچلے درجے ڈویژن 5 میں تھا لیکن آج وہ دنیا کی بہترین ٹیموں کے ساتھ کھیلنے کے لیے تیار ہے۔شارجہ میں ہونے والے ورلڈ کرکٹ لیگ چیمپئن شپ میں افغانستان نے کینیا کو پے در پے دو مقابلوں میں شکست دے کر دوسری پوزیشن حاصل کی اور یوں متحدہ عرب امارات کو پیچھے چھوڑتے ہوئے عالمی کپ میں اپنی نشست پکی کرلی۔افغانستان مجموعی طور پر 20 واں ملک ہے جسے ایک روزہ کرکٹ کا سب سے بڑے ٹورنامنٹ کھیلنے کا اعزاز حاصل ہوگا اور خود افغانستان کے لیے بھی یہ پہلا موقع ہوگا۔وہ ماضی میں دو مرتبہ 2010ء اور 2012ء میں ورلڈ ٹی ٹوئنٹی کے لیے کوالیفائی کرچکا ہے لیکن ایک روزہ ورلڈکپ کھیلنے کے خواب کی تعبیر اب ملی ہے۔

پہلا ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل میچ بمقام شارجہ 30 ستمبر

دو میچوں کی سیریز پر مشتمل پہلے میچ میں افغان ٹیم نے کینیا کو محض 56 رنز پر ڈھیر کرکے 106 رنز کے بھاری مارجن سے کامیابی حاصل کرلی۔کینیا کا یہ اس فارمیٹ کی کرکٹ میں کمترین اسکور بھی قرار پایا۔کینیا کا اس سے قبل کم تر اسکور 67 رنز تھا جو کہ اس نے آئرلینڈ کے خلاف 2008 میں بنایا تھا۔ٹاس جیت کر پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے افغانستان کی ٹیم نے 6 وکٹوں پر 162 رنز بنائے۔اوپنر محمد شہزاد تو کچھ اور ہی سوچ کر آئے تھے۔19 گیندوں کی مختصر باری میں اسکور کئے گئے 36 رنز جس میں 3 چھکے اور 4 چوکے شامل تھے۔چوتھے اوور کی آخری گیند پر شیم این گوچے نے دھواں دھار اننگز کو بریک لگایا تو کینیا کا مجموعہ بھی 39 رنز تھا۔دوسرے اوپنر کریم صادق ان کی جدائی کا صدمہ نہ سہہ پائے اور دو گیندوں کے بعد ان کی اننگ بھی نیلسن اوڈھیامبو کے ہاتھوں اختتام پذیر ہوئی۔جو کہ سات گیندوں پر چار رنز پر مشتمل تھی۔نیروز مینگل بھی 69 کے مجموعے پر کالنز اوبویو کی گیند پر 9 کے انفرادی اسکور پر چلتے بنے، جس کے لئے انہوں نے 19 گیندوں کا سہارا لیا۔کپتان محمد نبی نے اسغر ستنیک زئی کے ہمراہ پانچ اوور میں 43 رنز کی شراکت قائم کی، 17 ویں اوور کی پہلی گیند پر جبکہ مجموعہ 112 رنز تھا اصغر ستنیک زئی 34 گیندوں پر مشتمل دو چھکوں اور تین چوکوں سے مزین 43 رنز کی باری کھیل کر ورایا کی گیند پر وکٹ کیپر اویوما کے ہاتھوں اسٹمپڈ ہوگئے۔18 ویں اوور کی تیسری گیند پر کپتان محمد نبی 24 گیندوں میں دو چھکوں اور ایک چوکے سے 26 رنز کی باری کھیل کر عرفان کریم کے ہاتھوں این گوچے کی دوسری وکٹ بن گئے۔سمیع اللہ شیروانی نے اختتامی لمحات میں چار چھکوں اور دو چوکوں سے 14 گیندوں پر 39 ناقابل شکست رنز بنا کر ٹیم کا مجموعہ 162 تک پہنچایا۔شیم این گوچے نے 2/29 کی کارکردگی دکھائی جبکہ ایک ایک وکٹ ہرن ورایا، نیلسن اوڈھیامبو، راغب آغا اور کالنز اوبویا نے حاصل کی۔کینیا کا آغاز تباہ کن رہا افغان پیسر حامد حسن نے ابتدائی دو اوور میں محض 6 کے اسکور پر ایلیکس اوبانڈا (6) مورس اویوما (صفر) اور عرفان کریم (صفر) کو آؤٹ کرکے کینیا کی بیٹنگ کی کمر توڑ دی۔7 کے مجموعے پر کالنز ابویا (1) رن بنا کر آؤٹ ہوئے 21 کے مجموعے پر تین وکٹیں گریں راغب آغا 3، راکیپ پٹیل 11، اور نہیا اوڈھیامبو (صفر) پر آؤٹ ہوئے تو کینیا کا مجموعہ 7/21 تھا۔نیلسن اوڈھیامبو (13) نے ٹیم کا مجموعہ 56 تک پہنچانے میں مدد دی۔حامد حسن نے محض چار رنز دیکر تین جبکہ میرویس اشرف اور سمیع اللہ شیروانی نے دو دو وکٹوں کے لئے بالترتیب 6 اور 7 رنز دیئے۔حامد حسن کو مرد میدان قرار دیا گیا۔

افغانستان بمقابلہ کینیا بمقام دبئی 6 تا 8 اکتوبر

کینیا کو پچھاڑ کر افغانستان آئی سی سی انٹر کانٹی نینٹل کپ کے فائنل میں پہنچ گیا۔آئرلینڈ سے فیصلہ کن معرکہ یو اے ای میں ہی دسمبر میں کھیلا جائیگا، چار روزہ میچ میں افغانستان نے کینیا کا قصہ تیسرے دن ہی نمٹا دیا، ورلڈ کپ 2015 کیلئے کوالیفائی کرنے والی ایشیائی ٹیم نے 8 وکٹ سے کامیابی حاصل کی۔144 کی ذمہ دارانہ اننگز کھیلنے والے رحمت شاہ کو میچ کا بہترین کھلاڑی قرار دیا گیا۔کینیا کی ٹیم پہلی باری میں محض 162 رنز بنا سکی ہرن ہرایا اور نہمیا اودیامبو نے 35,35 رنز بنائے۔شیم این گوچے نے 26 رنز اسکور کئے۔84 رنز پر آٹھ وکٹیں گرنے کے بعد ورایا نے کینڈی اوٹیینو کے ہمراہ جنہوں نے 15 رنز بنائے ٹیم کا مجموعہ 162 تک پہنچانے میں مدد دی۔عزت اللہ دولت زئی، سید شیرزاد، یامین احمد زئی اور نسیم برس نے یکساں دو دو وکٹیں سمیٹیں۔افغان ٹیم نے رحمت شاہ کی شاندار سنچری کی بدولت 234 رنز کا مجموعہ اکٹھا کیا رحمت شاہ 144، کے علاوہ نسیم برس نے 32 رنز اسکور کئے۔راغب آغا نے پانچ وکٹیں 46 رنز دیکر حاصل

کیں۔ کینیا دوسری باری میں بھی 140 رنز بنا سکی۔ میچ کے دوسرے دن 93 رنز پر 8 وکٹیں کھو کر مشکلات میں گھر جانے والی کینیا کی ٹیم نے آخری 2 وکٹوں کی مدد سے مجموعے کو 140 تک پہنچایا، ہیرن واریا نے 36 رنز بنا کر مزاحمت کی۔ انھوں نے پہلے نویں وکٹ کیلئے شیم این گوچے کے ہمراہ 30 اور پھر ایلیجا اوٹینو کے ساتھ 29 رنز جوڑے، وہ آؤٹ ہونے والے آخری پلیئر ثابت ہوئے، این گوچے 11 رنز بنا کر میدان بدر ہوئے جبکہ اوٹینو 25 گیندوں کا سامنا کرتے ہوئے 9 رنز پر ناٹ آؤٹ رہے، یامین احمد زئی اور سید شیر زاد نے 3،3 کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا، پہلی باری میں 72 رنز کی برتری پانے والی افغان ٹیم کو فتح کیلئے 69 رنز کا آسان ہدف ملا، ٹیم نے 14.5 اوورز میں 2 وکٹ پر 70 رنز بنا لیے، جاوید احمد اور فضل نیازی نے پہلی وکٹ کیلئے 22 رنز کی شراکت کی جس میں فضل نیازی کا حصہ 14 رنز رہا، جاوید اور رحمت اللہ کی پارٹنر شپ میں ٹیم نے 61 رنز تک رسائی پائی، فتح کے قریب پہنچ کر جاوید 28 رنز بنا کر میدان بدر ہوگئے، ان کی اننگز میں پانچ چوکے شامل رہے، رحمت اللہ 23 اور حشمت اللہ 4 پر ناٹ آؤٹ رہے، نیما اور نیلسن اوڈھیمو نے ایک، ایک وکٹ حاصل کی۔

دوسرا ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل بمقام شارجہ 11 اکتوبر

کینیا کی کرکٹ ٹیم نے افغانستان کو دوسرے ٹی ٹوئنٹی میچ میں 34 رنز سے ہرا کر دو میچوں کی سیریز 1-1 سے برابر کردی۔ افغانستان کی ٹیم 149 رنز کے ہدف کے تعاقب میں مقررہ اوورز میں 8 وکٹوں پر 115 رنز بنا سکی۔ شارجہ کرکٹ اسٹیڈیم میں کھیلے گئے سیریز کے دوسرے میچ میں کینیا کی ٹیم نے پہلے کھیلتے ہوئے مقررہ اوورز میں 4 وکٹوں پر 149 رنز بنائے۔ کولنز اوبویا نے شاندار بیٹنگ کرتے ہوئے 60 رنز کی ناٹ آؤٹ اننگز کھیلی، ن یبمیا اوڈیامبو 41 رنز بنا کر دوسرے نمایاں بیٹسمین رہے۔ دس اوورز میں دونوں نے 87 رنز کی شراکت قائم کی، بعد میں آنے والے بلے باز اس شراکت کا فائدہ نہ اٹھا سکے عرفان کریم اور مورس اویوما 14، 14 جبکہ راکپ پٹیل 8 رنز بنا سکے۔ حامد حسن، حمزہ، سمیع اللہ اور کریم صادق نے ایک، ایک وکٹ حاصل کی۔ جواب میں افغانستان کی ٹیم مطلوبہ ہدف حاصل کرنے میں ناکام رہی اور مقررہ اوورز میں 8 وکٹوں پر 115 رنز بنا پائی۔ نوروز مینگل 36 رنز بنا کر ٹاپ اسکورر رہے۔ میرویس اشرف 18، اصغر ستنیک زئی 16، اور محمد نبی 10 رنز بنا سکے علیجا اوٹینو نے 3 اور کولنز اوبویا نے 2 وکٹیں حاصل کیں۔

شارجہ میں کھیلے جانے والے آئی سی سی ورلڈ لیگ چیمپئنز شپ کے پہلے میچ میں افغانستان نے کینیا کو 8 وکٹوں سے ہرا کر میچ جیت لیا کینیا نے 89 رنز کا ہدف دیا حامد حسن نے چار وکٹیں اپنے نام کیں جواب میں افغانستان نے ہدف 17.5 اوورز میں 8 وکٹوں کے نقصان پر پورا کرلیا۔ نوروز مینگل نے ذمہ دارانہ بیٹنگ کی اور 52 رنز بنا کر ناقابل شکست رہے کینیا نے پہلے کھیلتے ہوئے 89 رنز بنائے۔ مورس اویوما نے 24، راکپ آغا نے 18 رنز بنائے۔ حامد حسن نے 19 رنز دیکر چار جبکہ شپور زدران اور سمیع شینواری نے دو دو وکٹیں سمیٹیں۔ محمد شہزاد 33 اور نیروز مینگل 52 نے 79 رنز کی اوپنگ شراکت کر کے میچ یک طرفہ بنا دیا۔ 18 ویں اوور کی پانچویں گیند پر فتح افغان ٹیم کے نام لکھ دی گئی۔

کینیا کے خلاف دونوں مقابلوں میں افغان باؤلرز نے بہت عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ 2 اکتوبر کو ہونے والے میچ میں انہوں نے کینیا کو 89 اور 4 اکتوبر کو صرف 93 رنز پر ڈھیر کیا اور پھر 21 ویں اوور میں ہدف کو حاصل کیا۔ افغانستان نے ٹاس جیت کر پہلے کینیا کو کھیلنے کی دعوت دی جو ابتداء ہی سے سخت مشکلات کا شکار رہا۔ جب نویں اوور کی پہلی گیند پر عرفان کریم کی صورت میں پہلی وکٹ گری تو اس وقت اسکور بورڈ پر صرف 5 رنز موجود تھے۔ رنز بنانے کی رفتار میں بالکل اضافہ نہیں ہوا اور 17 ویں اوور میں جب کپتان کولنز اوبویا کریم صادق کے ہاتھوں بولڈ ہوئے تو اس وقت بھی صرف 16 رنز ہی اسکور بورڈ پر تھے یعنی 1 رن فی اوور کا پوری اننگز میں صرف دو بلے باز دہرے ہندسے میں پہنچ سکے مورس اوما 39 اور دوسرے راکپ پٹیل 18 رنز۔ ان کے علا اس "اعزاز" کو بھی حاصل نہ کرسکا اور پوری ٹیم 44 ویں ا 93 رنز پر ڈھیر ہوگئی۔ افغانستان کی جانب سے حمزہ ہوتک۔ حسن، کریم صادق اور محمد نبی نے دو، دو وکٹیں حاصل کیں۔ اہم بلے باز محمد شہزاد کی وکٹ گنوانے کے باوجود افغانستا تعاقب میں کوئی خاص دشواری محسوس نہیں ہوئی اور تین وکٹو اس نے 21 ویں اوور ہی میں ہدف حاصل کرلیا۔ کپتان شکست 46 رنز کے ساتھ سب سے نمایاں بلے باز رہے۔ ا کپ 2015ء کے گروپ 'اے' میں کھیلے گا جہاں اس کے آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ، بنگلہ دیش، نیوزی لینڈ اور سری لنکا ایک اور کوالیفائر بھی ہوگا۔ 2014ء میں نیدرلینڈز، متحدہ ع کینیا، نمیبیا، کینیڈا، یوگینڈا، ہانگ کانگ، نیپال اور پاپوا نیوگ نیوزی لینڈ میں ایک کوالیفائنگ ٹورنامنٹ کھیلا جائے گا، جہا ٹیمیں منتخب ہو کر عالمی کپ میں پہنچیں گی۔

افغانستان کی کرکٹ ٹیم عالمی سطح پر خود کو منوانے میں مصروف!!

جس سرزمین پر بم دھماکوں کی گونج سنائی دیتی تھی آج اسی نوجوانوں نے خود کو عالمی کرکٹ کے افق پر منوانے کی کوشش میں حاصل کی ہے جی ہاں ذکر ہے افغانستان کی کرکٹ ٹیم کا جس دیکھی جائے تو دیگر ایسوسی ایٹس ٹیموں کے مقابلے پر کہیں زیاد اسے کھیلنے کی سہولیات ان ٹیموں کے مقابلے پر بہت کم دستیاب اولین ون ڈے انٹرنیشنل میچ میں جو کہ آئی سی سی ورلڈ کپ کوالی میں بینونی میں 19 اپریل 2009 کو کھیلا گیا تھا اسکاٹ لینڈ کو بھاری مارجن سے شکست دیکر افغان ٹیم نے ایونٹ میں پا حاصل کی۔ اس کے بعد سے افغان ٹیم تادم تحریر 23 میچوں میں سمیٹ چکی ہے جبکہ 11 میں ناکامی ہوئی۔ کینیڈا نیدرلینڈز او کے خلاف چار چار فتوحات اس میں شامل ہیں۔ ٹی ٹوئنٹی انٹرنیش بھی افغان ٹیم نے 15 میچوں میں سے 8 میں کامیابی حاصل شکست ہوئی۔ اسکاٹ لینڈ کے خلاف 3 اور آئر لینڈ اور کینیڈا کامیابیاں حاصل کیں۔ افغان ٹیم کی بیٹنگ جن ستونوں پر کھ میں محمد شہزاد، محمد نبی، نیروز مینگل، اصغر ستنیک زئی، سمیع اللہ صادق جیسے بلے بازوں جبکہ حامد حسن، سمیع شینواری، محمد نبی، شپ کریم صادق کی شکل میں ٹیلنٹیڈ بالرز کی خدمات حاصل کئے ہ بات تو طے ہے کہ اگر مناسب مواقع افغان ٹیم کو ملتے رہے تو وہ بنگلہ دیش سے کہیں زیادہ بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرسکتی ہے۔

ٹی ٹوئنٹی میچوں میں افغانستان کی کارکردگی

بمقابلہ	میچز	جیتے	ہارے	ٹائی	بے نتیجہ	فتح تناسب
کینیڈا	2	2	0	0	0	100.00
انگلینڈ	1	0	1	0	0	0.00
بھارت	2	0	2	0	0	0.00
آئرلینڈ	4	2	2	0	0	50.00
نیدرلینڈز	2	1	1	0	0	50.00
اسکاٹ لینڈ	3	3	0	0	0	100.00
جنوبی افریقہ	1	0	1	0	0	0.00
مجموعی	15	8	7	0	0	53.33

ون ڈے میچوں میں افغانستان کی کارکردگی

بمقابلہ	میچز	جیتے	ہارے	ٹائی	بے نتیجہ	فتح تناسب
آسٹریلیا	1	0	1	0	0	0.00
کینیڈا	5	4	1	0	0	80.00
آئرلینڈ	2	0	2	0	0	0.00
کینیا	4	2	2	0	0	50.00
نیدرلینڈز	6	4	2	0	0	66.66
پاکستان	1	0	1	0	0	0.00
اسکاٹ لینڈ	6	4	2	0	0	66.66
مجموعی	23	14	11	0	0	56.00

100یازائد رنز ون ڈے انٹرنیشنل میچوں میں

بیٹسمین	میچز	اننگز	رنز	بہترین	اوسط	گیندیں	100	50
محمد شہزاد	23	23	810	118	36.81	870	3	3
محمد نبی	25	22	609	62	33.83	683	0	5
نیروز مینگل	24	23	582	112*	32.33	708	1	2
اصغر ستیک زئی	24	23	499	66	24.95	897	0	3
سمیع اللہ شینواری	25	18	461	82	32.92	714	0	3
کریم صادق	21	20	458	114*	25.44	537	2	0
نور علی زردان	14	14	371	114	28.53	525	1	1
شبیر نوری	9	9	182	94	20.22	276	0	1
جاوید احمدی	10	9	139	43	15.44	188	0	0

90یازائد رنز ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل میچوں میں

بیٹسمین	میچز	اننگز	رنز	بہترین	اوسط	گیندیں	100	50
محمد شہزاد	15	15	432	77	30.85	370	0	4
کریم صادق	15	15	238	42	15.86	212	0	0
نور علی زردان	8	8	210	50	30.00	222	0	1
نیروز مینگل	15	15	188	27	14.46	185	0	0
سمیع اللہ شینواری	15	14	179	61	16.27	151	0	1
محمد نبی	15	13	143	43*	11.91	105	0	0
گلبدین نائب	7	6	99	44	19.80	87	0	0
رئیس احمد زئی	8	6	91	33*	30.33	84	0	0

10یازائد وکٹیں ون ڈے انٹرنیشنل میچوں میں

بالرز	میچز	اوورز	میڈن	رنز	وکٹیں	بہترین	اوسط	4w
سمیع اللہ شینواری	25	190.3	9	827	31	4/31	26.67	1
حامد حسن	16	131.2	10	607	27	4/26	22.48	1
شپور زدران	16	126.5	20	600	22	4/24	27.27	1
محمد نبی	25	190	10	813	21	4/31	38.71	1
دولت زدران	8	61	6	311	12	3/49	25.91	0
میرویس اشرف	11	79	6	328	11	4/35	29.81	1

7یازائد وکٹیں ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل میچوں میں

بالرز	میچز	اوورز	میڈن	رنز	وکٹیں	بہترین	اوسط	4w
حامد حسن	10	37.1	1	220	18	4/22	12.22	1
محمد نبی	15	52	1	389	15	3/23	25.93	0
سمیع اللہ شینواری	15	44	0	258	11	4/14	23.45	1
کریم صادق	15	37	0	243	10	3/17	24.00	0
دولت زدران	5	20	0	126	7	3/21	18.00	0
شپور زدران	10	29	3	210	7	2/33	30.00	0

کپتان ون ڈے انٹرنیشنل میچوں میں

کپتان	دورانیہ	میچز	جیتے	ہارے	فتح تناسب
نوریز مینگل	2009-2012	22	12	10	54.54
کریم صادق	2012-2012	1	0	1	0.00
محمد نبی	2013-2013	2	2	0	100.00

نوریز مینگل

کپتان ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل میچوں میں

کپتان	دورانیہ	میچز	جیتے	ہارے	فتح تناسب
نوریز مینگل	2010-2102	13	6	7	46.15
محمد نبی	2013-2013	2	2	0	100.00

پاکستان کرکٹ ایڈہاک کے جال میں پھنسانے کی کوشش ناکام!

نیا پاکستان کرکٹ بورڈ کی عبوری انتظامیہ نے عدالت کے فیصلے سے بچنے کے لیے لاکھ جتن کر لیے، حالانکہ ایڈہاک نظام کے نفاذ کے ذریعے وقتی طور پر اپنی جان بچانے کی کوشش بھی کر لی لیکن عدالت نے تہیہ کر رکھا ہے کہ وہ اس معاملے کو حل کر کے رہے گی۔ اس لیے اسلام آباد کی ہائی کورٹ نے حکم صادر کیا ہے کہ 2 نومبر تک پی سی بی کے چیئرمین کا انتخاب کروایا جائے بصورت دیگر مذکورہ تاریخ کے بعد نگران سیٹ اپ کو منسوخ تصور کیا جائے گا۔ اسلام آباد میں سماعت کے دوران عدالت نے سخت رویہ اپناتے ہوئے پی سی بی کے وکیل سے بھی استفسار کیا کہ زمبابوے جیسی کمزور ٹیم کے خلاف شکست کی وجوہات بتائیں جبکہ عدالت کے جج جسٹس شوکت صدیقی نے الیکشن کمیشن کے وکیل کو بھی حکم دیا کہ وہ پی سی بی کے انتخابات کا شیڈول جاری کر دیں۔ ساتھ ساتھ معزز جج نے یہ ہدایت بھی جاری کی کہ پاکستان کرکٹ بورڈ انتخابات کے لیے الیکشن کمیشن سے مکمل تعاون کرے۔ عدالت کا کہنا تھا کہ بین الاقوامی کرکٹ کونسل (آئی سی سی) کے قوانین کے مطابق پاکستان کرکٹ بورڈ کے انتخابات بہت ضروری ہیں اور ایسا ہوگا تو آئی سی سی کے طریقہ کار کے مطابق چیئرمین کے انتخاب کے لیے پہلا الیکشن ہوگا۔ واضح رہے کہ وزیراعظم پاکستان نے چند روز قبل کرکٹ بورڈ کے نگراں سیٹ اپ کو ختم کرتے ہوئے 5 رکنی عبوری کمیٹی قائم کرنے کا نوٹیفکیشن جاری کیا تھا۔ اس کمیٹی میں نگران چیئرمین نجم سیٹھی، سابق چیئرمین شہریار خان، ظہیر عباس، ہارون رشید اور قومی ٹیم کے سابق مینیجر نوید اکرم چیمہ شامل ہیں، جنہوں نے انتہائی پھرتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسی روز نجم سیٹھی کو کمیٹی کا سربراہ بنانے پر اتفاق کیا۔ گو کہ نوٹیفکیشن کے مطابق اس کمیٹی کے 90 دن میں نئے چیئرمین کا انتخاب کرنا ہے لیکن کم از کم 3 ماہ کے لیے معاملہ ٹال کر نجم سیٹھی اپنے لیے میدان صاف کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور شاید عدالت کو اس رویے کا پورا اندازہ ہے جس کی وجہ سے انہوں نے فوری طور پر انتخابات کروانے اور 2 نومبر کو ایڈہاک کمیٹی کے کالعدم ہو جانے کا فیصلہ صادر فرمایا ہے یعنی کہ مذکورہ تاریخ کے بعد وزیراعظم کی قائم کردہ کمیٹی بھی کام چلانے کی اہل نہیں رہے گی۔ قبل ازیں پاکستان کرکٹ بورڈ کے انتظامی معاملات میں اہم تبدیلیاں کر دی گئیں جس کے تحت اب بورڈ کے سرپرست اعلیٰ صدر مملکت کے بجائے وزیراعظم ہوں گے۔ جاری کیے گئے نوٹیفکیشن کے تحت پاکستان کرکٹ بورڈ کے سرپرست اعلیٰ اب صدر مملکت کے بجائے وزیر اعظم ہوں گے جو کرکٹ سے متعلق تمام امور کی نگرانی کریں گے، وزیراعظم نے بورڈ کے اندرونی معاملات کو چلانے کے لئے 5 رکنی کمیٹی قائم کر دی ہے جو ہارون رشید، نجم سیٹھی، نوید اکرم چیمہ، شہریار خان اور ظہیر عباس پر مشتمل ہے، یہ کمیٹی آئندہ 90 روز تک بورڈ کے معاملات چلاتی اور ادارے میں مبینہ کرپشن کی روک تھام بھی کرے گی تاہم وزیراعظم کے حکم پر کمیٹی کی مدت میں توسیع بھی کی جا سکتی ہے۔ کمیٹی نے نجم سیٹھی کو چیئرمین منتخب کیا ہے واضح رہے کہ اسلام آباد ہائی کورٹ کی جانب سے ذکا اشرف کی برطرفی کے بعد نجم سیٹھی کو پی سی کا عبوری چیئرمین مقرر کیا گیا تھا تاہم مختلف امور پر ہونے والی تنقید اور معاملات کے باعث یہ فیصلہ کیا گیا۔ پاکستان کرکٹ ایک معمہ بن چکی ہے جہاں سب کچھ وقتی اور عارضی دکھائی دیتا ہے نہ ٹیم کی کارکردگی میں تسلسل ہے جو زمبابوے جیسی ٹیم سے بھی ہار جاتی ہے مگر دنیا کی نمبر ایک ٹیم جنوبی افریقہ کو ناکوں چنے چبوا دیتی ہے۔ فیصلوں کا یہ عدم تسلسل پی سی بی کے ایوانوں میں بھی ہے جہاں "ڈنگ ٹپاؤ" پالیسی کا راج ہے اور سیاست پی سی بی کے ایوانوں رچ بس گئی ہے۔ پاکستان کرکٹ سے سیاست کو الگ کرنا شاید ناممکنات میں سے ہے کیونکہ اہم عہدوں پر تقرریوں سے لے کر ٹیم سلیکشن تک سب کچھ سیاست کی نظر ہو جاتا ہے۔ سیاسی من مانیوں کی تازہ مثال پی سی بی پر ایڈہاک کا نفاذ ہے کہ وزیراعظم ایک نوٹیفکیشن کے تحت پی سی بی کے پیٹرن ان چیف بن گئے ہیں جنہوں نے چند لمحوں میں نگران سیٹ

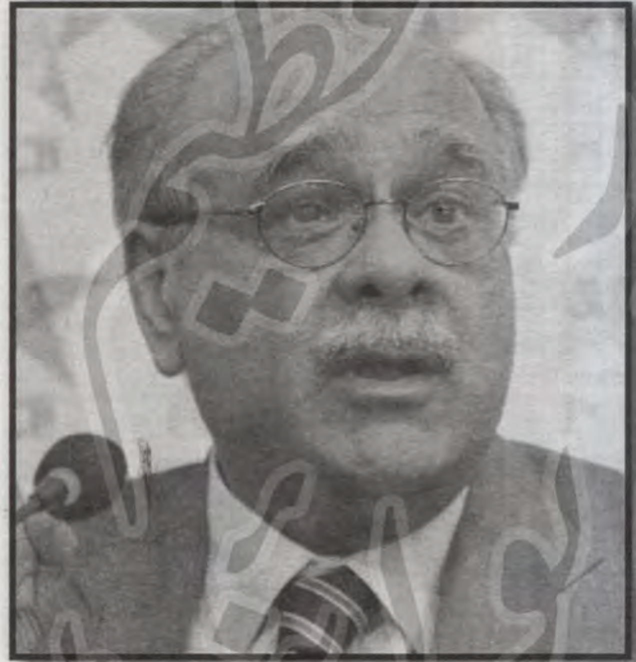

اپ کو ختم کرتے ہوئے پانچ رکنی عبوری کمیٹی قائم کر دی ہے جس کی ذمہ داری 90 دن میں نئے چیئرمین کا انتخاب ہے۔ وزیراعظم اور پی سی بی کے نئے پیٹرن میاں نواز شریف نے گورننگ بورڈ کو تحلیل کر کے کرکٹ کے امور چلانے کیلئے نگران چیئرمین نجم سیٹھی، سابق چیئرمین شہریار خان، ظہیر عباس، ہارون رشید اور قومی ٹیم کے سابق مینجر نوید اکرم چیمہ پر مشتمل پانچ رکنی عبوری کمیٹی قائم کی ہے۔ اس کمیٹی نے متفقہ طور پر نجم سیٹھی کو کمیٹی کا سربراہ قرار دینے پر اتفاق کیا ہے چوہدری ذکاء اشرف نے مئی میں خود کو بند کمرے میں غیر آئینی طریقے سے پی سی بی کا چیئرمین منتخب کروا کر جو غلطی کی، اسے سدھارنے کیلئے حکومتی مداخلت سے نجم سیٹھی کو نگران چیئرمین بنا کر اس سے بڑی غلطی کی گئی۔ جنھیں اسلام آباد ہائی کورٹ نے نوے دن میں بورڈ کے سربراہ کا الیکشن کروانے کا ٹاسک دیا تھا مگر نجم سیٹھی نے مستقل چیئرمین بننے کا خواب دیکھتے ہوئے جان بوجھ کر الیکشن کا معاملہ لٹکایا اور اب وفاقی حکومت نے نجم سیٹھی کو مستقل چیئرمین بنانے کی راہ ہموار کرتے ہوئے پی سی بی پر ایڈہاک لگا کر بدترین مثال قائم کی ہے۔ چیئرمین کے الیکشن کروانے کی ڈیڈ لائن 18 اکتوبر کو ختم ہو رہی تھی اور اس سے قبل نجم سیٹھی کا مطمئن چہرہ یہ کہانی بیان کر رہا تھا کہ اُن کی "چڑیا" وزیراعظم ہاؤس کے چکر باقاعدگی کے ساتھ لگا رہی ہے۔ الیکشن کی ڈیڈ لائن ختم ہونے سے دو دن قبل پی سی بی پر ایڈہاک لگانا یہی ظاہر کر رہا ہے کہ ایڈہاک کا اسکرپٹ پہلے ہی لکھا جا چکا تھا تاکہ چیئرمین کے انتخاب کا معاملہ مزید لٹکا رہے اور نجم سیٹھی کا اقتدار مزید طویل ہوتا جائے۔ پاکستان کرکٹ بورڈ پر پہلی مرتبہ ایڈہاک ستمبر 1960ء میں صدر ایوب خان نے لگائی جس کا دورانیہ 9 برس تک پھیل گیا اور 8 سالوں بعد ایک مرتبہ پھر پاکستان کرکٹ تین برس کیلئے ایڈہاک کے نرغے میں رہی۔ کرکٹ بورڈ پر تیسری ایڈہاک 1994ء میں لگی جو 1998ء میں ختم ہوئی مگر ایک سال بعد پھر پی سی بی پر ایڈہاک لگا دی گئی اور اس مرتبہ ایڈہاک کا دورانیہ 4 برس تک رہا۔ کرکٹ سے "محبت" کرنے والے وزیراعظم نے 14 برس قبل بھی اپنے دور اقتدار میں پاکستان کرکٹ کو ایڈہاک کے جال میں پھنسایا اور اب ایک مرتبہ پھر کرکٹ کھیلنے کے "شوقین" وزیراعظم نے کرکٹ کے معاملات کی باگ دوڑ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے پاکستان کرکٹ کے معاملات کو ایڈہاک کی نذر کر دیا ہے۔ ماضی میں حکومتی مداخلت کے ساتھ ایڈہاک کے فیصلے کو پی سی بی کا اندرونی معاملہ کہہ کر نظر انداز کیا جا سکتا تھا لیکن اس مرتبہ حالات یکسر مختلف ہیں۔ آئی سی سی کی دولف رپورٹ کے مطابق ہر ملک کیلئے لازمی تھا کہ وہ رواں سال جون سے قبل اپنے کرکٹ بورڈز میں جمہوری سیٹ اپ نہ لائے اور ایسا نہ کرنے کی صورت میں مذکورہ کرکٹ بورڈ پر پابندی بھی عائد کی جا سکتی ہے۔ یہ ڈیڈ لائن گزرنے کے باوجود پی سی بی اپنے سیٹ اپ کو جمہوری نہیں کر سکی بلکہ ہر آنے والے دن حکومتی مداخلت بڑھتی جا رہی ہے۔ پانچویں مرتبہ پی سی بی پر لگائی جانے والی ایڈہاک کا مقصد صرف اور صرف نجم سیٹھی کو مستقل طور پر پی سی بی کا چیئرمین بنانا ہے جو گھنٹوں میں ہی عبوری کمیٹی کے "سردار" بن گئے اور اب ان کی اگلی منزل مستقل طور پر پی سی بی کی سربراہی ہے جس کیلئے انہیں حکومت وقت کی بھرپور سپورٹ حاصل ہے۔ ایڈہاک کے ان تین مہینوں میں پاکستان کرکٹ کے معاملات بدستور منجمد ہی رہیں گے جبکہ عبوری کمیٹی کے سربراہ نجم سیٹھی کے سر پر بھی مستقل طور پر عدالتی احکامات کی تلوار لٹکتی رہے گی اس کے علاوہ یہ بھی واضح ہو گیا ہے کہ حکومت عدالتی احکامات کی خلاف ورزی کر رہی ہے جبکہ حکومت اور عدالت میں ہونے والی اس سرد جنگ سے پاکستان کرکٹ متاثر ہو رہی ہے۔ حکومت کی یہ ڈنگ ٹپاؤ پالیسیاں پاکستان کرکٹ کو گھن کی طرح کھا رہی ہیں، اور اس کا کسی کو ذرا سا بھی احساس نہیں ہے۔

(حسام نسیم)

فتح کی خوشی میں خامیوں پر پردہ نہ ڈالا جائے!!

پاکستان کرکٹ ٹیم کو دنیا کی سب سے غیر متوقع نتائج دینے والی ٹیم کیوں کہا جاتا ہے؟اس کا اندازہ پاکستان کی ٹیسٹ اکھاڑے میں حالیہ کارکردگی دیکھنے والوں کو بخوبی ہوگیا ہوگا۔ کہاں زمبابوے کے خلاف ایک ماہ قبل 264 رنز کے ہدف کے تعاقب میں ناکامی اور شکست کا سامنا اور کہاں عالمی نمبر ایک کے خلاف 7 وکٹوں کی شاندار کامیابی۔ایسا لگتا ہے کہ جس عالمی نمبر ایک ٹیم کو اپنی صلاحیتوں کا حقیقی اندازہ لگانا ہو، اسے پاکستان کے خلاف متحدہ عرب امارات میں سیریز کھیلنی چاہیے۔ انگلستان 2011-12ء میں اس امتحان میں ناکام ہوا تھا اور اب جنوبی افریقہ بھی اس سفر کی پہلی منزل پر بری طرح لڑکھڑایا ہے۔ایسا لگتا ہے کہ امارات کی فضاؤں میں ایسا کچھ ہے جو پاکستان میں خاص توانائی بھر دیتا ہے۔ ابوظہبی کے شیخ زاید اسٹیڈیم میں پہلے ہی دن سے سب کچھ پاکستان کے حق میں دکھائی دیتا تھا۔پہلی اننگز میں جنوبی افریقہ کو 249 رنز پر ٹھکانے لگانے کے بعد نوجوان اوپنرز کی یادگار سنچری اوپننگ شراکت داری، پھر خرم منظور اور کپتان مصباح الحق کی زبردست سنچریاں، دنیا کے بہترین باؤلنگ اٹیک کے سامنے 442 رنز کا بھاری مجموعہ اور پھر دوسری اننگز میں ایک مرتبہ پھر حریف بلے بازوں کو چت کرنے کے بعد صرف 40 رنز کا ہدف عبور کرنا، حال ہی میں دنیا کی سب سے کمزور ٹیم سے شکست کھانے والی پاکستانی ٹیم کو اور کیا چاہیے؟جن کھلاڑیوں کے لیے یہ ٹیسٹ مقابلہ زندگی کی بہترین یادگار رہے گا ان میں سب سے پہلا نام اوپنر خرم منظور کا ہے۔ گزشتہ 9 ٹیسٹ میچز میں سنچری بنانے میں ناکامی کے بعد خرم نے اس تاریخی موقع کو حاصل کرنے کے لیے عالمی نمبر ایک کو چنا اور کیا ہی کمال کی اننگز کھیلی۔ ڈیل اسٹین کی گیند بازی اور زبانی حملوں کا جواب انہوں نے بخوبی اپنے بلّے سے دیا۔ انہیں ابتدائی وکٹ پر ہی اپنا پہلا ٹیسٹ کھیلنے والے شان مسعود کا زبردست ساتھ ملا جنہوں نے 75 رنز کی باری کھیل کے اپنے تمام ناقدین کو خاموش کردیا۔خرم اور شان نے ڈیڑھ سال بعد کسی پاکستانی اوپننگ جوڑی کی جانب سے سنچری شراکت داری بنائی۔ بدقسمتی سے شان 75 رنز بنانے کے بعد آؤٹ ہوگئے البتہ خرم اننگز کو سنچری تک لے جانے میں کامیاب ہوگئے۔ بلکہ انہوں نے جنوبی افریقہ کے خلاف کسی بھی پاکستانی بلے باز کی طویل ترین اننگز کا ریکارڈ بھی قائم کیا اور 146 رنز بنانے کے بعد آؤٹ ہوئے۔س وکٹ پر جہاں پاکستانی باؤلرز نے پہلی اننگز میں دنیا کے بہترین بلے بازوں کو تگنی کا ناچ نچایا، اسی پر دو نوجوان بیٹسمینوں کو ڈیل اسٹین، ورنن فلینڈر اور مورنے مورکل کو کمال ہوشیاری سے کھیلتے دیکھنا ایک خوبصورت نظارہ تھا۔ویسے کرکٹ پاکستان میں ایک دن میں عرش تو دوسرے دن فرش معمولی سی بات ہے۔شیخ زید اسٹیڈیم میں مضبوط جنوبی افریقی بولنگ اٹیک کے سامنے ایک نئے اوپننگ پیئر خرم منظور اور شان مسعود کا پہلی اننگز میں قومی ٹیم کو 44 اوورز میں 135 رنز کا اوپننگ اسٹینڈ فراہم کرنا، پہلے ٹیسٹ میں جیت کی اصل بنیاد بنا تو غلط نہ ہوگا لیکن جس انداز میں دونوں کی ہمارے کرکٹ پنڈت مدح سرائی کر رہے ہیں، ان پر آفرین ہے، کچھ سابق کرکٹرز اسے درست فیصلہ گردان رہے ہیں تو یہاں تک تو ٹھیک ہے، لیکن کچھ تو اس حد تک چلے گئے ہیں کہ بس پاکستان کو اوپننگ پیئر کے معاملے میں سب میسر آ گیا اب فکر کی کیا بات۔ حالاں کہ ان دونوں اوپنرز کو دوسری اننگز میں جس انداز میں جنوبی افریقی بولرز نے ٹھکانے لگایا، صاف ظاہر تھا کہ شان اور خرم کو دبئی میں قدم جمانے کے لئے اچھے خاصے پاپڑ بیلنے پڑ سکتے ہیں۔ خیر اس میں ان دونوں کا کیا قصور ان کا کام کارکردگی دکھانا ہے،جس کی بنیاد پر ہی وہ مستقبل میں اپنی جگہ ٹیم میں مستحکم کریں گے۔ ادھر میچ پر کمنٹری کرتے ہوئے سابق کپتان وقار یونس اور ٹی وی پر جس طرح اپنے تبصروں میں سابق کوچ محسن حسن خان نے ابوظہبی ٹیسٹ کے مین آف دا میچ خرم منظور کی تعریف میں زمین وآسمان کے قلابے ملا دیئے کوئی ان سے یہ سوال تو کرے کہ وقار یونس صاحب آپ اس وقت تو کوچ تھے اور محسن صاحب آپ چیف سلیکٹر تھے،تو بیچارے خرم منظور کو کیوں ہوبارٹ ٹیسٹ کی پہلی اننگز میں 77 رنز کرنے کے باوجود ٹیم سے ڈراپ کیا گیا،شائد جواب ہوگا نہیں، کیوں کہ یہی تو پاکستان کرکٹ کی سیاست کا ایک پہلو ہے۔ دوسری جانب شان مسعود کو جو لوگ اولین ٹیسٹ اننگز میں 75 رنز کرنے پر محمد حفیظ کا نعم البدل سمجھ رہے ہیں ،انھیں میں ماضی میں لے جانا چاہوں گا، جہاں ایسی مثالیں بھری پڑی ہیں، بیچارا فواد عالم اسے تو آپ جانتے ہی ہوں گے، جولائی 2009 میں کولمبو میں سری لنکا کے خلاف اولین ٹیسٹ کی دوسری اننگز میں 168 رنز بنانے والے بائیں ہاتھ کے بیٹس مین سے سلیکٹرز نے آنکھیں ایسے پھیر لی ہیں جیسے وہ کبھی پاکستان سے کھیلا نہیں۔لاہور کے علی نقوی بھی ایک اوپنر کی حیثیت سے اکتوبر 1997 میں راولپنڈی میں جنوبی افریقا کے خلاف پہلی شرکت میں 115 رنز کی باری کھیلے تھے،لیکن پھر صرف چھ مہینے میں وہ سابق ٹیسٹ اوپنر بنا دیے گئے،29 ستمبر 1995 کو گوجرانوالہ میں دائیں ہاتھ کے اوپنر سلیم الٰہی نے سری لنکا کے خلاف اولین ون ڈے میں 102 رنز بنانے کے ساتھ سابق کپتان عامر سہیل کے ہمراہ پہلی وکٹ پر 156 رنز کی شراکت قائم کی،لیکن ون ڈے کرکٹ میں چار سنچری اننگز کھیلنے والے سلیم الٰہی جن کی بیٹنگ اوسط 36.72 رہی ون ڈے میچوں کی نصف سنچری تک مکمل نہیں کر پائے، مجھے راولپنڈی کے محمد وسیم بھی یاد ہیں، دائیں ہاتھ کے بیٹس مین نے نومبر 1996 میں لاہور میں نیوزی لینڈ کے خلاف اولین ٹیسٹ میں ناقابل شکست 109 رنز بنائے،لیکن ان کا کیریئر بھی 18 ٹیسٹ سے آگے نہ بڑھ سکا، عاقب جاوید کو تو آپ جانتے ہی ہوں گے، انہوں نے پاکستان کے لئے گیارہ ٹیسٹ سیریز کھیلیں، اپنی دسویں ٹیسٹ سیریز میں انہوں نے بہترین کارکردگی دکھائی،1995 میں سری لنکا کے خلاف اس ہوم سیریز میں عاقب نے 19.56 کی اوسط سے 16 وکٹیں حاصل کیں ، جہاں وسیم اکرم اور وقار یونس پوری سیریز نہیں کھیلے،لیکن عاقب کو اس عمدہ کارکردگی کا صلہ ملا،1998 میں زمبابوے کے خلاف ایک ٹیسٹ کھلا کر ٹیسٹ کرکٹ سے فارغ کروا کر۔ یہ پاکستان کرکٹ کی حقیقت ہے، جہاں ایک دو اننگز میں لڑکھڑانے والے کو ایسے دیوار سے لگا دیا جاتا ہے جیسے وہ کبھی پاکستان سے کھیلا ہی نہیں۔ ابوظہبی ٹیسٹ کی جیت اور دبئی میں جیت یا پھر ڈرا پاکستانی شاہینوں کے لئے اس اعتبار سے اہمیت کی حامل ہوگی کہ ایسے نتیجے کی صورت میں پاکستان ٹیم آئی سی سی ٹیسٹ رینکنگ میں جنوبی افریقا، انگلینڈ اور بھارت کے بعد چوتھے درجے پر کھڑی ہو سکے گی۔ دوسری طرف میں سمجھتا ہوں، پاکستان کرکٹ میں پالیسیوں میں تسلسل اور میرٹ کو اولین ترجیح دینا بہت اہم ہے، لیکن ادھر سب کچھ ایسا کبھی ہوگا نہیں، جنھوں نے پاکستان کرکٹ کو کبھی کسی نہ کسی طرح رسوائی سے دوچار کیا، ان کی پاکستان کرکٹ میں اہمیت ان سے زیادہ ہے جنھوں نے پیسے کی ریل پیل کے آگے وطن کے نام کا کبھی سودا نہیں کیا، جنھوں نے بے ضمیر ہونے سے بہتر اپنے کیریئر کو داؤ پر لگانے پر ترجیح دی۔ کچھ دنوں سے ذہنی کشمکش کا شکار ہوں، کہتے ہیں سچ کو سچ کہنے سے بڑی راحت ملتی ہے، لیکن اس کی قیمت بہت بھاری ہوا کرتی ہے، یہ بوجھ بہت کم کاندھے اٹھا پاتے ہیں اس کے لئے صرف سفر کرنا ہے، یہ کام چلتا رہے گا۔ (محارم نسیم)

تلکارتنے دلشان بھی ٹیسٹ کرکٹ چھوڑ گئے!

ایک جانب جہاں ہندوستان میں عظیم بلے باز سچن نے ٹیسٹ کرکٹ چھوڑنے کا اعلان کیا تو وہیں بحر ہند کے جزیرے سری لنکا میں سابق کپتان تلکارتنے دلشان ٹیسٹ کرکٹ کو خیر باد کہہ گئے۔سری لنکن دارلحکومت کولمبو میں ایک نیوز کانفرنس کے دوران دلشان نے ٹیسٹ کرکٹ چھوڑنے کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ اس کا مقصد نوجوان کھلاڑیوں کو ٹیسٹ کے مواقع دینا ہے۔انہوں نے کہا کہ یہ فیصلہ مشکل ضرور تھا لیکن یہ میرے اور ملک دونوں کے مفاد میں ہے اور پاکستان اور بنگلہ دیش کے خلاف آنے والی سیریز بہترین موقع ہوگی کہ کسی نئے کھلاڑی کو ٹیسٹ کرکٹ میں آزمایا جائے تاکہ وہ اپنا مقام مضبوط کرے اور اگلے سال انگلستان کے مشکل دورے سے قبل تیار ہو جائے۔ دلشان نے کہا کہ ان کا یہ فیصلہ فوری طور پر نافذ العمل ہوگا۔36 سالہ دلشان نے اپنے 14 سالہ ٹیسٹ کیریئر میں 87 ٹیسٹ میچز میں 40.98 کے اوسط سے 5492 رنز بنائے،جس میں 16 سنچریوں کے ساتھ ان کا بہترین انفرادی اسکور 193 رنز رہا۔اب دلشان طویل طرز کی کرکٹ میں تو نظر نہیں آئیں گے لیکن وہ ایک روزہ اور ٹی ٹوئنٹی کرکٹ میں بدستور جلوہ گر ہوتے رہیں گے اور شائقین کرکٹ ان کے 'دل اسکوپ' سے محظوظ ہوتے رہیں گے۔وہ 267 ایک روزہ میچوں میں 7 ہزار 643 رنز بنا چکے ہیں جبکہ انہوں نے ٹی ٹوئنٹی مقابلوں کی نصف سنچری مکمل کر رکھی ہے، 50 میچز میں وہ ایک ہزار 203 رنز اور 5 وکٹیں اپنے نام کر چکے ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ وہ محدود اوورز کی کرکٹ کو جاری رکھیں گے۔اس حوالے سے وہ قومی سلیکٹرز سے مشاورت کریں گے اگر ٹیم کو میری ضرورت ہوئی تو 2015 ورلڈ کپ تک کھیلتے رہیں گے۔واضح رہے کہ 36 سالہ دلشان نے 1999 میں زمبابوے کے خلاف ٹیسٹ ڈیبیو کیا اور دوسرے ہی ٹیسٹ میں 163 رنز کی دلکش اننگز کھیلی۔ان کی اننگز کا بہترین سکور 193 ہے جو انہوں نے 2011 میں بطور کپتان انگلینڈ کے خلاف لارڈز کے میدان میں اسکور کیا تھا۔تلکارتنے دلشان کے اعداد و شمار اس کی ٹیسٹ کرکٹ میں عظمت کو اجاگر نہیں کرتے لیکن وہ اپنی ٹیم کی کامیابیوں میں اہم کردار ادا کرتا رہا ہے۔تلکارنے دلشان کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ وہ واحد بیٹسمین ہے جس نے بطور اوپنر اور نمبر چھ پر کھیلتے ہوئے دو ہزار سے زائد رنز بنائے ہیں۔اگر دلشان کے اعداد و شمار دیکھے جائیں تو آج کی کرکٹ میں اس کا شمار عظیم بلے بازوں میں نہیں کیا جاسکتا لیکن وہ اپنی ٹیم کیلئے ہمیشہ کارگر ثابت رہا ہے،دنائے کرکٹ میں صرف 11 بلے باز ایسے ہیں جنہوں نے نمبر چھ پر کھیلتے ہوئے دو ہزار یا زائد رنز اسکور کئے ہیں ان میں ایک تلکارتنے دلشان بھی ہیں لیکن دلشان کی انفرادیت یہ ہے کہ انہوں نے بطور اوپنر بھی دو ہزار یا زیادہ رنز بنا رکھے ہیں،قطع نظر اس کے کہ ان کی بیٹنگ تیکنیک ہرگز اوپننگ بیٹسمین کو سوٹ نہیں کرتی۔تلکارتنے دلشان ٹیسٹ کرکٹ میں سری لنکا کی جانب سے اس طرز کی کرکٹ میں سب سے زیادہ رنز بنانے والے کھلاڑیوں کی فہرست میں چھٹے نمبر پر موجود ہیں،جبکہ 16 سنچریوں کے ساتھ وہ سب سے زیادہ سنچریاں بنانے والے کھلاڑیوں میں سری لنکا میں چوتھے نمبر پر ہیں۔ان کا ایک اعزاز یہ بھی ہے کہ وہ ایک ہی ٹیسٹ میں ٹرپل سنچری اور اننگ میں چار وکٹوں کا کارنامہ انجام دینے والے دنیا کے واحد کرکٹر ہیں۔ٹیسٹ کرکٹ میں 2009 کا سال ان کے لئے بھاگوان ثابت ہوا جب انہوں نے اس سال پانچ سنچریاں اسکور کیں جو کہ مہیلا جیاوردنے اور اروندا ڈیسلوا اس سے قبل انجام دے چکے تھے۔دلشان کی ٹیسٹ میں بطور اوپنر 42.54 کی اوسط سری لنکن اوپنرز میں دوسری سب سے زیادہ اوسط ہے جنہوں نے 1500 یا زائد رنز اس پوزیشن پر کھیلتے ہوئے بنائے۔تلکارتنے دلشان کی خصوصیت ٹیسٹ کرکٹ میں پیسرز پر ابتداء سے ہی اٹیک کرنا تھی۔اور یہ صلاحیت موجودہ کرکٹ میں صرف وریندر سہواگ کو حاصل تھی۔تاہم تلکارتنے دلشان اپنے ہم وطن سنتھ جیاسوریا سے اسٹرائیک ریٹ میں کافی دور دکھائی دیتے ہیں۔ماسوائے کمار سنگاکارا کے سری لنکن بلے باز ایشیائی وکٹوں سے باہر زیادہ تر جدوجہد کرتے دکھائی دیتے ہیں،کم و بیش یہی صورتحال تلکارتنے دلشان کے ساتھ بھی رہی لیکن وہ ہوبارٹ میں آسٹریلیا کے خلاف 147،جنوبی افریقہ کے خلاف کیپ ٹاؤن میں 78 جیسی برق رفتار اننگز کھیلنے میں کامیاب رہا ہے۔ایشیا سے باہر وہ زیادہ رنز بنانے والے سری لنکن ٹیسٹ کرکٹرز میں چھٹے نمبر پر ہے۔ (کلیم عثمانی)

تلکارتنیدلشان کیرئیر ریکارڈز

پہلا ٹیسٹ، بمقابلہ زمبابوے، بمقام بلاوایو 18 تا 22 نومبر 1999

آخری ٹیسٹ، بمقابلہ بنگلہ دیش بمقام کولمبو 16 تا 19 مارچ 2013

دنیائے کرکٹ کے بہترین اسٹرائیک ریٹ رکھنے والے پانچ بہترین اوپنرز (2000 یا زائد رنز)

بیٹسمین	ملک	میچز	اننگز	رنز	بہترین	اوسط	اسٹرائیک	100
وریندر سہواگ	بھارت	99	170	8207	319	50.04	83.1	22
تلکارتنے دلشان	سری لنکا	29	53	2170	193	42.54	71.4	8
سنتھ جیاسوریا	سری لنکا	90	152	5932	340	41.48	65.8	13
سری کانت	بھارت	43	72	2062	123	29.88	62.9	2
تمیم اقبال	بنگلہ دیش	29	54	2010	151	37.22	60.6	4

تلکارتنے دلشان کی مجموعی کارکردگی

سرزمین	میچز	اننگز	رنز	بیسٹ	اوسط	اسٹرائیک	100	50
مجموعی	87	145	5492	193	40.98	65.54	16	23
ایشیا	60	98	3973	168	44.14	70.33	13	16
ایشیا سے باہر	27	47	1517	193	34.52	55.64	3	7

ٹیسٹ کیرئیر ریکارڈز

میچز	اننگز	رنز	بیسٹ	اوسط	100	50	4s	6s	کیچ
87	145	5492	193	40.98	16	23	677	24	88

(بالنگ)

اننگز	گیندیں	رنز	وکٹ	بہترین	اوسط	اکنامی	4w	5w
76	3385	1711	39	4/10	43.87	3.03	1	0

ایشیا سے باہر 1000 یا زائد رنز بنانے والے سری لنکن بلے باز

بیٹسمین	میچز	اننگز	رنز	بیسٹ	اوسط	100	50
کمار سنگاکارا	33	64	2723	211	45.38	7	15
اروندا ڈیسلوا	25	46	1818	267	39.52	4	7
ارجنا رانا ٹنگا	19	35	1215	90	37.96	0	10
تھیلان سماراویرا	19	36	1149	125	35.90	3	6
ماروان اتاپتو	21	42	1356	185	35.68	4	6
تلکارتنے دلشان	22	42	1300	193	32.50	2	7

عبدالرزاق پر واپسی کے دروازے کھولنا ہونگے!!

بہت خوش نصیب ہوتی ہیں وہ ٹیمیں جنھیں ہرفن مولا کھلاڑی کی خدمات حاصل ہوتی ہیں، پاکستان کی کرکٹ ٹیم بھی ان ہی میں سے ایک ہے جنہیں ہر دور میں ایسے کھلاڑیوں کی خدمات حاصل رہی جس کی مثال عمران خان، وسیم اکرم، وسیم راجہ، اظہر محمود، شاہد آفریدی اور دیگر ایسے کھلاڑی ملے جو کہ نہ صرف بیٹنگ بلکہ باؤلنگ اور فیلڈنگ میں بھی یکتا تھے لیکن اس وقت ہم ذکر کر رہے ہیں پاکستانی آل راؤنڈر عبدالرزاق کا کہ جسے پسند ناپسند کی بھینٹ چڑھا دیا گیا کبھی یہ بورڈ کے منظور نظر نہ رہے تو کبھی کپتان نے انہیں اہمیت نہ دی۔ عبدالرزاق کی دبئی میں ٹی 20 میچ میں 18 گیندوں میں ناقابل شکست 46 رنز کی اننگز ابھی لوگوں کے ذہنوں پر تازہ تھی کہ اس نے ایک بار پھر انگلینڈ کی بالنگ لائن کو تہس نہس کرتے ہوئے انگلینڈ کے خلاف ون ڈے میں 22 بالوں پر 44 رنز کی شاندار اننگز کھیل کر اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوالیا۔ اس نے آخری دو اوورز میں 42 رنز کی شاندار اننگز کھیلی۔ آل راؤنڈر عبدالرزاق ایک ایسا ہرفن مولا کھلاڑی ہے جو کہ اگر اپنے جوہر دکھانے پر آجائے تو پھر دنیا کی کوئی ٹیم اس کے آگے بند نہیں باندھ سکتی۔ عبدالرزاق نے اپنی اہمیت کا لوہا متعدد مواقع پر منوایا مگر یہ بھی حقیقت ہے کہ وہ کارکردگی میں تسلسل لانے میں ناکام رہا ہے۔ کبھی وہ بہت اچھا کھیل جاتا ہے تو کبھی اچانک نیچے کی طرف چلا جاتا ہے۔ ٹیم سے ان اور آؤٹ کے چکر میں وہ اپنی فارم بھی کھو بیٹھتا ہے۔ بظاہر شریف النفس کھلاڑی کی ان دنوں کوچ کے ساتھ ان بن کی باتیں بھی میڈیا کی زینت بنتی رہی ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ کھلاڑی پاکستانی ٹیم کے لئے ایک اچھا گفٹ ہے۔ بس کوشش اس امر کی کرنی چاہئے کہ وہ اپنی کارکردگی میں تسلسل لائے جو کہ نہ صرف اس کے لئے بلکہ ٹیم کے لئے بھی بہتر ثابت ہو۔ دورہ انگلینڈ میں چوتھے ون ڈے میچ میں اس کی 20 گیندوں پر 44 رنز کی اننگز نے پاکستانی فتح میں اہم کردار ادا کیا کیونکہ آخر میں اسکور کئے گئے یہی رنز ٹیم کی فتح کا ضامن بنے تھے۔

عبدالرزاق نے ایک بار نہیں متعدد مرتبہ ٹیم کو بحران سے نکال کر فتح کے دہانے پر لاکھڑا کیا کبھی اس نے اپنی باؤلنگ سے مخالف ٹیم کے بلے بازوں کی وکٹیں بکھیریں تو کبھی اپنی بیٹنگ سے باؤلرز کے چھکے چھڑا دیئے۔ حالات نے ثابت کیا اسے جب بھی ٹیم میں واپس لایا گیا وہ کامیاب رہا۔ پاکستانی مڈل آرڈر بیٹنگ ہمیشہ سے ناقابل بھروسہ رہی ہے اور اس تناظر میں عبدالرزاق کی ٹیم میں شمولیت اور بھی اہم ہو جاتی ہے۔ عبدالرزاق نے ایک نہیں کئی بار ٹیم کو بحران سے نکال کر فتح کے دہانے پر لاکھڑا کیا کبھی وہ بیٹ سے ٹیم کی فتح میں کردار ادا کرتا نظر آیا تو کبھی گیند سے ٹیم کے لئے فتح کی کنجی بن گیا۔ 2 دسمبر 1979 کو لاہور میں جنم لینے والے اس کھلاڑی نے ابھی اپنی عمر کی 33 بہاریں دیکھی ہیں مگر ایک سال قبل اسے عمر رسیدہ کرکٹر قرار دے کر ریٹائرمنٹ لینے پر مجبور کیا جارہا تھا۔ حالیہ میچوں میں اچھی کارکردگی دینے والے عبدالرزاق ٹیم میں اپنی جگہ برقرار رکھ سکیں گے یہ کہنا ابھی مشکل ہے کیونکہ پی سی بی میں پسند اور ناپسند کے چکر میں متعدد کھلاڑی گمنامی کے اندھیروں میں چلے گئے ہیں۔ اگر سربراہ اور کپتان کی پسند رہے تو ٹیم میں جگہ ملے گی ورنہ باہر بیٹھ کر میچ دیکھنا پڑیں گے۔ حالیہ دنوں میں پاکستانی بیٹنگ جس تباہی کا شکار رہی وہ کسی سے ڈھکی چھپی نہیں رہی ہے۔ دیگر ٹیموں کی بہ نسبت پاکستانی ٹیم کے بلے باز دباؤ میں کھیلنے کے عادی نہیں اور جلد ہی ہتھیار پھینک کر راہ فرار اختیار کر لیتے ہیں۔ پاکستانی ٹیم کی بیٹنگ لائن اپ کی ناکامی کسی سے پوشیدہ نہیں جہاں بالرز نے محنت سے اپنی ٹیم کو فتح کے دہانے پر لاکھڑا کیا مگر بیٹنگ پاور فیل ہونے کے سبب ہاتھ آئی کامیابیاں دور چلی گئیں۔ ان حالات میں عبدالرزاق کی ٹیم میں مستقل جگہ بنتی ہے جو کہ ٹیسٹ اور ٹی ٹوئنٹی کے علاوہ ون ڈے انٹرنیشنل کا بھی اہم ہتھیار ہے۔ اپنوں سے دلبرداشتہ جب عبدالرزاق بھارت میں آئی سی ایل کرکٹ کھیلنے گیا تو اس پر پاکستانی کرکٹ کے دروازے بند کر دیئے گئے۔ بھارت میں عبدالرزاق نے اپنے کھیل سے شائقین کے دل جیتے اور یہ اس کی کارکردگی ہی تھی کہ کرکٹ بورڈ کو اس پر سے پابندی ہٹانا پڑی اور ٹیم میں آمد کے دروازے بھی کھولے گئے لیکن ان اور آؤٹ کے چکر میں اس آل راؤنڈر کو رکھا گیا۔ یونس خان کی گڈ بک میں شمولیت شاید اس کی ٹیم میں آمد میں رکاوٹ بنتی رہی جبکہ محمد یوسف نے بھی اپنے دور کپتانی میں اسے کھلانے سے گریز کیا۔ عبدالرزاق کی ان حالات میں ٹیم میں اور زیادہ ضرورت ہے جبکہ پاکستان کی مڈل آرڈر بیٹنگ ہمیشہ سے غوطہ لگاتی رہی ہے۔ اور لوئر آرڈر پر دباؤ آجاتا ہے۔ اگر عبدالرزاق جیسے باصلاحیت کرکٹرز ٹیم کے ساتھ ہوں تو پھر مشکلات بھی آسان ہو جاتی ہیں۔ دائیں ہاتھ سے بیٹنگ کرنے والے رائٹ آرم میڈیم فاسٹ بالر نے یکم نومبر 1996ء کو اپنے ون ڈے کیریئر کا آغاز کیا اور اپنے ہوم گراؤنڈ پر اسے میچ کھیلنے کا موقع ملا۔ 265 میچوں میں 5080 رنز بنانے کے لئے اس نے 3 سنچریوں اور 23 نصف سنچریوں کا سہارا لیا۔ جبکہ 35 کیچز اس کے کریڈٹ پر ہیں۔ ون ڈے انٹرنیشنل میں 81.25 کا اسٹرائیک ریٹ رکھنے والے اس ہمہ صفت آل راؤنڈر نے ٹیسٹ کرکٹ کا آغاز آسٹریلیا کے خلاف برسبین میں 6 نومبر 1999ء کو کیا جہاں اس نے 46 ٹیسٹ میں 1946 رنز 28.61 کی اوسط سے حاصل کئے۔ 3 سنچریاں اور 7 نصف سنچریاں جڑنے کے بعد اس نے اپنی میڈیم فاسٹ بالنگ سے 100 وکٹیں حاصل کیں جس میں اننگز میں 5 وکٹوں کا کارنامہ ایک مرتبہ جبکہ چار وکٹیں 4 مرتبہ حاصل کیں۔

جبکہ ون ڈے انٹرنیشنل میں 269 وکٹیں حاصل کرنے والے اس پاکستانی کھلاڑی نے 4 وکٹیں 8 مرتبہ اور 5 وکٹیں 3 مرتبہ حاصل کیں۔ انگلینڈ کے خلاف ٹی ٹوئنٹی کیریئر کا آغاز 28 اگست 2006ء میں کیا اور تا حال وہ اس مختصر طرز کی کرکٹ میں 383 رنز 119.68 اسٹرائیک ریٹ سے بنا چکا ہے جس میں 46 اس کا بہترین اسکور رہا۔ جبکہ 3/13 بہترین کارکردگی رہی۔ 20 وکٹیں اس نے حاصل کیں۔ فرسٹ کلاس میچوں میں 120 مرتبہ اسے نمائندگی کا موقع ملا جہاں اس نے 5279 رنز بنائے جبکہ 31.47 کی اوسط سے 352 وکٹیں سمیٹیں جہاں 7/51 بہترین کارکردگی رہی۔ ان حالات میں عبدالرزاق جیسے ہمہ صفت کھلاڑی کی ٹیم میں مستقل جگہ بنتی ہے جسے نہ صرف ون ڈے اور ٹی ٹوئنٹی بلکہ ٹیسٹ میں بھی شامل کر کے ایک خفیہ ہتھیار کے بطور استعمال کیا جاسکتا ہے۔ پاکستان کرکٹ کے ماضی پر بات کریں تو صفحات کے صفحات سیاہ کئے جاسکتے ہیں، کھلاڑیوں کی بات کریں تو ٹیسٹ کرکٹ میں پاکستان کے لئے اب تک 213 ون ڈے میں 192 اور ٹی 20 کی سطح پر آج تک 54 کرکٹرز کو پاکستان کی نمائندگی کا موقع فراہم کیا

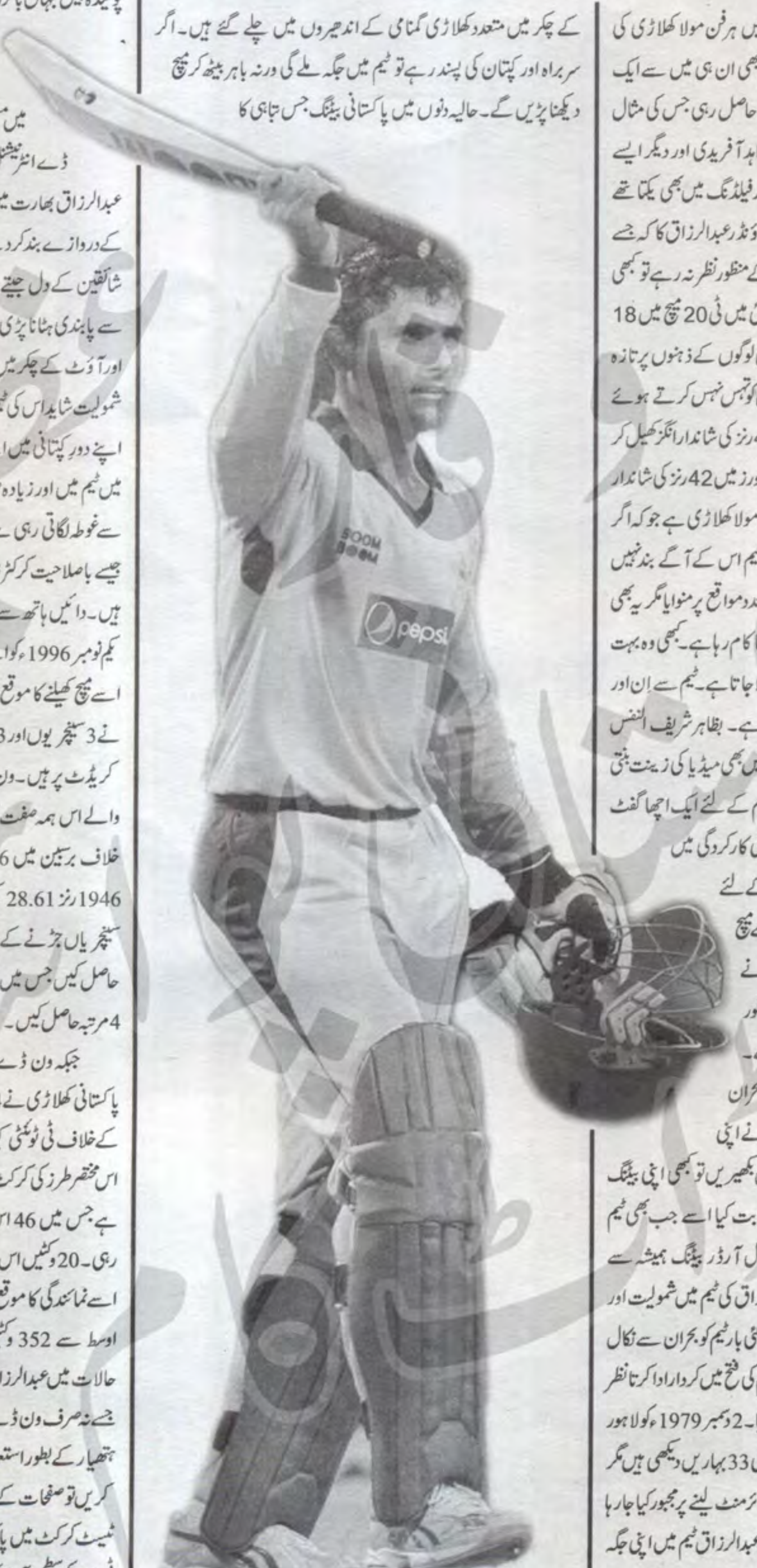

KitabPK.Com

جا چکا ہے، لیکن ان میں سے ہر کرکٹر کو وہ مقام نہیں ملا، جس کی بنیاد پر اسے سپر اسٹار کہا جاسکے، اور ایسا ہو بھی نہیں سکتا، البتہ ان کرکٹرز کو جو اس فہرست کا حصہ بنے، خوش قسمت ضرور کہا جاسکتا ہے، لیکن ان خوش قسمت کرکٹرز میں سے بہت سے ایسے بھی ہیں، جنھوں نے اپنے خلاف ہونے والی زیادتیوں اور سیاست پر خفگی کا اظہار کیا، اور ان ہی میں سے ایک پاکستان کرکٹ کے چند بہترین آل راؤنڈرز کی فہرست میں شامل عبدالرزاق بھی ہیں، جنھیں پسند ناپسند کی چکی میں ایسا پیسا جا رہا ہے کہ کرکٹ کی دنیا کا یہ ہیرا ان دنوں پاکستان کرکٹ کے مظالم پر خاموش تماشائی بنا ہوا ہے، 1999 میں ساتویں ورلڈکپ کرکٹ ٹورنامنٹ کی بات ہے، جب عبدالرزاق محض 14 ون ڈے میچوں کے تجربے کیساتھ ورلڈکپ کھیلنے والے اسکواڈ کا حصہ بنا تھا، وہاں اس نوجوان کو مینجمنٹ نے نمبر تین پر کھیلنے کے لئے منتخب کیا، اور رزاق نے اس فیصلے کو مثبت ثابت کر دکھایا، اپنی شاندار کارکردگی سے، آل راؤنڈر نے 6 میچوں کے دوران 159 رنز ہی اسکور نہیں کئے ساتھ ہی اس نے 13 وکٹیں حاصل کر کے اپنے تابناک مستقبل کی نوید سنا دی تھی، یہاں 8 جون 1999 کو اولڈ ٹریفورڈ پر کھیلے گئے اس متنازعہ میچ کا ضرور تذکرہ کرنا چاہوں گا، جہاں رزاق کو بھارت کے خلاف نمبر 3 پر نہیں بلکہ نمبر 8 پر بیٹنگ کے لئے بھیجا گیا تھا۔ عبدالرزاق کے خلاف سیاست کی شروعات سابق کپتان وقار یونس کے قومی ٹیم کے کوچ بننے کیساتھ شروع ہوئیں، 2010 کے دورہ انگلینڈ میں چیسٹر لی اسٹریٹ اور لیڈز کے ابتدائی دو ون ڈے میچوں میں آل راؤنڈر کو فائنل الیون کے لئے منتخب نہیں کیا گیا، 20 ستمبر کو لارڈز کے تیسرے ون ڈے میں آل راؤنڈر کو ٹیم میں شامل کیا گیا تو نمبر 8 پر کھیلتے ہوئے رزاق نے دھواں دار 44 رنز 20 گیندوں پر 8 چوکوں اور ایک چھکے کی مدد سے جڑ دیئے، پہلے دو ون ڈے ہارنے والی قومی ٹیم آفریدی کی قیادت میں تیسرا ون ڈے جیتی تو مین آف دا میچ کے لئے قرعہ فال رزاق کے نام نکلا، تقریب تقسیم انعامات میں سابق انگلش کپتان مائیکل ایتھرٹن نے رزاق کا نام پکارا تو کوچ نے رزاق سے کہا کہ یہ نہ کہنا کہ تمھیں پہلے دو میچوں میں ڈراپ کیا گیا تھا، بلکہ کہنا تم مکمل فٹ نہ تھے، رزاق نے جیسا کہا گیا ویسا ہی کیا کہ کہیں ملک اور ٹیم کی جگ ہنسائی نہ ہو، لیکن پھر اسی رزاق نے ٹھیک ایک ماہ بعد 31 اکتوبر 2010 کو شیخ زید اسٹیڈیم ابوظہبی میں جنوبی افریقا کے خلاف دوسرے ون ڈے میں وہ کر دکھایا جس کی کسی کو امید نہ تھی، جنوبی افریقا کے 286 رنز 8 وکٹ کے جواب میں کھیلنے والی پاکستان ٹیم ایک مرحلے پر 228 رنز پر 7 وکٹوں سے محروم ہو چکی تھی، اور شکست واضح طور پر نظر آ رہی تھی، لیکن رزاق نے اپنی عمدہ بلے بازی سے ناممکن کو ممکن کر دکھایا، آل راؤنڈر نے 72 گیندوں پر 7 چوکوں اور 10 چھکوں کیساتھ ناقابل شکست 102 رنز بنا کر قومی ٹیم کو ایک ہاری ہوئی بازی جتوا دی، لیکن پریس کانفرنس میں عبدالرزاق پھٹ پڑے، انہوں نے براہ راست کوچ وقار یونس کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ کوچ کا کام کھلاڑیوں کو اعتماد دینا ہے، ان کا مورال بڑھانا ہے، لیکن میرے کیس میں ایسا کچھ نہیں ہو رہا، رزاق نے واضح طور پر کہا کہ اگر آج وہ ایسا نہ کھیلتے تو یہ ان کے کیریئر کا آخری میچ بھی ثابت ہو سکتا تھا، ایک کہانی ختم ہوئی تو دوسری شروع ہوگئی، کردار بدل گئے رزاق کے لئے لیکن اسکرپٹ وہی رہا، وقار یونس کی جگہ اب مصباح الحق اور محمد حفیظ نے لے لی ہے، دونوں کھل کر سامنے نہیں آتے، لیکن واقعات اس بات کے گواہ ہیں کہ رزاق کی واپسی میں وہی پرانی سوچ کارفرما ہے، رزاق ان تمام باتوں سے بے خبر نہیں، لیکن ایک موجودہ کھلاڑی ہونے کی حیثیت سے وہ اور کر بھی کیا سکتے ہیں؟

کئی بار رزاق کی سلیکشن کے معاملے پر سابق چیف سلیکٹر اقبال قاسم سے بات کی گئی، انہوں نے بھی کپتانوں پر بات ڈال کر معاملے سے اپنے آپ کو الگ کر لیا۔ گذشتہ دنوں معین خان اکیڈمی پر یوم آزادی میچ کے دوران عبدالرزاق سے کئی موضوعات پر کھل کر بات کرنے کا اتفاق ہوا، رزاق نے کہا کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ میری اسپیڈ ختم ہوگئی، انھیں شاید کرکٹ کے بارے میں کچھ پتہ ہی نہیں، اور جہاں تک ڈومیسٹک کرکٹ نہ کھیلنے کی بات ہے، میں ان دنوں کئی مواقع پر غیر ملکی لیگ میں مصروف رہا، گویا کرکٹ ہی کھیل رہا تھا، اپنی ناراضگی کے سوال پر رزاق نے الٹا سوال کرتے ہوئے کہا کہ اگر میں اتنا ہی اچھا نہیں کھیل رہا تھا تو 7 ستمبر 2012 کو دبئی میں آسٹریلیا کے خلاف دوسرے ٹی 20 میں محمد حفیظ نے اپنا ایک اوور باقی ہوتے ہوئے بھی مجھے کیوں گیند تھما دی تھی، جہاں پاکستان میچ ٹائی کرنے میں کامیاب ہوا، پھر ون اوور ایلمنٹر میں مجھے کیوں عمر اکمل کیساتھ اوپن کرنے بھیجا گیا۔

اس تمام صورت حال پر میں صرف اتنا ہی کہنا ہے کہ عبدالرزاق پاکستان کرکٹ کا ایک ہیرا ہے اسے اس طرح ضائع نہیں کرنا چاہیے، ذاتی انا سے ہٹ کر پاکستان کرکٹ سب سے پہلے ہمارے لئے مقدم ہونا چاہیے، اگر مصباح الحق 39 سال اور جیک کیلس 37 سال کی عمر میں انٹرنیشنل کرکٹ کھیل سکتے ہیں تو عبدالرزاق کیوں نہیں، عبدالرزاق کی کرکٹ اب بھی باقی ہے، حال ہی میں نیروبی میں رزاق نے ایسٹ افریقا لیگ کے 6 میچوں میں 168 رنز بنانے کیساتھ 6 وکٹیں بھی حاصل کیں، عبدالرزق جو اس سال 2 دسمبر کو اپنی 34 ویں سالگرہ منا رہے ہیں، 265 ون ڈے میں میں 18 مین آف دا میچ ایوارڈ جیت چکے ہیں، جب کہ انضمام الحق نے 378 ون ڈے میں 24 شاہد آفریدی نے 359 ون ڈے میں 31 وسیم اکرم نے 356 میں 21 وقار یونس نے 262 ون ڈے میں 17 مین آف دا میچ ایوارڈ جیتے۔ اب آپ ہی بتائیں عبدالرزاق کو منتخب کرنا چاہیے، یا نہیں۔

(حسام نسیم)

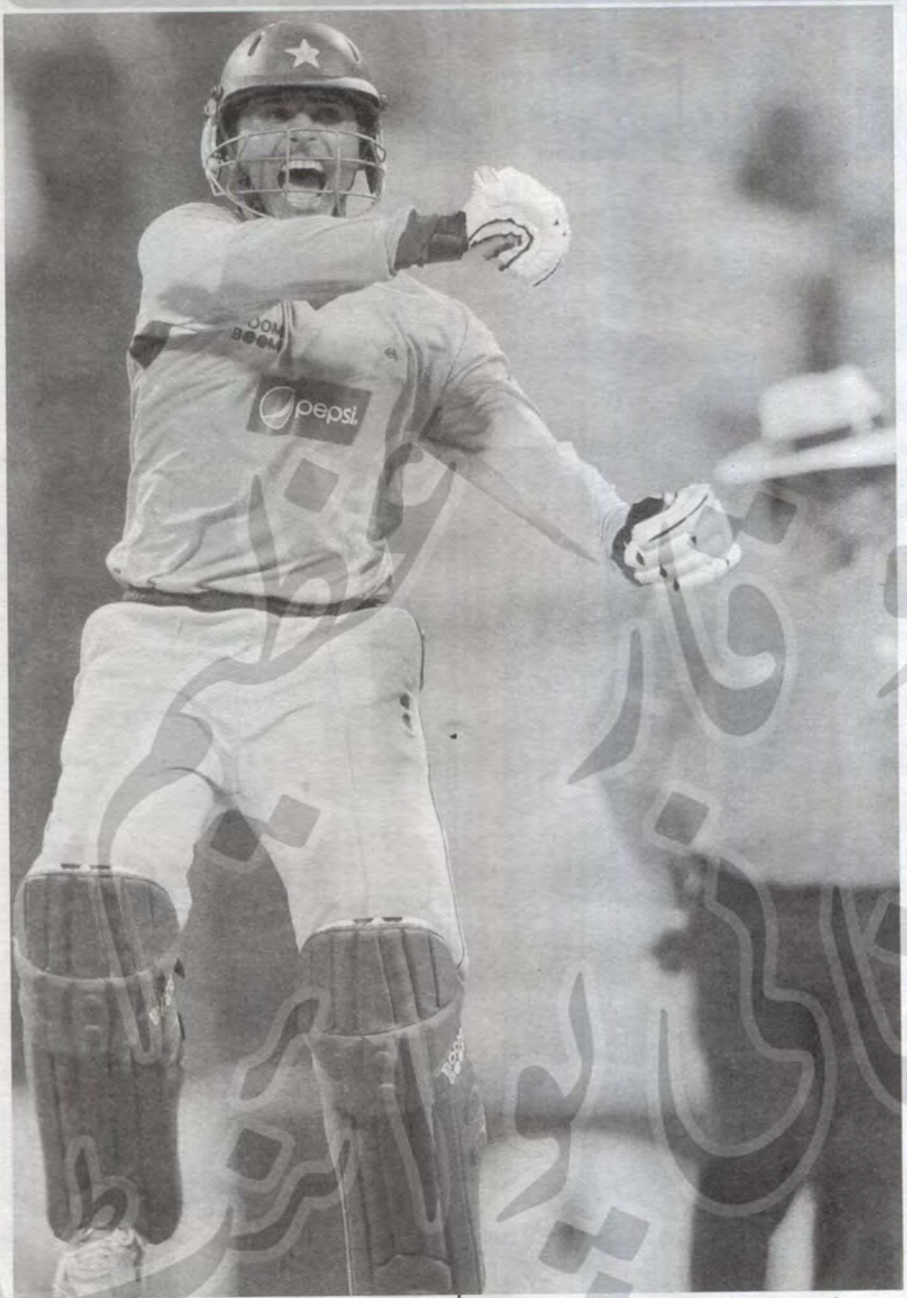

KitabPK.Com

KitabPK.Com